Is The Trinity doctrine divinely inspired?

کیا تثلیث کا عقیدہ خدائی الہام ہے

تالیف

ایم - اے - سی - کیو

مترجم

مشتاق احمد دار

۱۱ گرین ایونیو الہی باغ بچھ پورہ سرینگر 190020 کشمیر انڈیا

فون نمبر 91-194-2400339 Moblie 919858410160

E.mal mushtaq.dhar@yahoo.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	:	کیا تثلیث کا عقیدہ خدائی الہام ہے
مترجم	:	مشتاق احمد دار
سال	:	۲۰۰۸ء
کمپیوٹر کمپوزر	:	عبدالرشید وانی (برنوار چاڈور) معرفت سرینگر کمپیوٹرس غوثیہ کمپلیکس مہاراج بازار فون نمبر 9419903983,2481736
تعداد	:	
پریس	:	

کتاب ملنے کا پتہ:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۝

عرض مترجم

خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ میں نے ایک ایسے خاندان میں جنم لیا ہے۔ جو صدیوں سے اسلامی تعلیمات کا مرکز بنا رہا ہے۔ اور اس خاندان میں ایسے بزرگ پیدا ہوئے ہیں۔ جنہوں نے اپنی علمی قابلیت کی بنا پر دین اسلام کی بے انتہا قلمی خدمت کی ہے۔ اور حتی الامکان آج بھی کی جاتی ہے۔ خاص کر میرے والد صاحب نے دین اسلام پر کئی کتابیں تصنیف کی ہیں۔ اور حتی الامکان قرآن کی تفسیر بھی تحریر کی ہے۔ تیسویں پارہ جو تفسیر حبیب پارہ عم کے نام سے موسوم ہے ۵۷۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس جذبے کے تحت میں بھی اسلام کی خدمت بجالانے کے لئے علمی کم مائیگی و بے بضاعتی کے باوجود ہر ممکن کوشش کرتا ہوں یہی وجہ ہے کہ جب میری نظر سے جناب ایم۔اے۔سی کیو (M.A.C.Cave) کی کتاب گذری جو موجودہ حالات میں جبکہ نصاریٰ کی ایک جماعت مسلمان جوانوں کی عیسائیت کی طرف مائل کرنے کے لئے کمربستہ ہے اور ہزاروں نوجوان اسلام سے منہ موڑ کر عیسائیت میں داخل ہو چکے ہیں۔ اس کتاب کے شائع ہونے کی اشد ضرورت ہے۔ اگرچہ یہ کتاب انگریزی میں لکھی گئی ہے۔ راقم نے حتی الامکان اسے عام فہم سلیس اُردو میں ترجمہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ تا کہ مسلم نوجوان آسانی کے ساتھ تثلیث کے عقیدے کو سمجھ کر عیسائیت کا زور سے توڑ کر سکیں۔ یہ کتاب مسلمانوں کو خدا اور اس کے رسولؐ اور تمام انبیاء علیہ اسلام اور

ان کی تعلیمات پر کار بند رہنے کا عقیدہ برقرار رکھنے میں مدومددگار ثابت ہوگی ۔اس کتاب میں مصنف کے قرآنی احکامات اورفرمودات رسولؐ سے تثلیث والوں کا منہ توڑ جواب دے کر اسلامی شان کو دوبالا کر دیا ہے۔ اور راقم نے بھی ان احکامات وفرمودات کو عام فہم اُردو میں پیش کرنے کی حتی الامکان کوشش کی ۔خدا میری اس کوشش کوقبول فرمائے ۔آمین

مترجم: مشتاق دار

اا گرین ایونیو الہی باغ بچھ پورہ سرینگر 190020 کشمیر انڈیا
فون نمبر 91-194-2400339 Moblie 919858410160
E.mal mushtaq.dhar@yahoo.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	پیش لفظ	
2	انگلستان کے اخباروں کی خاص سرخیاں	
3	عیسائی اور عیسائیت	
4	تثلیث کا عقیدہ	
5	تثلیث کس طرح عیسائی عقیدہ میں تبدیل ہوگا	
6	وہ عناصر جن سے تثلیث متاثر ہوا	
7	تثلیث والوں کے تثلیث کا جواز	
8	ابتدائی عیسائیوں کا تثلیث کے عقیدے کا رد	
9	کیا انجیل تثلیث کا عقیدہ قبول کرتی ہے	
10	موجودہ عیسائیوں کا تثلیث عقیدہ کو رد کرنا	
11	خدا کے پیغمبروں کی تعلیم	
12	انجیل خدا اور عیسیٰ کے بارے میں کیا کہتی ہے	
13	قرآن میں خدا کا تصور	
14	تثلیث کے عقیدہ کا انجیلی ثبوت	
15	تثلیث کے عقیدہ کو غلط ثابت کرنے میں مزید بحث	

	کیا عیسیٰ نے روح کے تصور کو مان لیا	16
	قرآن کیا ہے حضرت عیسیٰ اور اس کی ماں کے بارے میں کہتا ہے	17
	ایک عجیب قصہ	18
	خدا کے منکروں کے لئے آگاہی	19

☆☆☆

پیش لفظ

آج تک عیسائی مذہب اور اس کے پیرو کاروں کے لئے بڑی مشکل راہ وہ ہے جس میں شک اور وہم کے سوا کچھ بھی نہیں ہے اور ایک انسان اس میں الجھ کر رہ جاتا ہے۔ وہ ہے ''تثلیث'' تثلیث آخر ہے کیا؟ جو عیسائی مذہب کا اہم ستون مانا جاتا ہے۔ حالانکہ ''میں'' پیدائشی عیسائی مذہب کا پیرو کار ہوں۔ میں پوری طرح جانتا ہوں کہ اس بات کا ذکر کرنا ایک سچے عیسائی کے دل کو مجروح کردے گا۔ کہ جو کچھ وہ جانتا ہے وہ سچائی پر مبنی ہے یا نہیں۔ مگر اس بارے میں آنکھوں پر پردہ ڈالنے سے بھی کچھ نہ ہوگا جبکہ میں یہ جانتا ہوں کہ اصلیت سچائی سے بہت دور ہے۔ اور یہ بھی سچ ہے کہ میں خدا کے فرمان میں بندھا ہوا ہوں۔ اس لئے مجھ پر فرض ہے کہ میں ان بھٹکے یہودیوں کو سیدھا اور سچا راستہ دکھادوں اور ان کی آنکھوں سے غفلت کا پردہ تار تار کروں۔ ہر انسان کا یہ فرض بنتا ہے۔ کہ وہ اس سچائی کو جان لے جو اس کو نیک اور اچھی راہ پر لے جائے۔

یہ ایک مسلم حقیقت ہے کہ انسان ایک ذی عقل ہستی پیدا کی ہوئی ہے اور اُسے تمام مخلوق سے بہتر بنا کر اشرف المخلوقات کا شرف عطا کیا۔ اور اس کے ساتھ اس نے اس میں ایک ایسی کشش پیدا کی جس سے وہ ہر وقت سچائی کی تلاش میں رہتا ہے اور اس میں ایسی صلاحیتیں ودیعت کیں جن سے وہ اپنے منزل مقصود تک پہنچ سکتا ہے اور اُسے خود جینے کیلئے ایسی آزادی بخشی کہ وہ دنیا میں اچھی طرح سے زندگی گذار سکے۔ اس میں کوئی شک نہیں کوئی انسان کسی دوسرے کو سچائی ماننے پر آمادہ نہیں کرسکتا

ہے۔ اگر ایسا ہوگا تو یہ ایک قسم کی زور زبردستی اور ضد ہوگی۔ جو انسان اصول پسند ہو وہ ہمیشہ سچائی کا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔ اس کے لئے سچا کتنا ہی کڑوا کیوں نہ ہو۔ وہ ہمیشہ سچائی کے لئے مرنے اور مر مٹنے کے لئے تیار رہتا ہے۔

تثلیث (Trinity) عیسائی مذہب میں اس طرح جڑ گیا ہے کہ ایک انسان کو اس بارے میں سوچنے کی فرصت کم ملتی ہے۔ کہ خدا دراصل تین لوگ (تثلیث) ایک ہی ہیں۔ اس کے برعکس کافر لوگوں کی اکثریت اس بات پر کبھی سوال نہیں کرتے کہ یہ عقیدہ آدمی کا بنایا ہوا ہے۔ نہ کہ خدا کا جس پر تثلیث کا عقید قائم ہے۔

"باپ خدا ہے، بیٹا خدا ہے اور مقدس روح خدا ہے اور یہ سب ایک ساتھ ہیں نہ کہ الگ الگ اور یہ تینوں چیزیں مل کر خدا بنا ہے اور یہ عقیدہ قیامت تک بغیر شروعات کے یا اختتام کے فانی نہیں ہے اور برابری کے اعتبار سے (1)

حضرت عیسیٰ (Pubh) جس کے متعلق تثلیث والوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اس کے دو رخ ہیں ایک انسانیت کا اور دوسرا روحانیت کا۔ ان لوگوں کے عقیدے کے بنا پر حضرت عیسیٰ خدا کا بیٹا ہونے کے ساتھ ساتھ خدا بھی ہے کیونکہ خدا کے بعد وہی اس تثلیث کا سردار ہے۔

البتہ اس کتاب میں پڑھنے والے ایسی سچائیاں بھی دیکھیں گے جو عیسائی قلمکاروں، مفکروں، یہودی قانون دانوں، ادیبوں، انجیل نویسوں اور گرجا کے پادریوں نے اس لئے چھپائی ہیں کہ وہ تثلیثی عقیدے کو خدائی الہام قرار دیں۔ اس سے بہت پہلے پیغمبر تریمہ (Pubh) نے لوگوں کو متنبہ کر دیا تھا کہ خدا کی ذات میں تبدیلی کرنے والے لوگوں کے ساتھ بُرا کیا جائیگا۔ وہ کہتے ہیں "تم لوگ یہ کیسے کہہ سکتے ہو کہ ہم عقلمند ہیں۔ اور خدا کا قانون ہمارے ساتھ ہے؟ لیکن یہودی قوانین کے قلم روک لو جنہوں نے اسے جھوٹ کا پلندہ باندھا۔

(Jeremiah 8:8, The Bible)

اور حضرت عیسیٰ نے ایسے ہی ان لوگوں کو آگاہ کر دیا تھا جو غلط طریقے سے عبادت کیا کرتے تھے اور خدا کو چھوڑ کر بتوں کی پوجا کیا کرتے تھے اور ان سے پہلے پیغمبر موسیٰ نے بھی لوگوں کو ایسا ہی آگاہ کر دیا تھا لیکن لوگوں نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔ وہ فرماتے ہیں۔

''یہ لوگ اپنے ہونٹوں سے مجھے عزت افزائی کرتے ہیں لیکن ان کے دل مجھ سے بہت دور ہیں۔ یہ سب تباہ ہو جائیں گے جو وہ میری عبادت کریں اور وہ سارے عقیدے لوگوں کو سمجھائیں جو وہ ان کی زندگی کی ضروریات بن جائیں۔''

(Matthew 15:8, The Bible)

میرا فیصلہ ہے کہ میں اس سب کی تحقیق کر کے سچ سے پردہ اُٹھا کر اس عقیدے کی حقیقت کو پوری طرح سمجھ لوں۔ میری یہ کھوج صرف مذہبی کتابوں تک ہی محدود نہ رہی بلکہ مختلف مذہبوں کی بنیادی اصولوں اور کچھ علماء سے بھی ان کے خیالات کی جانکاری لینی پڑی۔ ان میں سے کچھ کتابیں دل دہلانے والی ثابت ہوئیں اور مسیحی مذہب سے پہلے ہی اجازت حاصل کر چکے تھے۔

یہ کھوج جو میں نے کھلے دل سے شروع کی، تثلیث کے اس عقیدہ کے متعلق تھی جو پرانے زمانے سے رائج تھی۔ وہی اس کھوج کی شروعات ہیں۔ سچائی تو یہ ہے کہ دراصل یہ خیال میرے دماغ میں اس لئے ابھرا کہ میں اس عقیدے کے متعلق ایسے ثبوت حاصل کروں جو اس کی سچائی کے ضامن ہوں اور وہ اس عقیدہ کے خیال کو دل سے نکال کر جان لیں کہ ''خدا اور اس کی کائنات کیا ہے'' کے متعلق جو سچائی کا ایک اہم رول ہے سوچیں اور اس کے ساتھ ساتھ میں اس سارے علم کا ذکر کروں جس کا اس کے ساتھ تعلق ہو اور جو میری نظر میں آئے گا۔

حالانکہ یہ میری زندگی کا اہم بنیادی مقصد ہے کہ میں ان سارے ثبوتوں کو اکٹھا

کر کے ان کو ایک شکل کی صورت دوں۔ جو میرے پاس جمع ہوئے ہیں۔ بدقسمتی سے یہ کھوج آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے ایسی سچائی بن گئی جیسے کسی پر موت طاری ہو جاتی ہے۔ اگر نتیجہ اس کے حق میں ہوتا یہ میرے دل کو ضرور روشن کرتا۔ البتہ میں نے اس خوف سے کہ یہ ایک غلط عقیدہ ہے میں اس کے چھلکے چھڑائے۔ یہ لوگوں کا بنایا ہوا عقیدہ ہے۔ جو انہوں نے اپنے خود غرض اور خود کفیل خواہشات کو پورا کرنے کے لئے معرض وجود میں لایا ہے۔ پس سارے پرانے دعوے جھوٹے ثابت ہوئے یہ تثلیثی عقیدہ نہ صرف پیغمبروں کی تعلیمات کے خلاف ہے بلکہ یہ انسانی ذہانت کے لئے ایک حقارت ہے کیونکہ یہ عقل کے خلاف ہی نہیں۔ اور نہ ہی انجیل میں کسی جگہ پایا جاتا ہے۔ بالآخر یہ ایک ایسا کڑوا سچ ہے جو تثلیث (ٹرنٹی کو اور اس کے ساتھ ساتھ ان تمام عقیدوں کو جو اس تثلیث کے عقیدہ کو طاقت بخشتے ہیں تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ اسلئے خدائی قواعد اور قوانیں کے تحت عبادت کرنا اس سارے دعوؤں کو جھوٹ ثابت کرتا ہے۔

خدا کے تصور کو عملی جامہ پہنانے اور حضرت عیسیٰ کی ذات کو بلند منفرد رکھنے میں بڑی مشکل سے کامیاب ہوا۔ اور عبادت کا اصلی حقدار خدا ہے لیکن حضرت عیسیٰ خدا کا بھیجا ہوا قاصد ہے میں نے ہر ایک کو میرے کام میں سچائی کی تلاش کرنے کی طرف اشارہ کیا ہے جو ان لوگوں کے دل کھول دے گا جو سچائی کے متلاشی ہیں۔

ہمارے خدا! میں اس چھوٹے سے کام میں تمہاری عطا کردہ نصیحتوں کا صحیح مطلب سمجھنا چاہتا ہوں۔ ہمارے مولا! ہم پر اپنی رحمت نازل فرما اور ہمیں سچائی کا راستہ دکھا اور ہماری سرزد ہوئی غلطیوں کو معاف فرما۔ آمین۔

☆☆☆

انگلستان کے اخباروں کی خاص سرخیاں

(برطانوی کلیساوں کے پادریوں کے صدمہ پر ایک طائرانہ نظر)

انگلستان میں چاروں طرف ہی نہیں بلکہ پوری عیسائیت کو دھچکا لگا جب انگلستان کے ایک اخبار "Daily News" میں یہ خبر Shocks survey of anglican bishops شائع ہوئی تو انگلستان کے نصف سے زائد پادریوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ مسیحی لوگوں پر کوئی زور زبردستی نہیں کہ وہ حضرت عیسیٰ ہی خدا تھے اور جب چناؤ میں ۳۹ میں سے ۳۱ پادریوں نے اس بات پر اپنی رائے ظاہر کی کہ یہ ضروری نہیں کہ ہم حضرت عیسیٰ کو خدائی طاقت رکھنے والے اور ہم کو گناہوں سے نجات دینے والے مانیں۔ اس طرح اس نے عیسائیت کے ان دو اہم ستونوں کو ہلا کر رکھ دیا جو وہ انہیں انجیل سے منسوب کرتے تھے۔(2)

''خدا نہیں بلکہ خدا کا سب سے اہم کارکن ہے''

آگے یہ سرخی بھی ظاہر کرتی ہے کہ ۳۱ میں سے ۱۹ پادریوں نے اس بات کا اقرار کیا کہ ''حضرت عیسیٰ خدا کے اہم کارکن تھے'' جاننے کے لئے کافی تھا اور ان پادریوں نے اس گناہ کی بخشش کا اعلان کردیا جو انہیں حضرت عیسیٰ کے متعلق تثلیث کا عقیدہ تھا اور اقرار کیا کہ عیسیٰ صرف ایک اہم قاصد تھا۔

ایک ملاقات میں جو کہ لندن کے ایک ٹیلی ویژن کے پروگرام میں جو کہ ہر بدھ کو دکھایا جاتا ہے۔ ڈربن کے کلیسا کا ایک پادری اور عزت مآب پروفیسر ڈیوڈ جنکس جو برطانوی کلیسا کا ایک اہم عہدیدار ہے نے اس بات چیت میں انہوں نے عیسائیت کے بے بنیاد اصولوں پر سیدھا حملہ کیا جن پر اس کی عمارت کھڑی تھی۔ عیسائی

عقیدے کے اکثر بنیادی اصول ''الوہیت اور زندہ کرنا'' استعفوں سے یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ عیسیٰ کے یہ واقعات پہلے مشن تھے بالکل سچ نہیں تھے بلکہ یہ ساری چیزیں حضرت عیسیٰ کی کہانی ہیں پہلے عیسائیوں نے جمع کر دی تھیں ۔ جو ان کو عیسیٰ کو ''سچا'' ہونے پر پورا پورا بھروسہ ہے کا ثبوت پیش کریں ۔ (4)

خدا اور حضرت عیسیٰ کے عقیدے پر نہ صرف حضرت عیسیٰ کے حواری، پہلے قدم عیسائی ہی قائم تھے بلکہ آج کل کے عیسائی قلمکار، مفکر، ادیب، دانشمند اور عام عیسائی اس بات پر قائم ہیں ۔ حضرت عیسیٰ انجیل کے (Matthew 4:10, The Bible) میں فرماتے ہیں ۔

''..... کہ تم کو اپنے مولا خدا کی عبادت کرنی چاہئے اور اس کے کام میں لگ جانا چاہیے ۔''

پھر (John 17:3, Bible) میں فرماتے ہیں

''اور یہی ابدی زندگی ہے کہ ''تم لوگ ایک سچے خدا کو جانتے ہو اور جس نے عیسیٰ کو بھیجا ۔''

پھر وہ (In John 20:17) میں فرماتے ہیں ۔

''..... میں اُس کے پاس اوپر جا رہا ہوں جو میرا باپ ہے اور جو تمہارا باپ ہے، اپنے خدا کے پاس اور تمہارے خدا کے پاس ۔''

کیا یہ ساری باتیں صاف نہیں ہیں اب حضرت عیسیٰ کو خدا ماننا کہاں سے ثابت ہوا ۔

''اب یہاں دس کھرب (بلین) ڈالر کا سوال کام آیا ۔'' کیا تثلیث کا عقیدہ خدائی الہام ہے؟''

☆☆☆

عیسائی اور عیسائیت

لگ بھگ کروڑوں لوگ دنیا میں تثلیث کے عقیدے کو مانتے ہیں۔ اور اس کو عملی جامہ پہناتے ہیں جبکہ ان میں سے دوتہائی نے اس کو دنیا میں ترک کر دیا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ یہ انجیل میں سے نہیں ہے بلکہ یہ مغالطہ آمیز، بے بنیاد، بیوقوفی، سخت ناپسند اور متضاد چیز ہے۔

بانبر گیس کوئن کی کتاب "The Christians" کے مطابق یہ حقیقت ہے۔ کہ عیسائی دور کے پہلے پچاس سالوں میں جسے ہم آج کل عیسوی سنہ کہتے ہیں۔ نہ تو حضرت عیسیٰ اور نہ ہی اس کے پیروکاروں کے بارے میں کسی دستاویز میں کوئی لفظ استعمال کیا گیا ہو۔ اس کے بعد آنے والے پچاس سالوں میں عیسائیوں نے بہت ساری کتابیں لکھیں جو New Testament بن کر ہمارے سامنے آیا۔ مگر پھر بھی اب تک کوئی ایسا ایک لفظ نہیں ہے جو کسی باہر کے قلمکار نے یہ سب بیان کرنے کے لئے لکھا ہو۔ پھر دوسری صدی کے رومی مصنفوں نے اس طرح لکھنا شروع کیا۔(۵)

''وہاں پر ایک ایسا قبیلہ تھا جو اپنی اشکراہ کی بنا پر قابل نفرت تھا جسے لوگ ''عیسائی'' کہتے ہیں۔ عیسائیت لفظ عیسائی سے نکلا ہے اور جس نے ٹیبرلس (Tiberius) کے دور حکومت میں بہت کچھ برداشت کیا ہے۔ اس نفرت کا باعث ایک سرکاری ملازم پانٹس پلیٹ (Portus prlate) تھا۔ (Tacitus)

''عیسائی لوگ وہ ہیں جو ایک نیا قبیلہ وجود میں آیا ہے۔ جیسے نئے اور شاطرانہ طور طریقوں سے نوازا گیا ہے۔'' (Suetonius)

''ان سخت کمینہ لوگوں کو اپنے آپ پر اس بات کا یقین تھا کہ ہم غیر فانی ہیں اور ہمیشہ کیلئے یہاں رہنے والے ہیں۔ اس کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ صلیبی سوفسطائی کی عبادت کریں اور اس کے بنائے ہوئے قوانین کے تحت اپنی زندگی گذاریں۔ اس لئے وہ دنیاوی چیزوں سے نفرت کرتے ہیں اور اُن چیزوں کو عام ملکیت سمجھتے ہیں۔ ان کے یہ عقیدے ان روایات سے ملے ہیں جن کا کوئی ٹھوس ثبوت بھی نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے اگر کوئی دھوکہ باز یا کوئی فریبی ان کے ساتھ مل جاتا ہے۔ تو وہ سیدھے سادھے لوگوں کو بیوقوت بنا کر دولت جمع کرتے ہیں۔'' (Lucian)

اس کے برعکس، عیسائیت کافی زور وشور سے پھیل گئی اور ایک بڑے مذہب کی شکل اختیار کر گئی، مگر نئی دور کی عیسائیت جیسا کہ ہم آج کل جانتے ہیں کافی زیادہ مختلف ہے۔ قدیم زمانے سے جہاں پر اس کی تبلیغ حضرت عیسیٰ نے اپنے پیروکاروں کو سکھایا تھا۔ اس میں بہت سارے عقیدے شامل تھے۔ لیکن تثلیث کا عقیدہ بعد میں اس میں شامل ہوا۔ اس کی ابتدا بادشاہ کانسٹنٹائن (Constantine) کے دور حکومت میں ہوا۔ اور جو بعد میں کافی مقبول ترین قانون بن کے رہ گیا۔ اور اس کی جاپرداری بادشاہ تھیوڈس (Theodosius) نے 381C.E میں کی۔ یہ کافی حیران کن بات ہے! کہ تب سے عیسائیت بہت سے ٹکڑوں میں بٹ کر رہ گئی ہے۔ اور یہ ایک عام انسان کے لئے اصلی عیسائیت کی پہچان جس پر وہ بھروسہ کرے مشکل ہوگا۔ اور اصلی عیسائی مذہب کیا ہے۔ اور پھر بھی جو کچھ جیسا بھی ہے اس کی آج کی حالت میں کوئی ایک حصہ بھی اس تعلیم سے موافقت نہیں اور جو رکھتا ہے وہی جو کچھ پیغمبروں نے کہا تھا۔ انہوں نے اپنی تمام تر تعلیمات انجیل پر قائم کردی ہیں جو ہمیشہ سے موضوع بنا ہوا ہے۔

''صرف خدا ہی کو معلوم ہے کہ عیسائی لوگ کب اپنے مذہب کی سچائی کتاب کی صورت میں کیسے پیش کریں گے۔ (Bible)

ایک انسان اس وقت حیرت میں پڑ جاتا ہے جبکہ انجیل کو کئی بار پڑھ کر ایک انسان کی رائے دوسرے انسان کی رائے سے کافی حد تک مختلف پائی گئی ہے۔ اور ہر انسان اپنی بات پر زور دے رہا ہے کہ وہ ہی سچ بول رہا ہے۔ اور وہ دنیا پر یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو خدا سے روحانی طور پر مخاطب اور متاثر ہیں۔ جس کا حوالہ وہ (ii Timothy 3:1, The Bible) دیتے ہیں اور اس بات پر زور ڈالتے ہیں۔ ہر مذہب کی کتاب خدا کو ذہن میں رکھ کر لکھی گئی ہے" مگر عیسائی لوگ اس بات کو سمجھ نہیں پائے کہ "ان کی انجیلوں میں کوئی ایسا ثبوت نہیں ہے کہ وہ مذہبی باتیں ہیں بلکہ وہ ساری کی ساری قصے اور کہانیاں ہیں۔ یہ مسئلہ اور بھی پیچیدہ ہو جاتا ہے جب ہمیں اس بات کی سچائی کا پتہ چلتا ہے کہ انجیل کا ترجمہ بہت سی کتابوں کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ جیسے "The Orthodox Version" جو 86 کتابوں پر مشتمل ہے، "The Charismatic Version" جو 76 کتابوں پر مشتمل ہے "The Roman Catholic Version" جو 73 کتابوں پر مشتمل ہے "Protestant versions" جو 66 کتابوں پر مشتمل ہے اس کے ساتھ ساتھ "New world Translation of the holy Scripture (NW){1984} بھی شامل ہے جس میں جہوواکی شہادتیں اور باقی ساری رائیں موجود ہیں جیسے کہ (KJ) {1611-1942} "The King James Revised American Standard{1910-1944}(AS) Standard{1971}، دوسرا ایڈیشن Jerusalem Bible (R.S)1966 Good News Bible -Today's English (JB)1966 The Holy Bible {1954:as (TEV)Version{1976} New (XK)Printed in1956}, Ronald A. Knox

International Version (NTV) اور باقی بے شمار کتابیں بھی ہیں۔

علاوہ اس کے کہ ہم ان ساری کتابوں کے مقاصد کو کس طرح سے ایک دوسرے سے برتری دلا سکتے ہیں اور کس کس کتاب کو ہم ان سب کتابوں پر بہتری کا درجہ دیں۔ پھر سے نظر ثانی ہونے والی کتابوں میں Standered Varirsion (R.S) جس کی اشاعت 1952 میں ہوئی اور Revised Edition اور New Testament جس کی طباعت 1971, میں ولیم کولن منز نے کینڈ ابائبل سوسائٹی کے لئے کی جو اس کے دیباچہ میں لکھتا ہے کہ King James کے ترجمہ میں اتنی خامیاں موجود ہیں۔ کہ انسان اور کھوج کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اور انگریزی ترجمہ کرنے میں خواہش ظاہر کرتے ہیں (۲) New Tustment کا کنگ جمیز کا ترجمہ جس کی بنیاد یونانی کتاب پر ہے اس میں حد سے خامیاں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ جھوا کے ثبوت جو "Awake Publication of September1951" میں دکھایا ہے کہ انجیل میں 50,000 غلطیاں موجود ہیں۔

اور اس کے علاوہ ایسی باتیں بھی ہیں جو میں نہیں کہ ان چار انجیل لکھنے والوں میں حضرت عیسیٰ کا کوئی بھی شاگرد نہ تھا۔ یہ (Mark 3:17,luke 6:14)(Bible) میں درج ہے۔ ہم نے صرف بارہ شاگروں کے نام پائے ہیں۔ جن کو خود عیسیٰ نے چنا تھا جبکہ Matthew اور John کے نام بھی شامل تھے۔ مارک (Mark) لیوک (Lucke) اور پال (Paul) کا کہیں ذکر ہی نہیں ہے۔

البتہ ان اقتباسات سے تم پتہ لگاؤ گے کہ دو گوسپل (Gospel) کو میتھیو اور جان کی طرف بالترتیب منسوب کیا گیا ہے کسی تیسرے آدمی سے لکھی گئی ہیں اور یہ اس طرح لکھی گئیں ہیں جیسے کہ ہم کسی کو داستان سنا رہے ہیں۔ جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ وہ کہانیاں ہیں۔ یہ تب معلوم ہوتا ہے جب ہم یہ پڑھتے ہیں۔

(Matt.9:9, The Bible)

''جیسے حضرت عیسیٰ وہاں سے گذرے۔اس نے ایک آدمی کو دیکھا جس کا نام میتھو تھا، جو ٹیکس کے دفتر کے نزدیک بیٹھا ہوا تھا اور اُسے کہا ''میرے پیچھے پیچھے آؤ'' اور وہ اُٹھا اور اُس کے پیچھے پیچھے گیا۔'' (John 21:23, The Bible) میں ہے

''یہ وہ شاگرد ہے جو ان سب کا آئینی شہادت ہے۔اور پھر وہ سب چیزیں لکھ ڈالیں۔اور ہم جانتے ہیں کہ یہ سب تصدیقی بیان سچ ہے۔''

پہلی مثال میں قلمکار ہمیں حضرت عیسیٰ کی وہ کہانی سناتا ہے جو حضرت عیسیٰ میتھو کے درمیان گذرا۔جبکہ دوسری مثال میں یہ اشارہ ظاہر کرتا ہے۔''ہم'' قلمکار کی حیثیت سے قائم ہیں۔

اب ہم اس پر روشنی ڈالیں گے کہ عیسائی مذہب دو عالم انجیل بنانے کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔

''ایک مسودہ نگار بھی وہ نہیں لکھتا ہے جو کتاب میں تھا۔مگر جو وہ اس کتاب کو پڑھ کر سمجھتا ہے وہ کسی بات پر بھروسہ کر سکتا ہے چاہے وہ چھوٹی ہی بات کیوں نہ ہو۔یا وہ اس کتاب کو اپنی خیالی تجاویز کے مطابق ہی بنائے گا عیسائی کے روحانی باپوں سے ترجمہ اور اقتبا سات کی اشاعت سے یونان کے چار ہزار لوگ ایم ایس ایس (Manus cript) ٹیسٹ منٹ کے ہستی والے اس اثر کو قبول کر گئے۔

''اس طرح انجیلیں ہمیں اچھی طرح سے اس زمانے کے لوگوں اور سماج کے پورے طور طریقوں سے واقفیت کرادیں گی جس کے لئے وہ لکھی گئی تھیں ان میں روایتی طور مواد استعمال کیا گیا تھا۔لیکن اسے بیدل کرنے یا اسے اشاعت کرنے میں یا ان چیزوں کو چھوڑنے میں جو ایک قلمکار کے مقصد کے موزون نہ ہو کسی قسم کی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی۔

تثلیث کا عقیدہ

اس عقیدے کے لحاظ سے اس بات کی پیروی کی جاتی ہے کہ خدا ایک ہے مگر تین صورتوں میں جلوہ گر ہے۔ ہر ایک کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ شروعات کے بغیر غیر فانی ہیں۔ اور ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ ہر ایک کو قادر مطلق کہا جاتا ہے دوسروں سے نہ بڑا ہے اور نہ ہی چھوٹا ہے اور ہر کوئی ان میں سے مکمل ہے اور ان میں کوئی خامی نہیں ہے اور ان میں وہ تمام اوصاف موجود ہیں جو ایک خدا میں ہیں اس عقیدے کے حساب سے ان میں وقت جگہ، طاقت اور علم برابر موجود ہیں اور یہ عقیدہ مسیحی مذہب کا ایک اہم ستون ہے جسے تقریباً سارے عیسائی عقیدت مندوں نے زور ڈالا ہے۔ مگر اس بات پر بھی ہمیں نظر رکھنی چاہئے کہ تثلیث کی عقیدت خدائی الہام نہیں ہے لیکن یہ جعلی عقیدہ چوتھی صدی کے اواخر میں عیسائیوں نے خود بنایا ہے۔ دراصل کونسل آف کانسٹنٹیپول 381 کا نتیجہ ہے۔ جو اس پر راضی ہوئے کہ غیب کی روح کا مقام اتنا ہی خاص ہے جتنا کہ خدا اور عیسیٰؑ کا۔

برطانوی دار العلوم یا مخزن العلوم The Encyclopaedia Britannica اس بات پر زور دیتا ہے کہ جو یہ عقیدہ کہ تین الگ الگ چیزوں کے اہم احساسات یعنی روح یا قدرتی طاقت (Homoousia) اور خدا داد طاقت یعنی خدا کو ہم سب کا سرپرست تسلیم کیا گیا ہے اور جسکی یہ ساری طاقت حضرت عیسیٰؑ میں پائی جاتی ہیں۔ یہ راز حضرت عیسیٰؑ کے ظاہری اور باطنی وجود سے جڑا ہوا ہے اس ترکیب اور قاعدے سے سمجھا جائیگا کہ وہ ایک ہی وجود میں موجود ہے جو نہ کسی سے نکلا

ہے بلکہ جس کی معرفت کے لئے غیب کا ہی ہونا ضروری ہے ۔ یہ اس وجہ سے بدل جاتی ہیں تا کہ اس کے بدلے میں ایسی نئی چیزیں پیدا ہوں جو خدا کی تعریف کرنے میں کبھی تھکتی ہی نہیں جیسا کہ (Easter Liturgy) نے اپنے الفاظ میں کہا ہے۔''

''آسمانوں کا بادشاہ آدمی کی مدد کے لئے زمین پر اُتر آیا اور یہاں وہ آدمیوں سے گھل مل گیا۔ اور اس کے ایک پاکیزہ کنواری سے نفسیاتی خواہش پوری کر کے اور اس کے بعد آیا۔ اس طرح اس نے اُسے قبول کیا۔ ایک خدا ہے، دوتہائی حصہ روح۔ لیکن انسان میں نہیں۔ تب اس نے اس کی اطلاع خدا ہونے کی مکمل سچائی اور مکمل آدمی ہونے کی خبر دی۔ پھر ہم نے عیسیٰ کو خدا تسلیم کیا۔''(8)

دی تھنیشن کرید (The Alhanasian Creed) کے مطابق ایک انسان باپ کو، دوسرا بیٹا کو اور تیسرا روح الامین (جبرئیل) کو ظاہر کرتا ہے۔ لیکن باپ میں بیٹے اور روح الامین کا سرپرست اعلیٰ ہے اور یہ سب ایک ہی ہیں۔ بزرگی برابر ہے، شان باہم اندرونی ہے......باپ خدا ہے، بیٹا خدا ہے، جبرئیل خدا ہے اور پھر بھی تین خدا نہیں ہیں بلکہ ایک خدا ہے اس لئے عیسائی ہر ایک کو اسے خدا اور آقا تسلیم کرنے پر مجبور کرتے ہیں پس ہمیں کیتھولک مذہب والے تین خدا یا تین آقا ماننے پر سخت گیر ہیں۔''(9)

ای آرتھوڈکس The Orthodox اور تھنیشن کریڈ Athanasian Creed کے تعیین میں کہ ''تثلیث کا عقیدہ ظاہر کرتا ہے کہ باپ خدا ہے، بیٹا خدا ہے اور پاک روح خدا ہے اور وہ اکٹھے ہیں۔ کم آمیز نہیں ہیں۔ یہی خدا کی صورت اختیار کیے ہوئے ہیں۔ تثلیث باہم اندرونی ہے بغیر کس شروعات یا اختتام کے باہم برابر ہیں۔(10)

رومن کیتھولک چرچ(Roman Cotholic Church) اس بات کی

ترجمانی کرتا ہے کہ تثلیث ایک ایسا اصول ہے جو عیسائیت کا اصلی مقصد بیان کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے جبکہ یونانی آرتھیڈکس چرچ تثلیث کے بارے میں کہتا ہے کہ تثلیث عیسائیت کا ایک اہم بنیادی اصول ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ''عیسائی وہ ہیں جو حضرت عیسیٰ کو خدا مانے۔''(our orthodon christian fath) کتاب میں ہے کہ اس چرچ (گرجا) نے واضح کیا ہے کہ ''خدا تین میں ایک ہے'' کہ ''باپ مکمل خدا ہے، بیٹا مکمل خدا ہے اور پاک روح مکمل خدا ہے۔''(11)

☆☆☆

تثلیث کس طرح عیسائی عقیدہ میں تبدیل ہوگا

عیسائیوں کی ایذ ارسانی اور گرجاگروں کے خاتمہ جو روم کے بادشاہوں نے پہلی صدی میں شروع کیے تھے ۔ یہ سارے کام اس وقت اختتام پذیر ہوئے جب کانسٹنٹائن دی گریٹ (Constantine the great) ملون پُل پر 312 C.E میں اقتدار میں آیا ۔نتیجتاً دھیرے دھیرے بہت سے لوگ عیسائی بنتے گئے ۔ اس لئے کہ ان کو بہت ساری مخصوص کرم فرمائیوں سے نوازگیا جن میں سیاسی ،فوجی اور سماجی بہتری کے وعدے شامل تھے ۔نتیجہ کے طور پر بہت سے غیر عیسائی اُس گرجا گھر میں شامل ہوئے اس طرح کانسٹنٹائن نے گرجا گھروں پر پورا پورا اقتدار حاصل کیا۔

یہ کانسٹنٹائن کا دورِ حکومت ہی تھا کہ حضرت عیسیٰؑ کا خدا کے برابر ہونے کا خیال زور سے بڑھتا گیا ۔ پھر بھی تثلیث کا عقیدہ اس وقت قائم ودائم نہیں تھا تین میں ایک کا خدا ہونے پر گرجا گھروں میں کافی کھلبلی مچادی ۔ پھر بھی بہت اور عام آدمی اس بات کو ماننے کیلئے تیار نہ تھے کہ حضرت عیسیٰؑ خدا کی جگہ لے سکتے ہیں ۔

یہ اختلاف یہاں تک پھیل گیا کہ اسکندریہ کے بشاپ اسکندر مصر اور اریوکے درمیان گواہ روبرلانے کی نوبت پہنچی ۔بشاپ الیکزیڈر جو کہ الکزیڈر نے حضرت عیسیٰؑ کو خدا کے برابر ہونے کی تعلیم دی تھی لیکن ارپوس نے یہ تعلیم ماننے سے انکار کیا۔پس اسکندریہ میں 321 C.E میں ایک کلیسائی مجلس کا اہتمام ہوا جس میں اریوس (Arius) کو اقتدار سے معزول کر کے کلیسا سے بے دخل کر دیا گیا۔

آریس (Arius) ادارہ سے متعلق ناراض ہو کر سوچتا تھا ۔پھر بھی مصر کے

باہر اس کی بہت حمایت حاصل تھی۔ بہت سے اہم پادری جیسے کہ تجربہ کار فلسطینی کریز اسوبیس (Eusebius) اور اس کا ایک طاقتور ہم نانکومیڈیا (Nicomedia) کا پادری اسوبیس Eusebius دینیاتی طور پر اتریوس (Arius) کے ساتھ متفق تھا کہ ''حضرت عیسیٰ خدا نہیں ہے۔''

بہت دیر تک بحث و مباحثہ جاری رہنے سے کانسٹنٹائن Constantine مخل ہوا اپنی حیثیت کو قانونی طور جائز قرار دیتے ہوئے اس کا کلیسا کے تمام پادریوں کو مئی 325CE کو نیسیا (Nicale) (جو ایشیا کا چھوٹا حصہ ہے) میں جمع ہونے کی دعوت دی۔ اس طرح نیسیا کہ یہ کونسل وہ تضاد ٹھیک کرنے میں لگ گئی کہ خدا اور اس کے بیٹے میں کیا رشتہ ہے۔ کانسٹنٹائن (Constantine) جو کہ اس مقدمہ کا نگران تھا۔ اس نے اپنا تمام سیاسی طاقت اس بات پر لگادی کہ پادری اس کی مذہبی حیثیت قبول کریں۔ 218 عقیدہ کے پادریوں نے جو آریں (Arian) کے خلاف تھے اس دستاویز پر دستخط کیے۔ دوسرے الفاظ میں یہ بھی کہا جاسکتا ہے۔ کہ جو دستاویز نائسیا (Nicaea) کے پادریوں نے پاس کیا۔ جو اس بات کی ترجمانی کرتے تھے کہ'' حضرت عیسیٰ خدا کے برابر'' ہیں 218 پادریوں نے اس دستاویز پر اپنے خیالات کی ہم آہنگی ظاہر کی۔ اگر چہ یہ دراصل عام لوگوں کا کام تھا۔ (15)

برطانوی انسائیکلوپیڈیا، نائسیا (Nicaea) کے کونسل کے مقدمہ کا خلاصہ اس طرح پیش کرتا ہے۔ کہ

کونسل آف نائیسا 20 مئی 325 کو پھر منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت کے فرائض خود کانسٹنٹائن (Constantine) انجام دے رہا تھا۔ اور وہ سارے کاموں کی خود نگرانی کر رہا تھا۔ اور اس نے ذاتی طور صدارت کے لئے اپنا نام پیش کیا۔ (اوسیس (Ossius) کو آمادہ کرنے میں کوئی شک نہیں) فیصلہ کن قاعدہ حضرت عیسیٰ

کے خدا کے ساتھ رشتہ کو ظاہر کرتا ہے اور جو کونسل کی طرف سے ایک مذہبی مسئلہ ہے ''ایک ہی چیز مگر باپ کے ساتھ'' یعنی دونوں ایک ہیں ۔اس پر بادشاہ نے زیادہ زور دیا۔سوائے دو کے تمام پادریوں نے اس دستاویز پر دستخط کئے ۔ان میں سے بہت ان کے میلان کے خلاف تھے۔یعنی پادریوں کے دستخط کرنے کے خلاف تھے۔

کانسٹنٹائن (Constantine) نے نیسا (Nicaea) کے فیصلہ کو خدائی الہام تصور کیا ۔ جب تک وہ زندہ رہا کسی ایک نے بھی نیسا کے مذہب کو کھلم کھلا اعتراض کرنے کی جرأت نہیں کی ۔لیکن اصل عقیدہ پھر بھی تسلیم نہیں کیا گیا ۔(16)

نائسیا کا مذہب

The Creed of Nicaea

ہم ایک خدا پر جو لامحدود، خودمختار ہے، ظاہر وباطن کی چیزوں کا بنانے والا ہے اور حضرت عیسیٰ پر جو مالک اعلیٰ ہے ۔خدا کا بیٹا ہے، باپ سے پیدا شدہ ہے۔صرف پیدا شدہ ہے ۔یعنی کہ باپ کا جوہر ہے۔خدا کا خدا، روشنی کی روشنی سچے خدا کا سچا خدا، باپ سے پیدا شدہ ایک جوہر ہے، بنا ہوا نہیں، جس سے وہ تمام چیزیں وجود میں آئیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین پر ہیں ۔ جو ہم انسانوں کے لئے اور ہماری نجات کے لئے نیچے آیا ۔اور جس سے ہمارا جسم وجود میں آیا اور ہم آدمی بنے ۔اور تکلیف اُٹھاتے ہیں اور قیامت کے دن حساب دینے کے لئے اُٹھیں گے اور جنت میں داخل ہونگے اور یہ خدا ہی ہے جو آگے آکر زندہ اور مردہ لوگوں کے اعمال کا فیصلہ کرے گا اور پاک روح (عیسیٰ) اس میں پیش پیش ہوگی۔

اور وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ کوئی تھا جب وہ نہ تھا اور اس کے پیدا ہونے سے پہلے وہ تھا ہی نہیں اور وہ عدم سے وجود میں آیا۔اور پھر وہ لوگ جو خیال کرتے ہیں کہ خدا کا بیٹا کسی دوسرے جوہر کا بنا ہوا ہے۔

یا پھر" پیدا ہوا ہے

یا تبدیل ہوا ہو گا

یا پھر اس میں خود کو تبدیل کرنے کی صلاحیت ہے یہ سارے کیتھولک اور اپوسٹالک گرجا گھروں کے خیالات ہیں۔

دی نائیسا کریڈ

The Nicene Creed

بتھنسن (Bethenson) نسین (Nicene) کریڈ کے متعلق اس طرح وضاحت کرتا ہے۔

کہ (یہ) ایپفنس انکریٹس (Epiphanius Ancoratus) 118 374 C.A.D میں بنائی گئی تھی جسے مذہب دانوں نے یروشم کے S.Cyril کے ماخوذ تصاریر سے نکال کر پڑھا اور چلسڈان (Chalcedon) میں 451 منظور کیا۔ یہ ایک ایسی جماعت ہے (جو 318 پادریوں جو نیسیا میں ملے تھے اور اس میں سے) 150 پادری جو بعد میں (کانسٹنٹنو یول Conslanlrmpal) میں ملے۔تب سے اکثر اس جماعت کو کانسٹنٹپولٹن C o n s l a n l r m p a l یا نیسیا نوکا نسٹنٹپولٹن (Niceane constantipnopolitan) کریک کہتے ہیں اور تب سے بہت سے لوگ یروشلم کے مذہب (Greed) جو (Cyril) کا بنایا ہوا ہے ترمیم شدہ مانتے ہیں۔

ہم ایک خدا پر جو سب سے اعلیٰ ہے یقین رکھتے ہیں۔جو آسمانوں، زمینوں اور تمام ظاہری اور باطنی چیزوں کا بنانے والا ہے۔

اور ایک اور حاکم اعلیٰ عیسیٰ پر یقین رکھتے ہیں کہ وہ خدا کا پیدا ہوا بیٹا ہے۔بہت زمانہ پہلے پیدا ہوا ہے، روشنی کی روشنی، سچے خدا کا سچا خدا، پیدا شدہ بنا ہوا نہیں، باپ

کے ساتھ ایک جوہر جس سے تمام چیزیں وجود میں آئیں ۔جو ہمارے لئے آدمی ہیں اور ہماری نجات کے لئے جو آسمانوں سے ہماری بخشش اور نجات آئے ۔اور وہ پاک روح اور کنواری مریم سے وجود میں آیا۔اور آدمی بنا۔اس کو ہمارے لئے اس دنیا میں حد سے زیادہ تکلیف دیئے گئے اور اس کو سولی پر لٹکا دیا گیا اور پھر دفنایا گیا۔مگر وہ پھر سے اُٹھیں گے ۔اور مذہبی کتابوں کے موجب وہ جنت آسمان میں چلے گئے اور باپ کے داہنے ہاتھ پر بیٹھیں گے اور موت وحیات کا فیصلہ کرنے کے لئے ان لوگوں کے پاس آئیں گے جن کی حکومت کبھی ختم ہونے والی نہیں ہے ۔

اور پاک روح ، حاکم اعلیٰ اور زندگی دینے والا جو باپ کی صورتیں ہیں ۔ جو باپ اور بیٹے سے مانا اور جانا جاتا ہے ۔جس نے پیغمبروں کے ذریعے کلام کیا۔

ایک متبرک کیتھولک اور ایپاٹلک گرجا گھر میں بھی یہی کہا گیا۔ہم یقین رکھتے ہیں کہ جب بچے کو نام رکھنے کے لئے گرجا گھر میں نہلایا جاتا ہے تو اس کے سارے گناہ دھل جاتے ہیں ۔ہم دیکھتے ہیں کہ جب موت کے بعد آنے والی زندگی اچھی ہوتی ہے ۔(17)

اگر چہ کونسل آف بشپس (Council of bishop) نے نیسا (Nicene) کا مذہب قبول کیا۔اس میں تثلیث کا ذکر کہیں نہیں تھا۔اس بات پر صدیوں تک یہ تضاد چلتا رہا کہ حضرت کی ذات کیا ہے ۔سال 381CE میں دوسری میٹنگ کانسٹنٹیپول میں ہوئی (18) اس کونسل نے نیسن کریڈ (Nicene Creed) کو اختیار میں لے کر یہ ظاہر کیا کہ عیسیٰ اور خدا کا درجہ برابر ہے ۔غیر فانی اور یہ اعلیٰ سرپرست پاک روح ہی ہے۔اور تثلیث کا یہ عقیدہ رفتہ رفتہ آنے والی پندرہ صدیوں میں عیسائیت کا ایک اہم ستون بن گیا۔

(نوٹ) ''جیسا کہ ''مالک کی دعا'' (Math.6:9-13, the Bible)

Lord prayer سبھی رومن کیتھولک کے لئے یہ ضروری تھا کہ نیسن کریڈ Nicene Creed کو یاد کرنے کے لئے انہوں نے اسے اپنی دعاؤں میں شامل کرلیا۔"

بادشاہ تھیوڈائیس (Theodosius) نے اس عقیدہ کو عیسائی مذہب کے لئے ایک شاہی حکم قرار دیا۔

"یہ ہماری خواہش ہے کہ جن لوگوں پر ہم حکومت کرتے ہیں ۔ ان کو اس مذہب پر عمل کرنا ہوگا جو انہیں ڈواین پیڑ (Diune peter) یعنی خدائی پولوس اپا سٹاٹ (Apostle) نے روم کے لوگوں تک پہنچایا تھا ہم کو اس بات پر یقین رکھنا ہوگا کہ باپ، بیٹا اور غیبی روح ایک ہی خدا ہے ۔جن کے حقوق اور طاقت ایک جیسی ہیں اور پاک تثلیث پر یقین رکھنا ہوگا۔

اور ہم حکم دیتے ہیں کہ وہ لوگ جو اس کی پیروی کرتے ہیں ان کو کیتھولک عیسائیوں کو گلے لگانا ہوگا۔ البتہ باقی جن کو ذہنی طور پر نا کارہ اور کافر قرار دیتے ہین ان کے لئے وہی سزا ہوگی جو کافروں کو دی جاتی ہے ۔ ان کو پہلے مذہبی پیشواؤں کے سامنے پیش ہونا ہوگا جہاں وہ پہلے خدا کی بھر مار کا شکار ہو گئے تھے پھر مذہبی سزا کے حقدار ہوں گے اور وہ خود اس کے ذمہ وار ہوں گے۔ اور ہم اس پر قدرت کے بنائے ہوئے قوانین کا احترام کریں گے۔"(19)

دھیرے دھیرے یہ عقیدہ جو حضرت مریم کو خدا کی ماں اور جنم دینے والی کا درجہ دیتے ہیں ۔ یہ بھی کانسٹنٹیپول (Constantionople) کی دوسری سبھا 553 CE میں عمل میں لاگیا ۔ اور اس کو ایٹرنل ورجن (Eternal virgin) (یعنی تا ابد رہنے والی کنواری لڑکی) کے لقب سے نوازا گیا۔ اسے ان ساری دعاؤں اور خدا کی تعریف میں گانے والی نظموں اس خدائی ماں کو اسی درجے پر دکھا جاتا ہے ۔ جیسا کہ

پاک تثلیث کے ممبران کو رکھا جاتا ہے۔ علاوہ اس کے رومن کیتھولک عقیدے میں مریم خدا کی ماں اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ اس کے پاس حد سے زیادہ ساتھ ہے اور اس طرح ان لوگوں نے وہ کام کیا جو انہوں نے خدا کی ماں کو ٹھکرا دیا اور اس سے بھی آگے بڑھ گئے تو وہاں حضرت مریم کو عیسائی طاقت کا اہم ستون دکھایا گیا ہے جیسا کہ وہ ایک پاک مقدس اور قدرت کا جیتا جاگتا نمونہ تھی۔(20)

☆☆☆

وہ عناصر جن سے تثلیث کا عقیدہ متاثر ہوا

وہ عناصر جن کی وجہ سے تثلیث کا عقیدہ زیادہ متاثر ہوا واچ ٹاوز اور انجیل ٹریکٹ سوسائٹی ہی تھی جس نے 1989 میں اس کا خلاصہ پیش کیا۔ جو کہ تثلیث کے عقیدے کی ثروعات کے باعث ہیں بہت پرانے زمانے جیسے بابلونیا (Babylonia) قدیم زمانے سے یہ بات عام تھی کہ کافر لوگ بتوں کی پوجا تین تین ٹولیوں میں بٹ کر عبادت کیا کرتے تھے۔ یہ مصر، یونان اور روم میں حضرت عیسیٰ سے پہلے اور بعد میں بھی رائج تھا۔ اپاسٹلز Asastles کی موت کے بعد کافروں کی یہ عادت دھیرے دھیرے عیسائیوں میں بھی پھیل گئی۔

تاریخ دان ول ڈورانڈ (Will durant) نے اس بات کا بغور جائزہ لیا کہ عیسائیت نے کافریت کو تباہ نہیں کیا مگر خود اسے قبول کیا اور مصر سے ہی خدائی تثلیث کے خیالات آئے اور مصری مذہب کی ایک کتاب میں سگفریڈ مورنز (Siegfried morenz) لکھتا ہے کہ

''تثلیث پہلے مصری مذہب نگاروں کی سوچ تھی کہ جب ان میں تین بتوں کو ملا کر ایک ہی خدا کی ذات مانا جاتا تھا اور اس طریقے سے مصری مذہب عیسائی مذہب کے ساتھ سیدھا رابطہ دکھاتا تھا۔ اس طرح اسکندریہ میں مصری پادری جو تیسری صدی کے آخر اور چوتھی صدی کی ابتداء میں تھا جیسا کہ اتھنسیوس Athanssius نے کہا ہے کہ اس قسم کے خیالات تثلیث کو زیادہ متاثر کرتے تھے۔ اس کا اثر خود بھی ان پر پڑا پھر مورنز نے اسے کچھ اس طرح پیش کیا کہ ''اسکندریہ علم کلام نے مصر کے مذہبی ورثہ

اور عیسائیت کے درمیان ایک ثالثی کا کام کیا۔''

انسکلو پیڈیا آف ریلیجن اینڈ اتھکس Encylopaedia of Religion and Ethic میں جیمز ہسٹنگ James Hasting نے لکھا ہے کہ'' ہندوستانی مذہب میں جیسے ہم یہاں تثلیث کی جماعت یعنی برہما، شوا اور ویشنو سے ملے ، مصر کے مذہب میں بھی اورسس Oriris ایسس Isis اور ہرس Hosus تین کا مجموعہ ہے ۔ یہ نہ صرف تاریخی مذہب میں پائے جاتے ہیں جہاں ہم خدا کو تثلیث کی صورت میں دیکھتے ہیں۔ مجھے یاد آتا ہے کہ افلاطون کے نئے پیروکاروں نے اعلیٰ سرپرست خدا کے متعلق کیا نظریہ پیش کیا تھا جو کہ اصلیت ہے تین لوگوں پر۔

دی نیو سف ہرزوگ انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجس نالج The New shcaaff herzog Encyclopedia of Religious knowleage اس یونانی فلاسفر کا عمل اس طرح دکھا تا ہے کہ'' وہ عقیدے جو دنیا کے بسنے کی چیزوں اور ان کے نام اور اس کے ساتھ تثلیث نے اپنی شکل یونان کے پرانے لوگوں سے حاصل کی جو بہت حد تک سیدھے یا بالواسطہ متاثر تھے اور جن پر افلاطونی فلسفہ کا اثر تھا کہ گرجا گھر میں دھیرے دھیرے بہت سی خامیاں اور غلطیاں پیدا ہونے لگیں اور اس طرز عمل سے ہم انکار بھی نہیں کر سکتے ہیں۔

پہلی تین صدیوں کے گرجا گھر کہتا ہے کہ

''تثلیث کا عقیدہ جو باقی عقیدوں کے مقابلہ میں کافی دیر سے بنا جبکہ اس کا آغاز پوری طرح سے نیا اور اجنبی اور یہودی اور عیسائی مذہبی کتابوں سے مختلف تھا۔ پھر اس نے اس اپنی جگہ عیسائی مذہب کچھ اس طرح قبول کیا کہ سمجھ میں نہیں آتا کہ عیسائی کہاں اور دیہوی کہاں ہیں۔ اس سارے میں افلاطوں سے پہلے والے لوگوں کا ہاتھ بھی شامل تھا۔(21)

اس بات کی تصدیق اس بات سے ہوتی ہے کہ جب تین چہروں والی مورتیاں دنیا کے مختلف علاقوں میں پائی گئی تھیں جیسے کہ کمپوچیا بارہویں صدی سی ای میں مہاتمابدھ کی تین چہروں والی صورت) اٹلی بندرھویں صدی سی ای میں تین میں ایک کاس تا روے (باپ ، بیٹے اور پاک روح کا تین میں ایک کا) سی تیرہویں صدی عیسوی سی ای میں) فرانس (تین میں ایک کا لیمی چودہویں صدی سی ای) جرمنی (تین میں ایک کا لیمی انیسویں صدی سی ای) بھارت (تین منہ والی بندؤں کے دیوتا، سی ساتویں صدی سی ای) ایس فالیریا (چاند دیوتا کے تین کا مجموعہ، آسانوں کا حاکم اعلیٰ سورج دیوتا، سی پہلی صدی سی ای)بیلوں (تین کا مجموعہ اشطر، گناہ اور شمش ، دوسری صدی پی سی ای) اور مصر (تین کا مجموعہ اورس، اورسس، اِسس دوسری ہزار سالہ پی سی ای)(22)

☆☆☆

تثلیث والوں کے تثلیث کا جواز

مسیحی دینا کے بڑے دیوتاوں نے تثلیث کو بچانے اور ہر ممکن طریق سے اس کا جواز پیش کر کے بچانے کی کوشش کی۔ اور جب وہ سارے معلومات ختم ہوئے جن کی بدولت وہ تثلیث کو عقل اور انسانی بنیاد پر ثابت کر سکیں، وہ نام کا ہو گئے تو انہوں نے اسے ایک ''راز'' کا نام دیکر پیش کیا۔ ایسا راز کہ جس کی تہہ تک پہنچنا بہت مشکل ہے۔ یہاں پر اس بارے میں بہت سارے گرجا گھروں کے سرپرستوں نے اپنی رائے کا اظہار کچھ اس طرح کیا کہ ممتاز عیسائی مذہب اور قلمکاروں نے اسے بے باکانہ طریقہ پر ہر طرح سے بچانے کی کوشش کی۔ سب سے زیادہ پاک اور مقدس تثلیث ایک راز ہے جس کو سمجھنا بہت ہی سخت مشکل ہے کہ تین کا مجموعہ خدا کی بساط کو ظاہر کرے اور یہ راز ہم تک پہنچے۔ جب یہ راز وجود میں آیا تو ہمارے لئے مشکل کا سبب بنا اور ہم اس کو سمجھنے کی کوشش میں لگ گئے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تین اشخاص تین نہیں ہو سکتے ہیں بلکہ ایک ہی خدا کی ایک ہی کائنات ہو سکتی ہے۔ کیتھولک عالموں کرسی رہنر اور ہربٹ ورگیملر (Herbet vargemler) نے اپنے مذہبی لغات میں کچھ اس طرح بیان کیا ہے کہ ''تثلیث ایک راز ہے جو بالکل واضح ہے۔ اسے سمجھنے کے لئے زیادہ علم کی ضرورت ہے۔ پھر بھی پوری طرح نہیں سمجھا جا سکتا ہے۔''

''ایک اعتقاد جو خدائی خوشنودی کا پہلے ہی سے سمجھ بیٹھنے والا راز ہے۔'' (کیتھولک انسکلو پیڈیا)

''خدا ایک ہے اور خدا تین ہیں۔ چونکہ مخلوق ہیں اس جیسا کوئی نہیں ہے۔ ہم

اسے سمجھ نہیں سکتے ہیں لیکن اسے قبول کرتے ہیں۔

(Monsigner engence clark)

''ہم جانتے ہیں کہ یہ ایک بہت ہی گیرا راز ہے جسے ہم نے سمجھنے میں پہل نہیں کی۔''(Cardial John O'connor)

''خدا کے تثلیث کا پراسرار راز''۔(پوپ جان پال-اا)(24)

☆☆☆

ابتدائی عیسائیوں کا تثلیث کے عقیدے کا رد

یہ بات کہ ''خدا باپ ہے''، ''خدا بیٹا ہے''، اور خدا پاک روح ہے'' عیسائیت کے مترادف نہیں ہے لیکن عیسائی عقیدہ کا بنیادی نکتہ ہے۔ یہ یقین نہ تو عیسائی مذہب کا سرچشمہ مانا جاتا ہے اور نہ ہی حضرت عیسیٰ کے پہلے عیسائیوں نے پھیلایا ہے۔ افلاطونی مذہب کے بانیوں اور چوتھی صدی کے پچھلے چوتھائی کی نسل نے کبھی ؟؟ میں کا ایک کے متعلق خیال نہیں کیا۔ وہ اس بات پر کہ وہ ایک قادر مطلق، ایک سمیع و بصیر، اور ایک ماورا خالق جو اکیلا ہی عبادت کے لائق ہے پر بھروسہ کرتے تھے۔

یہ معتبر اور مستند اطلاعات مختلف عیسائی ماہروں سے ملی ہیں جو اپنے لئے کہتے ہیں۔

وہ ترکیب جس میں ایک خدا کو تین اجسام میں بدل دیا گیا ہے اس کی کوئی ٹھوس بنیاد عیسائیوں کی زندگی یا ان کے عقیدے میں چوتھی صدی کے ختم ہونے تک نہیں تھی۔ لیکن واقعی یہ وہ قاعدہ ہے جس نے اپنا قبضہ تثلیث کے قانون پر سب سے پہلے جما دیا ہے افلاطونی مذہب کے بانیوں کے درمیان کوئی ایسی رائے نہ تھی اور نا ہی وہ اس پر بھروسہ کرتے تھے۔(25)

تثلیث کا عقیدہ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ کے تین سو سال بعد جعلی بنایا۔ اس دوران 70 اور 115 سی ای میں چار مذہبی انجیلیں لکھی گئی جن میں تثلیث کا کوئی تذکرہ نہیں اون پال (Even StPal) جس عیسائیت میں بہت سے بیرونی خیالات شامل کئے لیکن اس نے کبھی تین میں ایک کا خدا ہونا نہیں پایا۔ نئی کیتھولک اسکلو پیڈیا

(The new catholic encyclopedia)(جس میں نہل اوبسٹاٹ اور امپرمیٹر (Nahi obstat & imprimature) جس میں سرکاری دفتر کے دستاویز تھے) اس بات کو صاف طور پر ظاہر کرتا ہے کہ تثلیث ابتدائی زمانے کے لوگوں کومعلوم نہ تھا اور یہ چوتھی صدی کے آخری چوتھائی میں عمل میں آیا۔

''یہ مشکل ہے کہ بیسویں صدی کے دوسرے نصف حصہ میں اس پر روشنی ڈالنے کی کوشش کرے۔ اور اس کوایک خاص امتیاز فراہم کرے، جس میں قوانین بنتے اور بگڑتے ہیں اور جس میں مذہبی اطوار سے تثلیث کے راز کوتلاش کیا جاتا ہے۔ تثلیثی بات چیت، رومن کیتھلک اور باقی دوسری واقعات جو کسی حد تک ڈانواڈول سیاہ خاکہ ہی تھا دوہی چیزیں واقع ہوئیں۔ ایک جس میں مذہبی ادیبوں اور انجیل نگاروں نے ایک ہی رائے قائم کی اور دوسرے رومن کیتھولکس کی بڑھتی ہوئی تعداد۔ ان سب کا یہی کہنا تھا کہ ہمیں نئی انجیل میں تثلیثی مذہب کے بارے میں بلا روک ٹوک بات کرنی چاہئے۔ جس نے پہلے ہی اپنے آپ کو قائم کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ تاریخ دانوں نے بھی پوری کوشش کی کہ وہ قانون اور مذہبی کاموں کو آپس میں ملا دیں۔ جب انسان اچھے تثلیث کے بارے میں بات کرتا ہے۔ تو ہم نے اس بارے میں عیسائیت کی پیدائش سے لے کر اب تک یعنی چوتھی صدی سے لے کر اب تک کافی دوری اختیار کی ہے۔ اور یہ اب اس مقام پر پہنچا ہے جہاں ہم اسے ایک پختہ اور محکم عقیدہ تصور کر سکتے ہیں۔ کہ تین خداؤں کا ایک صورت میں ہونے کا عقیدہ عیسائی مذہب کا ایک اہم رکن بن کر رہ گیا اور یہ عقیدہ عیسائیت کی جان اور سوچ میں پوری طرح داخل ہوا۔

سب سے پہلے عیسائیوں کے عقیدوں میں تثلیث شامل نہ تھی اور نہ ہی اپاسٹا لک یا سب اپاسٹالک زمانوں میں شامل تھی جیسا کہ نئی انجیل میں اور ابتدائی عیسائی دستاویزوں میں دکھایا گیا ہے۔ انسکلو پیڈیا آف ریلیجن اینڈ اتھک (Encyclopedia

of Religion & ethics) میں حالانکہ ابتدائی عیسائی اس بارے میں سوچ رہے تھے کہ آیا وہ تثلیث کو اپنے عقیدے میں شامل کریں گے کہ نہیں اور باپ کے خدا ہونے اور حضرت عیسیٰ خدا کا بیٹا ہونے اور پاک روح ہر جگہ پائی جانے پر اپنا پورا بھروسہ رکھیں گے کہ نہیں۔ اور اس بات پر بھی یقین نہ تھا کہ یہ تین اجسام ایک ہی ہوسکتے ہیں۔ اور ان کو ایک دوسرے سے جدا کرنا ناممکن ہے۔ اس طرح یہ تین ایک ہی ہیں۔(The paganism in our cristianity)

☆☆☆

کیاانجیل تثلیث کے عقیدہ کوقبول کرتی ہے

جیسا کہ انجیل ساری دنیا میں قابل بھروسہ اور خدا کی نصیحت کی کتاب مانی جاتی ہے۔ اس میں بھی کہیں تثلیث کے عقیدے کا تذکرہ نہیں ہے۔ اگر تثلیث کا یہ عقید سچا ہوتا تو ضرور اس کا تذکرہ انجیل میں ہوتا۔ کیونکہ ہمیں خدا کی پہچان اور اس کی عبادت کے طریقے کو جاننا ضروی ہے۔

حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت عیسیٰؑ تک کسی ایک پیغمبر نے بھی تثلیث یا تین کا ایک میں ہونے کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔ نہ ہی خدا کے کسی بھیجے ہوئے قاصد نے پرانی انجیل کے ترجمہ نئی انجیل میں اس عقیدہ کے متعلق بیان کیا ہے۔ یہ کچھ عجیب سا لگتا ہے کہ نہ تو حضرت عیسیٰؑ اور نہ ہی اس کے شاگردوں نے انجیل میں تثلیث کے بارے میں کچھ کہا ہے۔ برعکس اس کے حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا ہے کہ ''ہمارا مالک ہمارا خدا ہے اور مالک ایک ہی ہے۔(Mark 12:29 Bible) سینٹ پال (Stpaul) کے مطابق ''سرائیل کے لوگ یہ الفاظ سنتے ہیں کہ ناصرہ کا عیسیٰ، جو تمہاری طرف قدرت کے بڑے بڑے کارنامے اور کچھ ایسے عجوبے جو خدا تم لوگوں تک اس کے ذریعہ پہنچانا چاہتا ہے لیکر بھیجا گیا ہے جو تم خود بھی جانتے ہو''

(Acts 2:22, The Bible)

اوپر کا موزون کلام اپنے لئے بولتے ہیں۔ کیوں ایک بھائی اس عقیدے کے بارے میں سوچے جو خامیوں سے پُر ہو اور جس کے بارے میں کوئی مستحکم رائے نہ ہو جبکہ عیسائی کے بڑے بڑے علماء اس کے سمجھنے یا واضح کرنے میں نا قابل ہیں؟

حضرت عیسیٰ نے پہلے ہی اس بات کی پیشین گوئی (میتھو انجیل)
(Mathew 15:8-9, The Bible) میں اس طرح کی تھی۔ کہ یہ لوگ میری
عزت صرف ہونٹوں سے کرتے ہیں۔لیکن ان کے دل مجھ سے بہت دور ہیں ۔ وہ
فضول میری عبادت کرتے ہیں۔ ان باتوں کوعقیدے بنائے ہوئے ہیں جو دراصل
آدمیوں کے بنائے ہوئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ سینٹ پال نے بھی اس کی
پیروی کرتے ہوئے (2 timely 4:3-4 Bible) میں کیا ہے۔''وہ وقت آرہا
ہے جبکہ لوگ وہ سننا پسند نہیں کریں گے جو ان کے لئے اچھا ہو اور وہ سچ سننا گوارا نہیں
کریں گے بلکہ خود بنائی ہوئی باتوں میں گھومنا پسند کریں گے۔'' آگے ہم (Titus
1:16, Bible) میں پڑھتے ہیں کہ''وہ خدا کو جاننے کا اعتراف کرتے ہیں۔لیکن
ہم اپنے اعمال سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ وہ نافرمانی سے قابل نفرت ہیں۔کوئی اچھا
کام کرنے کے لائق نہیں ہیں۔

اس تضاد کے بیچوں بیچ بڑے دل والے عیسائی لوگ بھی تھک گئے یہ سوچتے
سوچتے کہ تثلیث کا عقیدہ آخر کیا ہے اور اس کو کیسے وسعت بخشی جائے۔مگر وہ
اس میں ناکام ہوئے اور اسے راز کا نام دے دیا۔ جہاں انسان الجھ کر رہ جاتا ہے۔
البتہ طاقتور خدا کی عبادت کو کبھی ٹھکرایا نہیں جا سکتا ہے۔خدا چاہتا ہے کہ اس کی عبادت
ویسی ہی کی جائے جیسے اس نے اپنے مختاروں کے ذریعہ ان کو سمجھایا ہے ۔ وہ خود
انصاف پسند ہے اس کے پیغام بھی انصاف پسند ہوں ۔ اور سب سے زیادہ وہ سچے اور
سیدھے سادھے ہوں۔ اس نے ان کو جو تعلیم دی ہے وہ مکمل ہے اس میں نہ کوئی خامی
ہے اور نہ کوئی کمی ہے۔ یہ ایک ایسی سچائی ہے جو ہمیشہ سے طوفانوں سے ٹکرائی ہوئی
آئی ہے۔عقل اور علم کے ساتھ جو انسان نے تلاش کی ہے۔ جو کہ تثلیث کا عقیدہ خود
ایک راز ہے۔لیکن یہ خدائی راز تصور نہیں کیا جا سکتا ہے۔ انجیل کہتی ہے کہ خدا پریشانی

کا خدا نہیں بلکہ امن کا خدا ہے۔(I Corimthians 14:33, The Bible)

ہبرا انجیل کے متعلق

At About The Hebren screpturer

انسائیکلو پیڈیا آف ریلجن کہتا ہے ۔آج کل کے مذہبدار اس بات پر متفق ہیں کہ ہر بل بائبل میں تثلیثی عقیدہ کے متعلق کچھ بیان نہیں ہے۔ اور نئی کیتھولک انسائیکلو پیڈیا کہتی ہے کہ مقدس تثلیث کا عقیدہ پرانی انجیل سے نہیں سکھایا جاتا ہے یعنی اس میں بھی کہیں نہیں ملتا ہے۔

اس طرح ایڈمنڈ فورٹ مین (Edmard Fortman) اپنی کتاب ''دی ٹروین گاڈ جسیوٹ''(The Trulore God Jesuit) میں داخل کرتا ہے۔ کہ پرانی انجیل ہمیں تین میں ایک کے خدا ہونے کے متعلق ضروری وضاحتاً یا اسارۃ کچھ نہیں کہا ہے۔ جو باپ، بیٹا اور مقدس روح ہے اس بات کا کوئی ثبوت نہیں کیونکہ کسی مقدس ادیب نے باپ کے ساتھ تثلیث کے وجود کا گمان نہیں کیا۔ پرانی انجیل میں دیکھنے کو آیا ہے کہ کچھ ایسے خیالی تصاویر کا پتہ لگ جاتا ہے جہاں لوگوں کے تثلیث کے بارے میں الفاظ سے باہر جانا پڑتا ہے۔ اور جو مقدس لکھنے والے ہیں۔(28)

یونان کے الہامی کتاب کے بارے میں

انسائیکلو پیڈیا آف ریلجن The encyclopedia of Religion کہتا ہے کہ مذہبی لوگ مانتے ہیں نئی انجیل میں تثلیث کے عقیدہ کو صراحتاً واضح کیا گیا ہے۔

جسیوٹ فورمین (Jesuit forman) ظاہر کرتا ہے کہ نئی انجیل کے لکھنے والے ہمیں ایسا کوئی قانون نہیں دیتے ہیں اور نہ میں کچھ اس طرح سکھاتے ہیں کہ ایک ہی خدا میں تین خدائی اشخاص برابر ہیں ہم کہیں نہیں پاتے ہیں کہ تین اجسام ایک ہی جسم میں سما جاتے اور خدائی باپ بن کر کام کرتے ہیں۔

نئی انجیل کے علم کلام کی نئی بین الاقوامی لغات The new international dictionary of new testment theology اس طرح دکھاتی ہے کہ نئی انجیل میں کوئی نیا خیال نہیں ہے جو تثلیث کے عقیدے کو ظاہر کرے او راصلی انجیل (Bible) میں بھی کوئی ایسی بات نہیں ہے جو باپ، بیٹا اورمقدس روح کو ایک جیسے ہی طاقتور ثابت کرے۔ (پر انسٹنٹ یعنی احتجاجی مسیحی کاری باتھ(protest and theologian kral barth) نے کہا۔

''تاریخ دان آرتھر ویگل (Arthur weigall) اس بارے میں اپنی رائے ظاہر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ''حضرت عیسیٰ نے اس طرح کا اظہار کبھی نہیں کیا ہے اور نئی انجیل میں کسی بھی جگہ تثلیث کا ذکر نہیں آیا ہے۔ یہ خیال صرف گرجا گھر نے ہمارے سرپرست اعلیٰ کے مرنے کے بعد خود یہ خود اپنا۔'' (ہماری عیسائیت الحادیت

☆☆☆

موجودہ عیسائیوں کا تثلیث کے عقیدہ کو رد کرنا

نئے زمانے کے بہت سے مذہبی علماء نے اس بات سے انکار کیا ہے کہ گرجا والوں نے جو قانون ہم پر لا کو کر دیا ہے۔ ان سب میں پہلی نئے فلاسفروں نے کی جن میں ڈربن کا پادری، پادری ڈیوڈ جنکس پروفیسر آف تھیالوجی اور لیڈز یونیورسٹی کے مذہبی طالب علم شامل نہیں ان کا کہنا ہے کہ حضرت عیسیٰ کے ابتدائی مشن میں کچھ ایسے واقعات رونما ہوئے ہیں۔

''یہ ضروری نہیں کہ وہ سچ ہی تھے لیکن ان کو ابتدائی عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ کی کہانی میں اُسے مسیحا کے طور پر یقین بڑھانے کے لئے جمع کر دیئے تھے۔''(30)

پروفیسر جان ہک کہتے ہیں کہ ''وقیانوسی خیالات کیسے ابھر آئے کہ حضرت عیسیٰ دوصورتوں خدا اور انسانی جسم دونوں میں قدرت والے ہونگے اور وہ ہمیشہ قائم رہیں گے جس کے تو اریخی ثبوت بھی ہیں۔ یہ صرف حدود سے باہر بے معنی الفاظ ہیں۔'' آگے کہتا ہے ''بغیر کسی تشریح کے کہنے کے لئے تو اریخ میں حضرت عیسیٰ جو کہ ناصرہ تھا۔ وہ بھی خدا تھا جو معنی سے باہر۔ یہ وہی بات ہوئی کہ ایک دائرہ جو پنسل سے کھینچا ہو وہ چکور بھی ہے اور کچھ اور بھی ہو سکتا ہے۔ اس قسم کا انداز بیان مفہومیات کے اطمینان کے لئے دیا گیا ہے۔ اور تجسیم کی زبان کی صورت میں ہر ممکن انسان کی رائے اسے رد کرتی ہے۔ وہ آگے چل کر رائے ظاہر کرتا ہے کہ خدا کا مجسمہ دیو مالا سے متعلق کا خیال ہے میں اس سوچ پر "Myth" کا لفظ استعمال کرتا ہوں۔ myth وہ کہانی ہے جس میں دیوی دیوتاؤں کے قصے ہوتے ہیں اور وہ بھی سچ نہیں ہوتے ہیں یا پھر وہ خیال یا

وہ احساس جو کسی آدمی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر یہ کہانی اس انسان کی سچائی کو ظاہر نہیں کرتی ہے۔ اس لئے یسوع خدا ایک مجسم بیٹا ہے۔ یہ بات بالکل سچ نہیں ہے۔ چونکہ اس میں کوئی کارآمد معنی بھی نہیں ہے۔ مگر اس کا استعمال اس طرح کیا جاتا ہے جو اس عقیدے کو جلا دیتا ہے اور مقدس اعتماد کا خیال جانتے ہیں کہ بیٹا بھی قدوت والا ہے اس بات کو پرانے زمانے کے لوگ بھی بادشاہوں کے بیٹے کو طاقت والا مانتے تھے۔(32)

وکٹر پال ویرول (Victor paul wir welle) اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ ''حضرت عیسیٰ خدا نہیں ہے'' میں کہتا ہوں کہ عیسیٰ خدا نہیں ہے لیکن وہ خدا کا بٹیا ہے۔ لیکن یہ سارے اوصاف اس میں نہیں ہیں کہ وہ فانی بھی ہے اور اس کی اپنی شروعات تھیں اور اس کا انت بھی ہوگا اور وہ خدا کی برابری نہیں کرسکتا ہے۔ عیسیٰ نہ تو تشریح خدا کی برابری کرسکتا ہے نہ ہی اس میں خدائی اوصاف ہیں۔

اس کے علاوہ وکٹر پال نے ایک شاندار بات کہی ہے۔ وہ یہ کہ ''اس بات کو اختتام تک پہنچانے کے لئے مجھے اتنا موقع تو دو کہ میں اپنی روح تم لوگوں کو دکھا سکوں۔ تاکہ میں یہ کہہ سکوں کہ حضرت عیسیٰ خدا نہیں ہے۔ اور اس بات کا اثر ان کی بنائی ہوئی عزت کو کم نہیں کریگی مگر یہ خدا کو بالاتر کردیگی۔ جو ہمارے محسن کا باپ اور اس کو مقام بالا تک پہنچائے گا۔ وہ اکیلا خدا ہے۔(33)

مجھے یقین ہے کہ حضرت عیسیٰ کو خدا ہی نے بنایا کیونکہ وہ ''مسیحا'' تھا۔ اور خدا کا فرستادہ اور تحفہ تھا۔ جو کہ خاص طور پر حضرت مریم کو عطا کیا گیا تھا۔ اور اس سے ایک پاک روح تھی۔ میں اُسے خدا تسلیم نہیں کرتا ہوں۔ یا خدائی مجسم، خدا کا بیٹا نہ کہ خدا بیٹا ہے۔ بلکہ خدا اور عیسیٰ دو الگ اور جدا اجسام ہیں۔ خدا پیدا کرنے والا ہے اور عیسیٰ پیدا کیا ہوا جسم۔ وہ وقت کے حساب سے الگ الگ چیزیں نہیں۔ یہ ہی نہیں بلکہ وقت پر

وہ دونوں طاقت، علم اور حیثیت میں الگ الگ ہیں۔

اس کے علاوہ حضرت عیسیٰ کو بہت طریقوں سے بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور خدا کے پہلے پیغمبروں نے ان باتوں کی طرف کوئی بیان بازی نہیں کی ہے کہ خدا ایک مجسم چیز ہے اور تثلیث کا عقیدہ مسلم ہے۔ جو کچھ بھی میرے بیان کے خلاف ہے وہ کچھ بھی نہیں بلکہ ہم اس کو سیدھے الفاظ میں کفر کا نام دے سکتے ہیں۔ جو بھی ثبوت ان کے ہاتھوں میں ہیں وہ سب پادریوں کے بنا پر ہیں جو حضرت عیسیٰ سے پہلے آنے والے پیغمبروں کے متعلق ہے۔ ''حضرت عیسیٰ خدا نہیں ہے وہ قاصد اور پیغمبر ہیں۔''

☆☆☆

خدا کے پیغمبروں کی تعلیم

کس قدر عجیب بات ہے کہ حضرت عیسیٰؑ سے پہلے یا اس کے بعد کسی پیغمبر نے تثلیث اور اس کے عقیدے کی تعلیم نہیں دی۔ انہوں نے خدا کے واحد ہونے کا اعلان کیا۔ کہ خدا اماورای ہے۔ وہ طاقتور ہر ظاہری اور باطنی چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے نہ اس کا کوئی ساتھی ہے نہ ہی اس کا گھر ہے، نہ کوئی اولاد ہے یا نظام چلانے میں کوئی مددگار ہے۔ وہ اس ساری کائنات کا اکیلا حکمران ہے یہ ساری نصیحتیں خدا کے بھیجے ہوئے پیغمبروں کے تعلیمات ہیں۔

حضرت موسیٰ فرماتے ہیں ''اب میں جانتا ہوں کہ خدا تمام فرضی خداؤں سے برتر ہے کیونکہ اس نے لوگوں کو مصریوں کے ظلم واستبداد سے آزاد کیا۔

(Exadus 18:11, The Bible)

''ہمارا خدا ہمارا ایک ہی حاکم اعلیٰ ہے۔ تمہیں دل وجان اور پوری طاقت سے اپنے مولیٰ سے پیار کرنا چاہے۔ اور'' یہ الفاظ جو میں آج تم کو بتا رہا ہوں ان کو اپنے دل میں اس طرح اتارو کہ یہ بھی نہ مٹ جائیں۔ اور اپنے بچوں کو بھی سکھاؤ۔ اور اس مسئلے پر ان سے بات چیت کرو جب تم گھر میں بیٹھے ہو یا گھر سے نکل جاو گے یا تم آرام کرنے کے لئے لیٹ جاؤ گے۔ یا جب تم آرام سے اُٹھو گے۔ اور تمہیں ان کو اس طرح باندھنا ہوگا جیسے وہ تمہارے ہاتھ پر کوئی نسان چھوڑ گئے اور ان کو ہمیشہ اپنے سامنے میں رکھو اور اسے اپنے گھر اور صحن کے دروازوں پر لکھو۔''

(Deut 6:4-9, The Bible)

''اپنے آپ پر دھیان دو، ورنہ وہ وعدہ بھول نہ جاؤ گے جو خدا نے اپنے تمہارے ساتھ کیا ہے۔اور ایک ایسا تراشیدہ مجسمہ کسی چیز کا بناؤ جس کا تمہارے خدا نے تم کو منع کیا ہے۔اس لئے تمہارا مولیٰ خدا تباہ کرنے والا ایک آگ اور غیرت مند خدا ہے۔ (Deut 4:23 The Bible)

''حضرت عیسیٰ نے بھی ایسے ہی خیال کی تصدیق کی ہے۔

(Mark 12:29, Bible)

''ہمارا خدا جو ہمارا والی ہے صرف ایک ہے۔دونوں پیغمبروں نے زور دیکر اس اشارے پر دباؤ ڈالا ہے کہ''خدا ہمارا خدا صرف ایک خدا ہے۔''یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ان کے بیانات میں کچھ بھی نہیں ہے۔جو اس بات کی ترجمانی کرے کہ ان میں سے کوئی بھی خدا کا شریک ہے۔

خدا جیسا کوئی مقدس نہیں ہے۔اس کا ہمسر کوئی نہیں ہے، ہمارے خدا جیسا کوئی چٹان بھی نہیں ہے۔ (1 Samuel 2:2, Bible)

حضرت داؤدؑ انجیل کے ایک حصہ (زبور) میں فرماتے ہیں۔''ان کو جاننا چاہئے کہ وہ اکیلا ہے جس کا نام خدا ہے۔زمین پر جو کچھ بھی ہے وہ اس سے بالاتر ہے۔(Verse 83:18) خدا کی حمد بیان کر، اے میری روح، اے میرے مالک خدا تم میں سب سے بڑا ہو (Verse104:1 آیت)''وہ ہمارا مالک خدا ہے'' (آیت 105:27)''مالک خدا ہے اور اس نے روشنی عطا کی ہے۔(آیت 118:27)''تم ہی میرے خدا ہو (اور میں آپ کا شکر گذار رہوں (آیت118:28)

حضرت سلیمان فرماتے ہیں:''خدا کا خوف ہی عقلمندی کی ابتدا ہے اور مقدس ایک کا علم انسان کے اندر ہی ہے۔(Proverbs 9:10, Bible) مندرجہ ذیل الفاظ عام طور پر حضرت سلیمان کی طرف منسوب ہیں۔''خدا ہی ہمیشہ رہنے والا ہے۔خدا وہ خالق

ہے جو زمین والوں کا خاتمہ کر دے گا۔'' (Isaiah 40:28, The Bible)

بے شک صرف خدا ہی خالق ہے۔جس نے ساری کائنات اور اس کے اندر کی تمام چیزیں پیدا کیں۔حضرت عیسیٰ سے ہزاروں سال پہلے پیدا کیں۔خود حضرت عیسیٰ کو بھی خدا نے پیدا کیا اور اس طرح مقدس روح کو بھی اس نے پیدا کیا۔دراصل اس وقت تک کوئی تثلیث نہیں تھا جب تک انسان نے تیسری صدی میں اسے بنایا۔

''تم اپنے مالک خدا کی عبادت کرو گے اور صرف اس کی خدمت کرو گے۔خود عیسیٰ فرماتے ہیں کہ خدا کے بغیر کوئی شخص عبادت کا حقدار نہیں یعنی عبادت کے لائق نہیں ہے۔''(Mathew 4:10 & Juke 4:8, The Bible)پیغمبر عیسیٰ فرماتے ہیں یہی ابدی زندگی ہے جو وہ جانتے ہیں کہ تم ہی اصل خدا ہو اور عیسیٰ اسے تو نے بھیجا ہے۔ (John 17:3, The Bible)

حضرت عیسیٰ کے متعلق اوپر کے بیانات سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ صرف ایک خدا کی ذات ہے جو اصلی خدا ہے اور یہ کہ وہ تثلیث کے متعلق کچھ نہیں جانتا۔علاوہ اس کے حضرت عیسیٰ خدا ہونے کا کوئی حق نہیں رکھتا کیونکہ وہ ایک انسانی صورت ہے۔تم (Thee) اصل خدا ہو اور خود ہی خدا کے پیامبر ہیں اور حضرت عیسیٰ جس کو تم نے بھیجا ہے۔''

(St.Paul) سینٹ پال کو تثلیث کے بارے میں خود کچھ پتہ نہیں تھا۔وہ کہتا ہے''اسرائیل کے لوگوں نے یہ الفاظ سنے تھے کہ حضرت عیسیٰ جو کہ ناصری ہے۔خدا نے اُسے طاقتی کام، عجوبے اور ایسی نشانیاں لے کر تمہاری طرف بھیجا ہے

(Acts 2:22. The Bible)

اس لئے اگر چہ آسمان اور زمین پر بہت سے خداؤں (دیوتاؤں) کو پکارا جاتا ہے بے شک بہت سے خدا اور مالک ہیں۔پھر بھی ہمارے لئے صرف ایک ہی خدا

ہے۔باپ جس سے سب چیزیں۔اور جس کے لئے ہم سب بنائے گئے ہیں۔

(1 Coris thams 8:3-6, Bible)

''اللہ تعالیٰ سورہ بقرہ 136 آیت میں فرماتا ہے'' کہو(اے مسلمانو) ہم خدا پر ایمان لائے اور اس کتاب پر جو ہم پر اتاری گئی اور اس پر جو (صحیفے) حضرت ابراہیم اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوب اور ان کی اولاد پر نازل کی گئیں۔ اور ان پر جو حضرت موسیٰ کو عطا ہوئیں۔اور ان پر جو اور پیغمبروں کو ان کے پروردگار کی طرف سے ملیں۔ہم ان پیغمبروں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے۔اور ہم اس خدائے واحد کے فرمانبردار ہیں۔''

''ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف بھیجا۔تو انہوں نے ان سے کہا اے میری قوم کے لوگو! خدا کی عبادت کرو۔اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں ۔ مجھے تمہارے بارے میں بڑے دن کے عذاب کا بہت ڈر ہے۔ (الاعراف 7.59)

''اور ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اس بات کی وصیت کی اور یعقوب نے بھی، اپنے فرزندوں سے کہا کہ بیٹا خدا نے تمہارے لئے یہی دین پسند فرمایا تم مرنا تو مسلمان پر ہی مرنا'' (البقرہ 132:2)

اور ابراہیم نہ تو یہودی تھے اور نہ عیسائی بلکہ سب سے بے تعلق ہو کر ایک خدا کے ہو رہے تھے اور اس کے فرمانبردار تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھے۔''

(آل عمران 3:67)

جس وقت یعقوب وفات پانے لگے۔تو تم اس وقت موجود تھے۔ جب انہوں نے بیٹوں سے پوچھا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے تو انہوں نے کہا کہ آپ کے معبود اور آپ کے باپ دادا ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ کے معبود کی عبادت کریں گے۔ جو معبود یکتا ہے ۔ اور ہم اسی کے حکم بردار ہیں ۔ (البقرہ

133:2)اور قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہودؑ کو بھیجا۔ انہوں نے کہا کہ اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو۔'' (الاعراف 65:7)

اور قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو بھیجا۔ تو انہوں نے کہا اے میری قوم اللہ ہی کی عبادت کرو۔ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں'' (الاعراف 23:7)

اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو بھیجا۔ اس نے کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔''

(سورہ الاعراف 7:85، قرآن)

''اور ہارون نے اس سے پہلے ہی کہہ دیا تھا اے میری قوم بے شک اس سے صرف تمہاری آزمائش کی گئی ہے اور تمہارا رب (اللہ) جو سب سے بڑا رحم کرنے والا (رحمان) ہے تو میری پیروی کرو اور میرا کہنا مانو۔'' (طاہا 90:20)

''اور یاد کرو ایوب کو جب اس نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ بے شک مجھے ایذا ہو رہی ہے لیکن تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔'' (الانبیاء 83:21)

''اور ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم بخشا۔ اور ان دونوں نے کہا کہ خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں بہت سے بندوں پر فضیلت دی۔'' (النمل 15:27)

''اور سلیمان داؤد کے وارث ہوئے اور کہنے لگے کہ لوگو! ہمیں خدا کی طرف سے جانوروں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہر چیز عطا کی گئی ہے۔ بے شک یہ اس کا صریح فضل ہے۔'' (النمل 16:27)

اور یاد کرو زکریا کو جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ میرے پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔ ہم نے ان کی پکار سن لی اور ہم نے ان کو یحیٰی بخشا۔ اور ان کی بیوی کو ان کے قابل بنا دیا۔''

(الانبیاء 90-89:21)

پیغمبر عیسیٰ نے فرمایا۔ یہ خدا ہی ہے جو میرا اور تمہارا پروردگار ہے۔ تب اس کی عبادت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔ (آل عمران 51:3)

جب پیغمبر حضرت محمدؐ سے کسی ایک نے پوچھا۔ مجھے کون سا کام کرنا چاہئے جو مجھے جنت میں داخل کرے۔ آپ نے فرمایا۔ "تمہیں صرف خدا کی بغیر کسی کی شرکت کے عبادت کرنی چاہے۔ (حدیث البخاری)

حضرت محمدؐ فرماتے ہیں جو کوئی تم میں سے یہ عہد کرے کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جس کا کوئی شریک نہیں کہ محمدؐ اس کے رسول ہیں اور عیسیٰ خدا کے پیغمبر اور اس کا حکم جو اس نے حضرت مریم کو عطا کیا اور اس کی روح اور جنت جہنم سچ ہے ضرور خدا اُسے جنت میں داخل کرے گا ان اعمال کے ساتھ جو اس نے دنیا میں کئے ہونگے چاہئے وہ کم ہی کیوں نہ ہوں۔ (حدیث البخاری)

ایک دوسری حدیث میں جناب محمد رسول اللہؐ فرماتے ہیں کہ جو یہ جان کر کہ اللہ کے سوا اور کوئی خدا نہیں ہے۔ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

(بخاری شریف فرمان محمدیؐ)

ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہؐ نے فرمایا۔ اے ابن عباسؓ میں تجھے سکھانا چاہتا ہوں کہ تم خدا کی اطاعت کرو اور وہ ہمیشہ تمہارا نگہبان رہے گا۔ جب تمہیں کچھ مانگنا ہو تو صرف خدا سے مانگو، جب تمہیں مدد کی ضرورت پڑے تو اللہ سے مدد مانگو۔ یاد رکھو اگر تمام بنی آدم تمہاری مدد کرنے کو شامل ہو جائے۔ وہ تمہیں اتنا ہی مدد کر سکتے ہیں۔ جتنا کہ اللہ نے تمہارے حق میں لکھا ہے۔ اور اگر تمام بنی آدم تمہیں تکلیف پہنچانے کی کوشش کریں وہ تمہیں اللہ کے لکھے ہوئے کے علاوہ زیادہ نہیں پہنچا سکتے ہیں۔ (ترمذی فرمان محمدیؐ)

ایک اور حدیث میں رسول اللہؐ فرماتے ہیں۔ اللہ ان کے گناہوں کے لئے

سزا نہیں دے گا بغیر اس کے جو اللہ کی نافرمانی حکم عدولی، اور سرکشی کریگا۔ اور اس بات سے انکار کرے کہ خدا نہیں ہے۔ فرمان محمدیؐ (34)

حضرت عیسیٰؑ عیسائی نہیں تھے۔ وہ ایک یہودی تھے۔ انہوں نے نئے عقیدے کا کوئی اطلان نہیں کیا۔ مگر اس نے لوگوں کو خدا کی مرضی کے مطابق کام کرنے اور اس کی رائے پر چلنے کی تعلیم دی۔ اور اس رائے پر چلنے کی تعلیم دی۔ اور اس صورت میں یہودیوں کے حساب سے خدائی کی مرضی بھی احکام اور دوسری الہامی کتابوں میں پائی جاتی ہے۔ (35)

☆☆☆

انجیل خدا اور عیسیٰؑ کے بارے میں کیا کہتی ہے

درج ذیل اقتباسات انجیل لے لئے گئے ہیں جو خدا اور عیسیٰؑ کے بارے میں اصلی نقش (حقیقت) پیش کرتے ہیں۔ یہ بات اب صاف طور پر واضح ہوگئی ہے کہ خدا ہی اکیلا برتر، حاکم، معصوم اور ماوراء ہے عیسیٰؑ ایک محدود ہستی ہے محتاج کی تکلیفیں اُٹھانے والا ہے۔ اور خدا کی مرضی کا محکوم ہے۔ اس کے تمام پیغامات اور کام صاف طور پر خدا کے ماتحت کرنے کو ظاہر کرتے ہیں۔

خدا کے بارے میں انجیل کی تصدیق:-

پرانے اور نئے نصیحتیں لازمی طور پر توحد کی تعلیم دیتا ہے اور یہ کہ نئے وصیت نامے ایک میں تین خدا کی تعلیم نہیں دیتے ہیں عیسیٰؑ دعوے سے اس بات کی تاکید کرتا ہے۔ ''یہ مت سوچو کہ میں خدائی احکام اور پیغمبروں کے فرمودات کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ میں انہیں کبھی منسوخ کرنے نہیں آیا ہوں۔ بلکہ انہیں پورا کرنے آیا ہوں۔ سچائی کے طور پر میں تم لوگوں سے کہتا ہوں۔ یہاں تک کہ زمین اور آسمان بھی ختم ہو جائیں گے نہ ایک ذرہ اور نہ ہی ایک لفظ برابر کوئی چیز قانون قدرت سے نہیں گذر یگی یہاں تک کہ سب کچھ مکمل طور پر ختم ہونے والا ہے۔''

(Matt. 5:17-18, The Bible)

اللہ کے احکام سادہ ہیں اور بے ترتیبی اور تردید سے صاف اور پاک ہیں۔ یہاں اللہ تعالیٰ کے کچھ ''مقدس الفاظ'' انجیل میں ہیں۔ پس خدا فرماتا ہے۔ ''میں طاقتور خدا ہوں۔'' (جینیسس Genesis کتاب پیدائش 17:1 انجیل)

''تمہارے جیسا کون ہے؟ اے میرے پروردگار! باقی خداؤں میں تمہارا جیسا کون ہے شاہانہ جلال کی پاکی ہیں۔ ہولناک اور شاندار کاموں میں، پوری دنیا کو معجزے دکھاتا ہے تو راہ کی دوسری کتاب (Exodus 15:11 انجیل)

''میں تمہارا پروردگار خدا ہوں'' (توراۃ کی دوسری کتاب 20:12 انجیل)

''تمہارے کوئی دوسرے خدا میرے سامنے نہیں ہونگے۔ تم اپنے لئے کوئی بت نہیں بناؤ گے یا مجھ جیسی کوئی چیز جو آسمان میں ہو یا زمین کے نیچے ہو نہیں بناؤ گے یا جو زمین کے نیچے پانی میں ہو، تم ان کے سامنے نہیں جھکو گے یا ان کی اطاعت کرو گے کیونکہ میں کڑی نگہداشت کرنے والا تمہارا خدا ہوں۔ (تورات کی دوسری کتاب Exodus20:3-5 انجیل)

یہ آیات صاف طور پر ان سارے خدا کی تصویروں کو رد کرتی ہیں جس میں قدرتی چیزیں اور انسان کی بنائی ہوئی چیزیں شامل ہیں۔ کوئی صورت اس کی ذات کے بغیر اس کی ہمسر نہیں ہوسکتی ہے۔ وہ ایک ایسی ہستی ہے جس کی تصویر انسان سے نہیں بنائی جاسکتی ہے صرف اس کا تصور کرسکتا ہے۔ جو اس نے خود اپنے بارے میں اوصاف بیان کئے ہیں۔ جن کے بارے میں ہمیں پیغمبروں نے بھی بتایا ہے۔

''میں تم لوگوں کا مالک خدا ہوں۔ تم ان بتوں کی طرف راغب مت ہو جاؤ جو تم خود بناتے ہو، میں تمہارا مالک خدا ہوں۔

(Leviticis19:3-4, The Bible)

''خدا آدمی نہیں جو لیٹ جائیگا یا کس آدمی کا بیٹا نہیں جو پچھتائے گا۔''

(Numbers 23:19, The Bible)

''صرف تم لوگوں کو یہ دکھانے کے لئے کہ تم کو جاننا چاہئے۔ کہ مالک صرف خدا ہی ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی خدا نہیں ہے۔'' (زبور 4:35 انجیل)

''اے اسرائیلو! یہاں دیکھو کہ ہمارا مالک ہی ہمارا خدا ہے وہ ایک ہی ہے۔''
(زبور 6:4 انجیل)

''اب دیکھو کہ میں ہی میں ہوں۔ میں ہی وہ ہوں۔ میرے علاوہ اور کوئی خدا نہیں ہے۔''
(زبور 32:39 انجیل)

''خدا کے بغیر اور کوئی متبرک نہیں ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہمارے خدا جیسا کوئی سخت چٹان جیسا نہیں ہے۔''(1 Samuel 2:2, The Bible)

''حضرت سلیمان فرماتے ہیں'' اے پروردگار اسرائیل کے خدا! تجھ جیسا کوئی خدا نہیں ہے۔ اوپر آسمان میں یا زمین کے نیچے

(1 kings 8:22, The Bible)

''کیونکہ تیرے کام بڑے ہیں اور تو معجزات دکھانے والا ہے تو اکیلا خدا ہے۔''

(Psalms 56:10 , The Bible)

''کیا تم نے نہیں جانا ہے، کیا تم نے نہیں سنا ہے کہ خدا ہمیشہ رہنے والا ہے اور اس ساری کائنات کا پیدا کرنے والا ہے۔ وہ کبھی بھی بے ہوش نہیں ہوتا ہے۔ اور نا ہی تھکتا ہے اور اس کی سمجھ حد سے زیادہ وسیع ہے۔

(Isarah 40:28, The Bible)

''میں خدا ہوں، وہ میرا نام ہے، میں اپنی تعریف کسی دوسرے کو نہیں دیتا ہوں اور نا ہی ان تراشیدہ بتوں کو دے سکتا ہوں۔

(Isaiah 42:8, The Bible)

''تم میرے گواہ ہو'' خدا فرماتا ہے،'' اور تم میرے نوکر ہو جن کو میں نے چنا ہے تاکہ تم جانو اور مجھ پر ایمان رکھو اور سمجھ لو کہ میں ہی ہو۔ مجھ سے پہلے کوئی خدا نہیں بنا تھا۔ اور نہ ہی میرے بعد کوئی خدا ہوگا۔ اور میں ہی پروردگار ہوں۔ اور میرے علاوہ

اورکوئی بچانے والانہیں ہے۔'' (Isaiah 43:10-11, The Bible)

''میں ہی اول ہوں میں ہی آخر ہوں اور میرے علاوہ اورکوئی خدانہیں ہے۔''

(Isaiah 44:6, The Bible)

''میں ہی خداہوں اورکوئی دوسرانہیں ہے۔میرے سوااورکوئی خدانہیں ہے۔ لوگوں کو جاننا چاہے کہ مشرق سے لے کر مغرب تک میرے سوااورکوئی مولیٰ نہیں ہے۔ میں پروردگار ہوں اورکوئی دوسرانہیں۔''

(Isaiah 45:18, The Bible)

''اس لئے خدا فرماتا ہے۔آسمان کس نے پیدا کیا۔(وہ خدا ہے) زمین کوکس نے بنایا اسے فرش بنایا۔اُس نے اسے بے نظمی کے ساتھ پیدانہیں کیا۔اُس نے اسے رہنے سہنے کے قابل بنایا۔ میں مالک ہوں اورکوئی دوسرانہیں۔''

(Isaiah 46:19, The Bible)

''میں ہوں، میں اول ہوں، میں آخر ہوں، زمین کی بنیاد میرے ہی ہاتھ سے ہوئی اور میرے ہی ہاتھ آسمانوں سے بھی اوپر ہیں۔

(Isaiah 48:12, The Bible)

اسی لئے خدا فرماتا ہے کہ آسمان میرا تخت اور زمین میرے قدموں کے نیچے ہے۔''

(Isaiah 66:1, The Bible)

''لیکن پروردگار ایک سچا خدا ہے۔وہ زندہ اور ہمیشہ رہنے والا خدا ہے اسی لئے تم ان سے کہو۔وہ دیوتا جنہوں نے آسمانوں اور زمین کونہیں بنایا آخر کار وہ زمین پر سے اور آسمانوں کے نیچے سے فنا ہو جائیں گے۔

(Jeaemiah10:10-11, The Bible)

''میں پروردگار تمارا خدا ہوں۔ (Hosea13:4, The Bible)

حضرت عیسیٰ کے متعلق انجیل کے احکام:-

حضرت عیسیٰ کی پیدائش کے متعلق پہلے ہی پیشینگوئی کی گئی تھی۔ چھٹے مہینے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتہ جبرئیل کو گلیلی شہر کے ناصرہ نامی علاقے میں ایک کنواری لڑکی جن کا نام مریم تھا جو یوسف نامی کی مٹیکتر تھی کے پاس بھیجا گیا۔

(Luke 1:26-27, The Bible)

خدا نے کوئی ایسا قدم نہیں اُٹھایا کہ گوشت بن جائے جیسا کہ گرجا والے کہتے ہیں۔ اس کے بدلے خدا نے جبرئیل فرشتہ کو اپنی مرضی سے آگاہ کرنے کے لئے مریم کے پاس بھیجا۔ عیسیٰ ایک روح تھی جو خدائی طاقت سے حضرت مریم کے رحم میں پیدا کی گئی۔ یہاں پر خدا کے پیدا ہونے کے عقیدہ کو ٹھکرا دیتا ہے اور اس کو بے بنیاد قرار دے کر رد کرتا ہے۔

جبرئیل نے مریم کو آگاہ کیا۔ ''اور دیکھو تم اپنے رحم میں ایک بیٹے سے حاملہ ہو جاؤ گی اور اس کا نام عیسیٰ رکھنا ہوگا۔ (Luke 1:31, The Bible)

پس حضرت عیسیٰ سے پیدا ہونے سے پہلے وہ کون لوگ تھے جنہوں نے تثلیث کو جنم دیا؟ صرف شروع میں ایک ہی خدا تھا جو ہمیشہ رہیگا۔ تثلیث ایک خدا کے ایمان سے (توحید) تین خداؤں پر (شرک اور کفر) عیسیٰ سے پہلے لوگ ایک خدا پر ایمان رکھتے تھے۔ لیکن اس کی پیدائش کے بعد گرجا والوں نے دو اور اشخاص کو خدائیت میں شامل کیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب عیسیٰ کم عمری تھے طاقتور خدا کی روح بھی پھونکی گئی تھی۔ تب سے تثلیث والوں نے دعویٰ کیا کہ تین اشخاص کا وجود ایک جسم میں جمع کیا گیا۔ کیا وہ سب حضرت مریم کے رحم میں ایک جسم میں بڑھ سکتے تھے۔ اگر ایسا ہے تو حضرت عیسیٰ نے کیوں اکیلا جنم لیا۔ کیسا بچگانہ اور کیسا گھناونا سوچ ہے حضرت عیسیٰ کے متعلق کہ خدا کی ذات کے ساتھ جمع کیا گیا ہے۔

خدا جس کے نہ شروعات ہیں اور نہ اختتام اس نے زمین اور آسمانوں اور ان کے درمیان ہر چیز کو انسانی تہذیب وتمدن سے کروڑوں سال پہلے پیدا کیا ہے۔ حضرت عیسیٰ کی پیدائش سے پہلے بہت سی نسلیں گذر گئی ہیں۔

آٹھویں دن کے اختتام پر جب اس کا ختنہ کیا گیا تھا اس وقت سے وہ یسوع کہلایا گیا۔(Luke 2:21, The Bible) یہ خدا کے خلاف کیسی گستاخی ہے۔ اگر حضرت عیسیٰ سچا خدا ہوتا تو کیا آپ اس بات پر یقین کرتے ہیں کہ اُسے ختنہ کرنے کی ضرورت پیش آئی۔

''اور بچہ بڑھتا اور طاقتور بنتا گیا اور عقل سے بھرتا گیا اور اس پر خدا کی رحمت نازل ہوتی گئی۔(Luke 2:40, The Bible) پہلے پہل منزلیں طے کرتا کیا اس میں عقل بھی بڑھتی گئی۔ سچے خدا کی عقل نہ تو بڑھتی ہے اور نہ گھٹتی ہے اور نہ ہی اس پر زمانے اور وقت کا کوئی اثر پڑتا ہے۔وہ ہر وقت مکمل اور اچھی طرح رہتا ہے۔''

جب یسوع نے دعا مانگی خدا سے دعا مانگی (Luke 11:2-4 the Bible) کیا کوئی اپنی ہی روح سے دعا مانگتا ہے۔ بے شک نہیں۔ یہاں پر سچے خدا کا فرق پیغمبر عیسیٰ سے الگ کرتا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ حضرت عیسیٰ کی خواہش خدا کی مرضی سے الگ ہوگی جو یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ خدا اور عیسیٰ ایک جیسے اور برابر نہیں ہیں۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ حضرت عیسیٰ روزے رکھتا تھا۔اور اس نے ۴۰ دن اور ۴۰ راتوں کے روزے رکھے اور اس کے بعد بھی وہ بھوکے رہا کرتے تھے(.Matt 4:2,The Bible)روزہ رکھنا انسان کے گناہوں کی تلافی کا ایک ذریعہ ہے اور اپنے مالک کی فرمانبرداری دکھانے کا ایک طریقہ ہے۔خدا نہ تو کسی کا تابع ہے نہ ہی اس کو گناہوں کی تلافی نہ ہی محتاجی کی تکلیفیں اُٹھانے کی ضرورت ہے۔یہ سب عیسیٰ کو کرنے کی ضرورت پڑی۔خدا کسی چیز کی طرف محتاج ہونے سے بری ہے کیونکہ وہ

برتر وبالا اور مکمل ہے۔

ایک بار حضرت عیسیٰ کے پاس لوگوں کی ایک بھیڑ پیغام سامنے کے لئے آئی اور بہت سے بیمار انسانوں کو اپنے ساتھ لائے جو اپنی بیماری سے صحت یاب ہوئے (Matt. 15:31,The Bible) تب انہوں نے اسرائیل کے خدا کی تعریف کی

یہ کیسے ممکن ہے کہ عیسائیوں کے تین خدا ہیں جبکہ اسرائیل کا خدا ایک ہی ہے؟

تھوڑا سا آگے چل کر وہ سجدہ میں گر گیا اور خدا کی عبادت کی۔ اگر یہ ممکن بھی ہے کہ یہ پیالہ مجھ سے ہرگز نہیں کسی دوسرے تک جا سکتا ہے نہیں جیسا کہ میں چاہوں (Matt.26:29 & Mark 14:35-36, Bible) پھر حضرت عیسیٰ کس کو مخاطب کر کے دعا مانگتا تھا۔ کیا وہ اپنے وجود سے جو خدا کا ایک حصہ تھا بے شک نہیں۔ دراصل عیسیٰ ہمیشہ خدا سے مدد کی دعا مانگا کرتے تھے۔ جب وہ لازارس (Lazarus) سے زندگی کی طرف رکھتے تھے۔

(John 11:41-43 The Bible)

حضرت عیسیٰ ہمیشہ خدا کا شکر گذار رہتا تھا جو اس کی خدا کی مدد اور فابر داری کو ظاہر کرتا ہے۔

جب وہ صبح کو اپنے شہر کی طرف لوٹ رہے تھے تو وہ بھوکے تھے۔ اور اس نے سڑک کے کنارے انجیر کا درخت تھا۔ وہ اس کے پاس گیا اور اس پر پتوں کے سوا کچھ نہیں پایا۔ (Matt. 21:19-19,The Bible)

ایک خدا کا بھوکا ہونا اور درخت کے پھلوں کے موسم سے بے خبر رہنا۔ تثلیث کو رد نہیں کرتا سینٹ پال کہتا ہے کہ اسرائیل کے لوگوں نے ناصرہ کے یسوع سے یہ الفاظ سنے ہیں۔ ایک آدمی کو خدا کی طرف سے طاقتور کاموں، معجزات اور نشانیاں لے کر تمہارے پاس بھیجا گیا ہے جس کے ذریعہ خدا تمہارے درمیان یہ کام کروائے گا۔

(Acts 2:2 ,The Bible)

یہاں سینٹ پال کے الفاظ کا معنی خدا کی طرف سے کول ہونا، خدا کی طرف سے ایک پیغمبر کی حیثیت چنا ہوا پیغمبر ہونا صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے۔

حضرت عیسیٰ خدا اور اپنے متعلق کیا فرماتے ہیں:-

یسوع مسیح نے کبھی تثلیث کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی اس کو اس بات کا علم تھا تین اشخاص کا وجود ایک ہی خدائی صورت میں ہونگے۔ان کا خیال اسرائیل کے ان پہلے پیغمبروں کے خیال سے کافی ملتا جلتا تھا۔جنہوں نے خدا کی یکتائی کا پرچار کیا تھا۔

''پہلا لفظ ہے سنو! اے اسرائیلو! ہمارا خدا جو ہے وہ ایک ہی ہے اور تمہیں اپنے مالک خدا سے دل وجان سے محبت کرنا چاہے اور اپنی روح سے اور اپنے دماغی طاقت سے اور اپنی تمام طاقت سے(Mark 12:29-30, The Bible)

''تمہیں اپنے آقا کی عبادت کرنی چاہئے اور صرف اسی کی فرمانبرداری کرنی چاہئے۔ یہ (Mathew 4:10) اور (Lura 4:8) انجیلوں میں پایا جاتا ہے جو بڑی انجیل کے حصے ہیں۔حضرت عیسیٰ فرماتے ہیں کہ صرف ایک خدا ہی کی عبادت کی جانی چاہئے۔''

''ہمارا آقا خدا ہے اور مولیٰ ایک ہے(Bible MarK 12:29) حضرت عیسیٰ نے خدا کی وحدانیت پر زور دیا ہے۔''

''لیکن وہ جو کرتا ہے وہ میرے باپ کی مرضی ہے جو آسمان میں ہے۔''

(Matt.7:21) یہ بات صاف ہے کہ خدا آسمان میں ہے اور عیسیٰ زمین پر ہے۔ اس لئے یہ کیسا ممکن ہوسکتا ہے کہ وہ ایک ہی وجود میں ساتھ ساتھ ہیں۔''

عیسائی لوگ اس بات پر متفق ہیں کہ تین اشخاص ایک ہی جسم میں سمائے ہوئے ہیں۔(ایک میں تین خدا) تثلیث کے دعویداروں کے لئے یہ کیسے ممکن ہے کہ

خدا کا مکمل ہونا جبکہ ہر دعویدار 1/3 خدا ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

اور یہ ابدی زندگی ہے کہ وہ تم کو ہی اپنا سچا خدا مانتے ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ کو جیسے تو نے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔(John 17:3, The Bible) یہاں، حضرت عیسیٰ خدا اور اپنے درمیان ایک لکیر کھینچا ہے۔ ابدی زندگی کا مطلب جاننا ہی یہ ہے کہ خدا کو سچا خدا اور حضرت عیسیٰ کو خدا کا رسول جانے جسے اس نے بھیجا ہے۔

حضرت عیسیٰ فرماتے ہیں کہ تم مجھے کیوں اچھا بلاتے ہوئے دنیا میں خدا کے بغیر کوئی اچھا نہیں ہے۔(Mark10:18, The Bible)۔ حضرت عیسیٰ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ خدا کے بغیر کوئی اچھا نہیں ہے۔ اس طرح انہوں نے خدا کو اپنی ذات سے الگ کیا۔ یعنی اپنے اور خدا کی ذات میں فرق ظاہر کی۔

''مگر اُس دن اور اُس پل کے بارے میں کسی نے نہیں جانا، نہ ہی فرشتوں نے جو آسمان میں ہیں، نہ ہی بیٹے نے مگر باپ ضرور جانتا تھا۔

(Matt. 24:36 &Mark 13:32)

حضرت عیسیٰ نے یہ بات بھی ظاہر کر دی کہ علم خدا تک ہی محدود ہے جو سب کچھ جانتا ہے اور صرف خدا ہی انصاف کرتا ہے۔ جو تمام راز اپنے لئے رکھتا ہے یعنی سارے راز جانتا ہے۔

''میں تمہیں خلوص سے کہتا ہوں کہ بیٹا اپنی ہم آہنگی کے متعلق کچھ نہیں کر سکتا ہے۔''(John5:19,Bible) یہاں پر حضرت عیسیٰ خدا پر انحصار کا علم رکھتا ہے۔

'' میں خود اپنے اختیار سے کچھ نہیں کر سکتا ہوں۔ میں سنتا ہوں میں فیصلہ کرتا ہوں اور میرا فیصلہ انصاف ہوتا ہے کیونکہ میں اپنی مرضی تلاش نہیں کرتا ہوں۔ لیکن اس کی مرضی پر چلتا ہوں جس نے مجھے بھیجا ہے۔''(John 5:38, Bible)

''اس کے زمین آسمان سے اترا ہوں اپنی مرضی پر چلنے کیلئے نہیں لیکن اس کی

مرضی پر چلوں گا جس نے مجھے بھیجا ہے' (John 6:38, The Bible)

''میری تعلیم مجھے اپنی نہیں ہے لیکن یہ تعلیم اس کی ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔'' (John 7:16, The Bible)

''میں اپنے اختیار سے کچھ نہیں کرتا ہوں لیکن اسی طرح بولتا ہوں۔ جیسا کہ باپ نے مجھے سمجھایا ہے۔'' (John 8:28, The Bible)

حضرت عیسیٰ نے اس بات کو صاف واضح کر دیا ہے کہ اس کے پاس کوئی قدرتی طاقت نہیں ہے۔ وہ اپنے آپ کچھ نہیں کر سکتا ہے۔ کیونکہ خدا ہی طاقت اور اختیار کا واحد ذریعہ ہے۔

لیکن تم اب مجھے مارنے کی تلاش میں ہو۔ میں ہی وہ ہوں جس نے تم کو وہ سچ بات کہی جو میں نے خدا سے سنی ہے۔ (John 8:40, The Bible) حضرت عیسیٰ نے اس بات کا قرار کیا کہ وہ صرف خدا کا بھیجا ہوا قاصد ہے۔ جسے خدائی مشن پورا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ علاوہ اس کے حضرت عیسیٰ فرماتے ہیں۔ میں اپنے باپ کی طرف واپس جا رہا ہوں۔ اور تمہارے باپ کی طرف اور اپنے اور تمہارے خدا کی طرف'' یہ الفاظ (John 23:17,Bible) تثلیث کی باتوں کا خاتمہ کر دیتا ہے عقیدوں کے مجسمے یہ حضرت عیسیٰ کا خدا کے ساتھ کا رشتہ ظاہر کرتا ہے۔ جو کسی دوسرے انسانی وجود کی طرح ہے۔ یعنی مانگنے والا اور مدد کا طلبگار ہونا۔

اوپر کے تمام دیئے گئے اقتباسات اس بات کو ظاہر کرتے ہیں۔ کہ یسیوع مسیح خدا سے کم تر اور خدائی مہربانی پر انحصار رکھتا ہے۔

☆☆☆

قرآن میں خدا کا تصور

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام ہے وہ اپنے بارے میں صاف الفاظ میں اس کی ترجمانی کرتا ہے کہ ان الفاظ کے بغیر جو خود معنی پیش کرتے ہیں یہ خدا ہی کے الفاظ ہیں۔ اور وہ الفاظ جو اس کے پیغمبروں نے ہمیں بتائے وہ بالکل سچ ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کا فرمان صاف اور شفاف ہے اور وہ خود اپنی وضاحت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین بنائی۔ اس کی طاقت اور مسلم لامحدود ہے۔ وہ حاکم اعلیٰ ہے اور تمام مخلوق کو سرفراز کرنے والا اور روزی دینے والا ہے۔ اس لئے لوگوں کو برے اوہام سے یہ دھوکا نہیں کھانا چاہئے کہ اس حاکم خدائے برتر کے بغیر اور بھی خدا ہو سکتے ہیں۔

اب ہم اس بات پر غور کریں کہ قرآن آخر خدا کے بارے میں کیا کہتا ہے۔ وہ ایسے اوصاف کا مالک ہے جو ایک سچے خدا میں ہونے چاہئیں جو اکیلا ماوراء ہے۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمان اور رحیم ہے۔

تمام تعریفیں اس خدا کی جو تمام عالموں کا پالنے والا ہے۔ وہ بڑا مہربان اور بہت رحم کرنے والا ہے۔ قیامت کے دن کا مالک ہے ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ (الفاتحہ، 5-1:1 قرآن)

"اے لوگو! تم اپنے رب کی عبادت کرو۔ جس نے تم کو اور تم سے پہلے والوں کو پیدا کیا تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے پانی

برسایا۔ پھر اس پانی کے ذریعہ سے تمہاری غذا اپھل پیدا کیا۔ سوتم اللہ کا ہمسر نہ بناؤ اور تم جانتے ہو۔ (بوجھتے بھی ایسا کرتے ہو۔) (البقرہ 20:21-22)

تم کیسے اللہ سے کفر کرتے ہو۔ حالانکہ تم بے جان تھے سو اللہ نے تم کو جاندار بنایا۔ پھر وہی تم کو موت دے گا، پھر وہی تمکو زندہ کردے گا۔ پھر تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے وہ سب کچھ جو بھی زمین میں ہے پیدا کیا پھر اس نے آسمان کی طرف توجہ کی تو سات آسمان بنادیئے اور وہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔ (البقرہ 2:28:29)

وہی آسانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور جب بھی وہ کوئی کام کرنا چاہتا ہے۔ اسے کہہ دیتا ہے "ہوجا" وہ ہوجاتا ہے۔ (البقرہ 2:117)

اللہ ہی معبود برحق ہے۔ اس کے سوا تو کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے، اُسے نہ تو اونگھ ہی آتی ہے اور نہ نیند۔ ہر چیز اس کی ہے جو آسمان اور زمین میں ہے۔ کون ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر اس سے کسی کی سفارش کرے۔ جو لوگوں کے روبرو ہو رہا ہے اور جو ان کے پیچھے ہو چکا ہے وہ سب اللہ کو خوب معلوم ہے اور وہ علم میں سے ذرہ برابر بھی کسی چیز پر کوئی احاطہ نہیں کر سکتے۔ مگر جس قدر وہ چاہے۔ اس کی بادشاہی (اور علم) آسانوں اور زمین میں سب پر حاوی ہے اور اللہ کو ان کی حفاظت کوئی دشوار نہیں وہ بڑا عالی رتبہ اور جلیل القدر ہے۔

(البقرہ 2:255)

یہ اللہ ہی ہے جو زندگی اور موت دیتا ہے اور اللہ ہر وہ چیز اچھی طرح دیکھتا ہے جو تم کرتے ہو۔ (سورہ آل عمران، 3:156، قرآن)

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرتے رہا کرو۔ جس نے تم کو ایک جاندار سے پیدا

کیا اور اس جاندار سے اس کا جوڑ ابنا دیا۔ اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں۔ اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو جس کے نام سے تم ایک دوسرے سے مطالبہ کیا کرتے ہو اور قرابت سے بھی ڈرو بے شک اللہ تم سب کو خوب جانتا ہے۔

(النساء 1:4)

آپ فرما دیجئے کیا اللہ کے سوا تم اس کی عبادت کرتے ہو، جو تم کو نہ تو کوئی نقصان کرنے کا اختیار رکھتا ہے اور نہ ہی نفع پہنچانے کا۔ حالانکہ اللہ سب کی سننے والا اور سب کے بارے میں خوب جانتا ہے۔ (المائدہ 1:4)

آپ کہہ دیجئے کیا میں اللہ کے سوا جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور جو کھانے کو دیتا ہے اور اس کو کھانے کو نہیں دیتا، کسی اور کو معبود بناؤں۔ آپ کہہ دیجئے کہ مجھے تو یہ حکم ہے کہ میں سے پہلے اسلام قبول کرلوں اور تم مشرکین میں سے نہ رہنا۔ (الانعام 14.6)

کیا وہ ایسوں کو شریک ٹھہراتے ہیں۔ جو کسی چیز کو نہ بنا سکیں اور وہ خود ہی بنائے جاتے ہیں۔ اور وہ ان کو کسی قسم کی مدد بھی نہیں دے سکتے اور وہ خود اپنی بھی مدد نہیں کرسکتے۔ (الاعراف 7=191-192)

اللہ ایسا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اس کے اچھے اچھے نام ہیں۔

(طاہا 8:20)

آیا وہ کون ہے جو مخلوقات کو پہلی بار پیدا کرتا ہے، پھر اس کو بار بار پیدا کرتا ہے اور کون ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو۔

آپ کہہ دیجئے۔ آسمان اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی غیب کی بات نہیں جانتا۔ اور یہ لوگ یہ بھی نہیں جانتے کہ کب اُٹھائے جائیں گے۔ (النمل 27=64-65)

وہ سب کچھ جو آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ ہی کا ہے۔ بلاشبہ اللہ بے نیاز ہے، خوبیوں والا ہے۔ (القمان 26:31)

سب اس سے مانگتے ہیں خواہ وہ آسمان میں ہوں یا زمین پر ہوں۔ وہ ہر وقت کسی نہ کسی کام میں مصروف ہے۔ (الرحمٰن 29:55)

وہی خدا ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ حقیقی بادشاہ ہے، پاک ہے، سلامتی دیتا ہے، امن دیتا ہے، نگہبان ہے، وہی زبردست ہے، درست کرنے والا ہے۔ بڑائی والا ہے۔ اللہ پاک ہے لوگوں کے شرک سے (الحشر 23:59)

وہی تو ہے جس نے تم کو پیدا کیا۔ پھر تم میں کوئی کافر ہے اور کوئی مومن، اور اللہ خوب دیکھتا ہے جو تم کرتے ہو۔ (التغابن 2:64)

اے نبیؐ! کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے، وہ معبود برحق بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ وہ کسی بیٹا ہے۔ اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔ (الاخلاص 410:112)

☆☆☆

تثلیث کے عقیدے کا انجیلی ثبوت

تثلیث کے ماننے والوں کیلئے انجیل کی آیات کچھ ہی اقتباسات پیش پیش کیے جاتے ہیں۔جس کی تشریح کرنا کچھ عجیب سالگتا ہے۔وہ اقتباسات اصلی کتاب سے کوسوں دور ہیں۔انجیل دراصل خدا کو وحدانیت لوگوں تک پہنچاتی ہے۔(خدا کی یکتائی) Genesis کتاب پیدائش سے لیکر(Revelation) تک خدا کو وحدانیت کے قائل ہے۔

یہ انجیل کی کچھ آیات ہیں جو تثلیث کے عقیدہ کو ہونے کی ترجمانی کرتے ہیں۔

پہلا ثبوت جوJohn 5:7, The Bible میں پایا جاتا ہے جو بادشاہ جمیز کے بائیل کے مستند ترجمہ 1611 میں لکھا گیا ہے۔" کیونکہ وہاں تین لوگ ہیں جو آسمان میں ریکارڈ اُٹھاتے ہیں۔باپ، بیٹا اور روح۔یہ آیات اکثر ایڈیشنوں سے نکال دیا گیا ہے کیونکہ یہ انجیل کے مستند ترجمہ ہیں پایا نہیں جاتا تھا۔لیکن بعد میں آنے والے ایڈیشنوں میں شامل کیا گیا۔

دوسرا ثبوت (Mathew 28:9 The Bible) میں ہے کہ" جاو اور شاگرد تمام قوموں میں سے بناوٗ۔ان کو باپ، بیٹے اور مقدس روح کی محبت کے نام پر ان کو پاک کرو۔"

تیسرا ثبوت (2 Corin thians 13:13-4 The Bible) میں ہے "تمام عیسائی اولیا نے تمہارا خیر مقدم کیا۔حاکم اعلیٰ عیسیٰ کا لطف و کرم اور خدا کی محبت

اور مقدس روح کا ساتھ تمہارے ساتھ ہے۔''

چوتھا ثبوت جو کہ (1 Corininthians 12:4-6 The Bible) میں یہ ہے۔'' اب وہاں تحفوں کی بہت ساری قسمیں ہیں لیکن روح وہی ہے اور بہت ساری قسموں کی خدمات ہیں لیکن والی وہی ہے، اور بہت ساری قسموں کے اعمال ہیں لیکن خدا وہی ہے جو ان سب کو الہام ڈالتا ہے۔

جیسا کہ دوسرا، تیسرا اور چوتھا ثبوت محض نام (القاب) تثلیث کو بالکل رد نہیں کرتے۔ اس سے زیادہ اسے شمار کرتے ہیں۔ دراصل تین الگ الگ وجود ہیں جو مختلف حالات میں رہتے ہیں۔ یہ تینوں کبھی وقت، حالت، علم، طاقت برابر نہیں تھے۔ جیسا کہ تثلیث کا عقیدہ اشاعت میں ظاہر کرتا ہے۔ جب حضرت عیسیٰ کو مقدس پانی میں نہلایا گیا جیسا کہ (Mathew 3:16, Bible) میں بتایا گیا ہے تو خدا کی روح فاختہ کی صورت میں اس میں اتر گئی۔ اگر ایسی بات ہے تو حضرت عیسیٰ تثلیث کا حصہ ہے اور وہ ہمیشہ پاک روح رہ چکا ہے۔

انجیل کی کچھ آیات بھی اس بات کے ثبوت کی ترجمانی کرتی ہیں کہ حضرت عیسیٰ ابدی زندگی کے مالک ہیں تاکہ وہ آگے چل کر تثلیث کے عقیدہ کو تشکیل دیں گے۔

پہلی مثال: '' چلو ہم انسان کو اپنی صورت پر بنائیں'' (Genesis1:26, TheBible) کچھ عیسائی مذہب جاننے والے اس کا معنی اس طریقہ پر ادا کرتے ہیں کہ خدا مخلوق کی پیدائش کے وقت ایک اکیلا نہیں تھا۔ البتہ خدا اپنے بارے میں پہلے شخص ہونے کی بنا پر جمع کے طور پر بات کرتا ہے۔ اس طرح کے بیان کو ''جمع'' پر کافی ترجیح دی گئی ہے۔ جو خدا کی بڑائی، طاقت اور شان کو بیان کرتی ہے۔ عیسائی عالم اس کو اس طرح واضح کرتے ہیں کہ خدا کے پاس بہت سی خدائی اور بے حساب طاقتیں موجود ہیں جو کسی کو دکھائی نہیں دیتی ہوں۔ کچھ لوگ اسے عزت کی ''جمع'' بھی

کہتے ہیں اور گرامر میں شاہانہ جلال کے متعلق ہے۔انجیل کی پہلی کتاب Genesis میں کہا گیا ہے کہ خدا نے کسی دوسرے کی مدد کے بغیر ہی مخلوق پیدا کی (Thapter verse 3 The Bibal) خدا نے کہا۔روشنی بھی ہونی چاہئے اور روشنی پیدا کی۔اسی چیٹر کے 27ویں آیت میں وہ کہتا ہے۔پس خدا نے انسان کو اپنی ہی صورت پر بنایا اوپر کی آیات کسی مددگار کا ذکر نہیں کرتیں یا کسی ساتھی کا۔اور یہ عمل اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ جو کچھ خدا کرتا ہے وہ اکیلا ہی کرتا ہے (خدا نے دیکھا کہ روشنی اچھی تھی۔خدا نے اس روشنی سے فلک (آسمان بنایا اور اسی روشنی سے آدم کو پیدا کیا۔خدا نے انہیں جوش نصیب بنایا اس طرح اس نے اپنا کام تمام کیا۔

Genesis کی ابتداء میں ہم کو اس طرح پڑھتے ہیں کہ خدا نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔غور کرو کہ جب آسمانوں جمع ہے اور خدا اور زمین واحد تو آسمان کیسے ''جمع'' ہوسکتے ہیں۔اس کی وجہ سیدھی ہے کہ قرآن ہمیں بتاتا ہے کہ آسمان سات افلاک پیدا کیے۔اور انجیل لکھنے والے خدا اور زمین کو واحد کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔اس لئے کہ وہ یقیناً جانتے ہیں کہ زمین صرف ایک ہی ہے اور خدا بھی ایک ہی ہے جیسا کہ ہمیں خدا کے پیغمبروں نے سکھایا۔

دوسری مثال۔ابتداء میں ''لفظ تھا اور وہ لفظ وہ خدا ہی سے ساتھ جڑا ہوا تھا اور وہ لفظ خدا ہی تھا (John 1:1, The Bible) غور کرو۔کہ یہ حضرت عیسیٰ کسی حد تک نہیں بول رہے تھے۔یہ جان تھا۔علاوہ اس کے ہر انجیل کے ہر عیسائی عالم اس بات کو مانتے ہیں کہ یہ خاص کلمہ یہودی جس کا نام ''فلو'' تھا جو اسکندریہ مصر کا تھا اسی کا تھا۔یہ حضرت عیسیٰ اور جان کے پیدا ہونے سے تھے۔

آگے چل کر بہت سے ایسے تراجم ہیں جنہوں نے یونان کے مسودوں کو انگریزی میں ترجمہ کیا۔خاص طور پر (John 1:1 The Bible) کا۔لکھتے ہیں کہ

''خدا کی پہلی اور خاص شروعات بڑے "G" حرف سے ہوتی ہے۔''

اُن کے مطابق خدا کی پہلی اور خاص شروعات لفظ ''G'' سے ہوتی ہے۔جس کا مطلب ہے کہ یہ خدا کے نام کا پہلا لف ہے۔''God'' دوسری بار انہوں نے چھوٹے صرف ''G'' سے شروع ہوتا ہے۔تو یہ لفظ عام چیزوں کے استعمال میں ہوتا ہے اور ہمارے خدا کیلئے ایسا لفظ استعمال نہیں ہوسکتا ہے۔جیسے کہ Paslam 82:6 the Bible) میں ہے۔کہتے ہیں تم لوگ بہت سے خدا ہوا اور ان لوگوں کے بیٹے ہو جو اعلٰی رتبہ کے مالک ہیں تم سب ہمیشہ کے رہنے والے نہیں ہو۔تم عام لوگوں کی طرح مروگے ۔اور کسی بھی شہزادکی طرح شکست خوردہ مرجاوگے ۔ اور(Corintheans 4:4 The Bible) میں اس طرح کیا گیا ہے۔کہ ان کے مطابق دنیاوی خدا نے ان کے دلوں پر ایک قسم کا پردہ گرادیا ہے جس وجہ سے وہ یقین نہیں کرتے۔چونکہ یہ لفظ (دوسرا واقعہ) خدا کے ساتھ منسلک ہے۔وہ طاقت ور خدا نہیں ہوسکتا ہے۔مگر یہ تو صرف لفظ God ایک مثال ہے جو اوپر دی گئی ہے۔یہاں سے انجیل کے جدید متراجم (John 1:1, Bible) کا مطلب ان مثالوں سے پیش کرتے ہیں۔

''ابتداء میں ''لفظ'' تھا اور وہ لفظ خدا ہی کو ظاہر کرتا تھا اور لفظ ایک خدا تھا۔37

''ابتدا میں لفظ تھا۔اور وہ لفظ خدا کے ساتھ تھا اور لفظ ایک خدا تھا۔38

دوسرے لفظ نگاہ سے کچھ عیسائی عالم اس ''لفظ'' کو خدا کا حکم قرار دیتے ہیں۔ اور اس لئے وہ اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ اصلی الفاظ (John 1:1-3, The Bible) کے ہونے چاہیں کہ ''ابتدا میں یہ خدا کی طرف سے حکم تھا اور حکم شروع ہے یہ حکم خدا کے ساتھ تھا۔اور تمام چیزیں اس حکم (کن) سے عمل میں آئیں۔اور کن کے بغیر کوئی چیز نہیں بنی۔جان کے یونانی لفظ Logo کر استعمال کیا۔جس کا معنی بولنا کے

ہے۔ انگریزی زبان کا ایک لفظ "Decalogne" جس کا مطلب ہے "دس احکام)یونانی لفظ Deka سے لیا گیا ہے یعنی دس احکام ۔ لوگوں Logous کا مطلب خدا کے بتائے ہوئے احکام۔(39)

لفظ "With" ان لوگوں کے لئے جو اس بات پر زور دیتے ہیں کہ Logosصرف حضرت عیسیٰ کے لئے استعمال ہوتا ہے،خدا کے لئے نہیں ایک دوسری مشکل کا معما سا پیدا کرتا ہے۔اس کی وجہ صاف ہے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ خدا کے ساتھ بھی ہوا وہ خود خدا بھی۔

یہ خیال کہ خدا کے احکام خدا کے ساتھ ہی ہیں اور خدا نے پہلے سے ہی فرمائے ہیں۔ یہ خیال انجیل کے خیال سے کافی ملتا جلتا ہے کہ جہاں پر دنیاوی بناوٹ کے بارے میں لکھا گیا ہے۔"اور خدا نے کہا کہ روشنی بھی ہونی چاہئے اور روشنی آ گئی۔" (Genesis 1:3, The Bible)۔یونانی کتابوں میں جان کے یقین اور بھروسہ دکھانے کیلئے حتمی طور پر صرف تعریف ۔Theخدا کے نام کے آگے لگایا ہے۔ جہاں God The has کیونکہ یہ ایک خیال ہے۔جس پر کام کرنا ہے۔مگر جان نے یہاں صرف تعریف کیلئے حتمی طور پر خدا کے لفظ سے پہلے The نہیں کیا گیا ہے کیونکہ یہ کام عمل میں لانے کا ایک طریقہ ہے۔الفاظ میں اگر ایسا کہا جائے کہ یہ سارے الفاظ خدا کے صفات خوبیاں اور اس کی بساط کو ظاہر کرتی ہیں۔اس طرح خدا نے جو کہا وہ مقدس ہے اور اس کا احترام وعزت کرنا ضروری ہے۔انجیل میں کہیں کہیں لکھا گیا ہے کہ لفظ یہ ایک سے تبدیل کیا گیا ہے۔یا پھر وہ حضرت عیسیٰ کے لئے بھی کہیں کہیں استعمال ہوا ہے مگر یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ لفظ یہ ہمیشہ خدائی احکام کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

اسکے علاوہ یہ صاف ظاہر ہے(John 1:1, Bible)صرف خدا ہی تا ابد

رہنے والا ہے اور اُس کا فرمان بھی ہمیشہ اس کے ساتھ رہنے والا ہے۔ اس سانس میں کہ تمہارے الفاظ تمہارے ساتھ ہوں گے اور میرے الفاظ میرے ساتھ ہی رہیں گے۔ جو الفاظ خدا نے کہے ہیں وہ دوسرا خدا نہیں ہے لیکن ایک خدائی لفظ (احکام) اس کی طرف سے ہے۔ دوسری طرف اگر ہر مخلوق الگ الگ خدا رکھتے ہیں چونکہ ہر مخلوق کچھ نہ کچھ کہتی رہتی ہے ایسا کچھ انجیل (Genesis 1:3, The Bible) میں بھی کہا گیا ہے۔ جو روشنی اس کے فرمان سے وجود میں آتی ہے۔ وہ خدا نہیں بلکہ اس کی بنائی ہوئی چیز ہے جو کہ اس کے مقدس لفظ کن سے بنی ہے۔ اس لئے یہ جملہ میں وہ لفظ تھا۔ انجیل 1:1 میں اپنے مقام سے ہٹ گیا۔

اسکے علاوہ اگر ہم دوسرے مذاہب کی کتابیں پڑھنے کی کوشش کریں اور اس میں ڈھونڈیں کہ کائنات کیسے بنی ہے تو ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ خدا جس نے ساری کائنات سائی اس نے ان ساری مخلوقات کو بنانے کے لئے ان الفاظ کو استعمال کیا جیسے انگریز میں Be اور It is کہتے ہیں۔ آسمانوں اور زمین کے خالق و مالک نے جب کسی معاملہ کو اپنا حکم جاری کر دیا ہو جا تو وہ ہو گیا۔

تیسری مثال میں اور باپ ایک ہی ہیں (John 10:30 Bible) عیسائیوں نے اس کا مطلب اس طرح نکالا کہ خدا اور حضرت عیسیٰؑ ایک ہی ہیں۔ اور ایک ہی انسان ہیں جو دو کا مرکب ایک ہی جسم ہے۔ خدا گوشت کا بن گیا اور حضرت عیسیٰ کے جسم میں آ گیا۔ اور پھر لوگوں کے بیچ رہنے لگا۔ (John 14:10 The Bible) میں بھی ایسا ہی معنی دیا گیا ہے۔ جب حضرت عیسیٰ کہتے ہیں کہ ''میں اپنے باپ میں ہوں اور تم مجھ میں اور میں تجھ میں ہوں'' البتہ اپنوں نے اس کا فرمان کا غلط مطلب نکالا ہے۔ جو کہ آیت نمبر 28 میں حضرت عیسیٰ فرماتے ہیں کہ ''میں کہ اگر تم لوگ مجھ سے پیار کرتے ہو۔ تو تم ہمیشہ خوش رہو گے کیونکہ میں خدا کے پاس جاؤں گا

کیونکہ وہ مجھ سے بالاتر ہے۔ حضرت عیسیٰ نے جو کچھ بھی فرمایا وہ سب سچ فرمایا ہے کہ خدا اس سے بڑھ کر ہے۔ پس یہ بات امن پر ختم ہوتی ہے۔ کہ وہ دونوں برابر نہیں ہیں۔

یہ بھی ہے کہ تثلیث کے دعویدار اس بات کو نہیں پہچان لیتے ہیں کہ اس بحث ومباحثہ سے یہ نتیجہ سامنے آیا۔ کہ جس میں ۱۵ اجسام ایک ہی جسم میں پائیدار ہو گئے۔ یہ ایک سیدھا ''حسابی (ریاضی) سوال'' ہے جیسا کہ سکول کا پہلی جماعت کا بچہ کرتا ہے۔ باپ خدا ہے۔ دنیا خدا ہے، اور مقدس روح بھی خدا ہے۔ جیسے تثلیث والے تثلیث کے عقیدے کو بناتے ہیں۔ تین اجسام ایک ہی خدا میں جمع ہو گئے۔ یہ تین اصلی بارہ کیساتھ اسی حالت میں ملادیں جیسا کہ عیسائیوں نے ملادیئے ہیں John 14:20 تو پندرہ بن جائیں گے اور وہ سارے اجسام ایک ہی روح اور جسم بن جائینگے۔(John 17:21-23) انجیل میں جو آیات اس بات کو صاف طور پر ظاہر کرتی ہیں کہ یہ لوگ ایک کیسے ہو سکتے ہیں۔ ''وہ سارے ایک ہی ہو سکتے ہیں جیسے کہ تم ہو۔ باپ جو مجھ میں ہے، جس میں '' میں رہوں اور وہ سارے بھی ہم میں ہو سکتے ہیں۔ تاکہ دنیا اس بات پر یقین کرے کہ ''تم'' نے مجھے بھیجا ہے۔ تم نے جو بزرگی عطا کی ہے میں نے وہ ان کو دی ہے۔ تاکہ وہ بھی ہم سے مل کر ایک ہو جائیں'' یہ آیات کسی اور بات پر زور نہیں دیتے ہیں۔ کہ ''سارے ایک ہی جیسا کہ سچے یقین رکھنے والے ہیں۔

علاوہ اس کے (John 10:31-36) میں اس بات پر کوئی زور نہیں دیا گیا ہے کہ ''میں خدا ہوں یا خدا بیٹا'' (جیسا کہ وجود باپ کے وجود کے ساتھ ملا ہوا ہے) لیکن صرف الگ الگ وجود ہیں۔

اگر ایک طرف سے تثلیث والے اس بات پر کہ (John 10:30, The

Bible) تثلیث کے عقیدے کی طرف دار کرتے ہیں۔پھر وہ اپنے خداؤں کی تعداد تین تک ہی محدود نہیں رکھ سکتے ہیں مگر وہ اس میں اور بارہ شامل کریں۔ John) (14:20 جیسا کہ وہ سمجھتے ہیں تو ان سب کا مطلب یہ ہوا کہ وہ سارے ایک ہی جسم میں ہیں۔اس لئے یہ دوسری مشکل اور بھی مشکل بن گئی کہ تثلیث کا عقیدہ بھی حل نہ ہوگا۔

چوتھی مثال ''وہ جس نے مجھے دیکھا اُس نے خدا کو دیکھا'' (,John 14:9 The Bible) میں کہا ہے۔اور باپ خود جس نے مجھے بھیجا ہے وہ میرا پیدائشی گواہ ہے''تم نے کبھی بھی اس کی آواز نہیں سنی اور نہ ہی اس کی شکل دیکھی ہے۔یہاں حضرت عیسیٰ خود فرماتے ہیں۔''وہ خدا نہیں ہے کیونکہ لوگوں سے باتیں کررہا تھا اور دیکھ رہا تھا۔اور (Mathew 7:21, the Bible) میں ہے کہ حضرت عیسیٰ فرماتے ہیں میرا خدا جو آسمان میں ہے جبکہ وہ ان کے سامنے تھا۔ان سب باتوں کا ایک ہی مقصد ہے کہ خدا اور حضرت عیسیٰ ایک نہیں ہیں۔یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ باپ اور بیٹا ایک ہی ہونگے اور وہ بھی ایک ہی جسم میں (جیسا کہ عیسائیوں کا خیال ہے) جب کہ باپ آسمان میں اور بیٹا زمین پر

خدا پر ایمان رکھنے کے لئے ایک انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کی بنائی ہوئی مخلوق کی سراہنا کرے جو کہ لاتعداد ہے جس میں چاند، سورج تارے اور ہر وہ چیز جو ہمارے اردگرد ہیں۔(John 4:24, The Bible) میں حضرت عیسیٰ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ''خدا ایک روح ہے'' پس کس طرح ایک انسان خدا کو دیکھ سکتا ہے؟ اور (John 1:18, Bible) میں ہم پڑھتے ہیں کہ'' آج تک خدا کو کسی نے نہیں دیکھا ہے۔

اس طرح حضرت عیسیٰ نے خدا اور اپنے آپ کے درمیان ایک بڑا فرق ان

کلمات میں ظاہر کیا ہے۔ جو جان کی انجیل (آیت 14:1 میں ہے۔ ''تم اپنے دلوں کو نہ دُکھاؤ خدا پر بھروسہ رکھو اور مجھ پر بھی اعتماد رکھو'' لفظ'' بھی اُس میں کافی نازک ہے۔ کیونکہ اس میں عیسیٰ اور خدا دو الگ الگ وجود ہیں دکھاتا ہے (John 17:31, The Bible) میں ہے کہ'' اور یہ ابدی زندگی ہے کہ انہیں تم کو ایک سچا خدا ماننا چاہئے اور حضرت عیسیٰ کو جس کو تم نے بھیجا ہے۔

پانچویں مثال! (John 29:28 The Bible) ''میرے آقا اور میرے خدا! اگر چہ یہ عبارت کوئی مفہوم نہیں رکھتا ہے۔ کیونکہ اس کو اوپر دی گئی مثالوں نے پہلے ہی غلط ثابت کر دیا ہے۔ تمام لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اس ماحول میں جو حضرت عیسیٰ کے حواری تھامس نے پہلے ہی ایک جذباتی بات کہی ہے۔ اس لئے کہ وہ حضرت عیسیٰ کی طرف کچھ زیادہ ہی راغب تھے۔ مگر یہ بڑائی صرف خدا کی برتری ظاہر کرنے کے لئے تھی۔ تھامس نے اس کے علاوہ حضرت عیسیٰ کو خدا نہیں مانا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ حضرت عیسیٰ نے خود اپنے آپ کو کبھی خدا نہیں کیا ہے۔

(John 17:3, The Bible)

دراصل سینٹ پال نے خدا اور حضرت عیسیٰ کے درمیان اس طرح فرق ظاہر کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ اگر چہ خدائی رتبہ تک پہنچے تھے جیسا کہ انجیل دونوں میں لکھا ہے (Both in 1 cor.15:15-20) اور (Mark16:19) اس وقت کے بعد جب حضرت عیسیٰ نے ان لوگوں سے بات کی تو اُسے آسمان میں اُٹھالیا گیا اور وہاں وہ خدا کے دائیں طرف بیٹھا'' بیشک اگر خدا اور حضرت عیسیٰ ایک ہیں اور ایک ہی وجود ہے۔ پھر یہ بات اچھی طرح واضح ہے کہ حضرت عیسیٰ نے اپنے آپ کو اعلیٰ درجہ تک پہنچایا۔ اور جب حضرت عیسیٰ خدا کے دائیں طرف بیٹھ گئے ہیں تو یہ بات کہنے کیلئے موزون ہوگی کہ عیسیٰ تخت پر بیٹھ گئے۔ کڑوا سچ تو یہ ہے کہ سوائے خدا کے کسی کو

بھی تخت پر بیٹھنے کی اجازت نہیں ہے۔اور جو عبادت کا حقدار ہے جیسا کہ عیسیٰ نے دعویٰ کیا اور نہ کہ خدا نے اس بات کا دعویٰ کیا۔(John 17:30, The Bible)

دوسری جگہ سینٹ پال نے اس طرح واضح کیا ہے کہ خدا کون ہے؟(Acts 17:24, The Bible) خدا وہ ہے جس نے دنیا اور اس میں جو چیزیں ہیں وہ ساری بنائیں ۔وہ آسمان اور زمین کا مالک ہے وہ ان زیادتوں میں نہیں رہتا ہے۔آدمی سے بنائے گئے ہیں اور نہ ہی اس کا کام لوگوں کے ہاتھوں سے ہوتا ہے کیونکہ اُسے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔''چونکہ اس نے تمام لوگوں کو زندگی اور سانسیں اور ہر چیز عطا کی ہے۔

یہ فرق ویسا ہی ہے جیسا کہ خدا اور انسان کے درمیان خالق اور مخلوق کے درمیان فانی اور غیر فانی کے درمیان ہے جو انسان تخیل سے باہر ہے۔نہیں لیکن صرف کافروں اور نافرمانوں کیلئے آسان نہیں ہے اسلئے کہ وہ سمجھنے سے قاصر ہیں۔اور بھی ایسے دعدے ہیں جو حضرت عیسیٰ کو خدائی تک بلند کرتا ہے عیسائیوں کا دعویٰ ہے کہ حضرت عیسیٰ بھی خدا ہی کا اگلا جنم ہے خدا کا مکمل وجود اور مکمل آدمی۔حضرت عیسیٰ نے خود اس کا خیال کو رد کیا جبکہ اس نے اس بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔(Math 1:18-20 Bible) میں اپنے تمہارے باپ کی طرف اترا ہوں۔اور اپنے خدا اور تمہارے خدا کی طرف سے اترا ہوں۔پس اب تجسیم کی قید کا سوال کہاں سے اُٹھتا ہے؟ یہ ہمیں سیدھے سادھے الفاظ میں بتاتا ہے کہ خدا حضرت عیسیٰ سے برتر اور جدا ہے۔اس لئے تجسیم کا یہ عقید کالعدم قرار دیتا ہے۔علاوہ اس کے خدا کے مکمل ہونے کا مطلب ہے کہ وہ محتاجی اور کسی کی امدادی ضرورت سے بالکل آزاد ہے۔اور انسان ہونے کا مطلب ہے کہ قدرت کے سامنے کچھ بھی نہیں۔

دوسرے عیسائی دعویٰ کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ ہی خدا ہے کیونکہ وہ خدا کا بیٹا

''مسیحا'' کہلاتا ہے ''انسان کا بیٹا'' اور ''بچانے والا'' حالانکہ حضرت عیسیٰ کے ''امن بنانے والوں کو خدا کا بیٹا جیسا کہا جاتا ہے۔ یہودیوں کے روایات کے تحت، وہ شخص جو خدا کی مرضی پر چلے گا۔ اُسے خدا کا بیٹا کہا جاتا تھا۔ ان کے لئے ہمیں انجیل کے ستاروں پر غور کرنا ہوگا۔:(Genesis 6:2,4)؛(Exadus Luke)؛(Psalms 2:7)؛(Jereniar 31:9)؛(4:22 3:38)؛(Roman 8:14)(John 6:35)ان میں حضرت عیسیٰ فرماتے ہیں ''مگر تم اپنے دشمنوں کے ساتھ پیار کرو اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو' تم ان کی مدد کرو، اور بدلے میں ان سے کچھ مانگو نہ تمہارا انعام بہت بڑا ہوگا۔'' اور اس لئے تم سب سے اونچے مرتبہ والے خدا کے بیٹے کہلاؤ گے۔'' اور خدا کا بیٹا ہونے کے باوجود بھی تم خدائی کے رتبہ تک نہیں پہنچو گے جس طرح کہ صدر کا بیٹا صدر نہیں بن سکتا ہے بلکہ صدر کا بیٹا ہی کہلاتا ہے علاوہ اس کے یہ انجیل میں درج ہے۔ کہ ''مسیحا'' کا مطلب :ہبرو (Hebrew) زبان میں ''خدائی تخلیق'' عیسیٰ اور ''سائسرس نہیں، فارسی مین مسیحا یا خالق ہے ۔(Genesis 31:13)،(Leviticies 8:10)؛ (Samuel 2:10)؛(Isaiah 45:1)،(Ezekiel 28:19)۔ ایزکل (Ezekiel) کو انجیل میں ''خدا کا بیٹا'' کہا گیا ہے۔ اور جہاں تک ''بچانے والے'' کا سوال ہے، (11kings 13:5) میں، باقی انسانوں کو بھی یہ ہی لقب دیا گیا ہے خدا کا تخلیق کار ہونے کا مطلب روحانی صلاحیت بخشنے والا ان سارے لوگوں کو جو خدا کا فرمان اور نصیحتیں لوگوں تک پہنچائیں ۔ اس لئے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ یہ الفاظ کس طرح خدا کی جگہ کو بڑائی اور اس بڑائی کو اہم ترین جگہ بخشے جس طرح خدا کی خدائی ظاہر ہو۔

ایک خاص اور پیش قیمت سول ''تثلیث کے عقیدے کے بغیر عیسائیت کیا ہے۔''

تثلیث کے عقیدے کو غلط ثابت کرنے میں مزید بحث

صرف ایک بار ہی نہیں بلکہ کئی بار عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہا گیا ہے۔مگر صرف خدا کا بیٹا، یا ''بیٹا خدا کا'' یہ بات تقریباً انجیل میں 28بار (new testement) میں کہی گئی جس کا مطلب ہے کہ وہ بالکل خدا نہیں ہے۔اور یہ معنی ساری زبانوں کے قاعدوں کو رد کرتا ہے۔اور اس زبان کو بالکل بے کار بنا دیتی ہے تا کہ وہ تمام اطلاعات کے اوزار کو بے سود بنا دے۔

حضرت عیسیٰ اپنے شروعات رکھتے تھے کیونکہ وہ خدا کی مخلوق تھی۔وہ خدا کے ساتھ ابدی نہیں تھا اور نہ ہی خدا کے کسی بھی صورت میں برابری کرنے کے لائق تھا۔ آپ خدا کی مرضی کے آگے جھکنے والوں میں سے تھے اور ہمیشہ جھکنے والوں سے ہی رہیں گے۔

اریوس(Arus) نے خدا کو ''خالق'' کے طور پر ظاہر کیا ہے۔یعنی کہ ہر چیز کو پیدا کرنے والا مگر خود کسی سے پیدا نہیں ہوا ہے۔یہی وہ چیز ہے جو خدا کے وجود کو دوسرے اہم وجود سے الگ کر کے بالاتر بنا دیتی ہے۔لوگوز Logos (یا لفظ) جان کی انجیل نے خدا ہی کی بدولت اپنا مقام پایا ہے۔وہ اس طرح خود کو یقین کے ساتھ خدا نہیں مانتا ہے۔(42)

تثلیث کا عقیدہ صاف طور پر اس چیز سے الگ ہوتا ہے جس چیز کی تعلیم ہمیں پیغمبروں کے ذریعے سے ہوتی ہے۔خدا کی عبادت کرنا ٹھیک اسی طرح سے جیسا کہ اس نے خود کیا۔مطلب یہ کہ ہم تثلیث کے عقیدے کو پوری طرح سے رد کرتے ہیں

خدا الجھنیں پیدا کرنے والا خدا نہیں بلکہ وہ امن چاہنے والا خدا ہے۔

(1. Cor.14:33, The Bible)

اس طرح جان پیکر لکھتا ہے کہ عیسیٰ اپنے آپ کو ایک عام انسان کی طرح نہیں دیکھتے تھے۔ نہ ہی وہ دنیا کو بچانے والا سمجھتا تھا۔ بلکہ وہ اپنے آپ کو ایک ادنیٰ انسان کی شکل میں دیکھتے تھے جو آسمان کے ان پہلے انسانوں میں شامل تھا جن کو خدا نے بنایا۔ وہ یہ بھی بتاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ غلط فہمی کا شکار ہوئے جب خدا نے اُسے اپنے مقصد کے لئے چنا تھا اور وہ خدا سے جرح کرنے لگا۔ وہ ان کی غلط فہمی تھی کہ وہ اپنے آنے والے کل کو نہ پہچان سکے۔ انسانی زندگی کا ایک اہم اصول ہے۔ یہ صرف اچھے کرموں سے پایا جا سکتا ہے۔ حضرت عیسیٰ کے پاس بہت ساری ایسی طاقتیں تھیں جو کفر و الحاد کے پرانے خوابوں کو مطمئن کر سکتی تھیں لیکن خدا کے سچے وجود کو بالکل ظاہر کرتا ہے۔

اس سچائی کو جان کر ''جان ہک'' جو "The myth of God incarnate) کا ایڈیٹر تھا نے اپنے دیباچہ میں کہا ہے۔ '' یہ ضرورت بڑھتی ہوئی قابلیت کی بنا پر سامنے آئی جو عیسائیوں کی شروعات سے وابستہ تھی۔ اور اس میں اس بات کو بھی پہچانا تھا کہ حضرت عیسیٰ ویسے ہی ہیں جیسے کہ انہیں دیکھا گیا ہے۔ ایک آدمی جسے خدا نے اجازت دی تھی کہ وہ ایک خاص کام انجام دے جس کا ایک مقدس اور اہم رول ہے۔ جہاں تک آگے آنے والے عقیدوں کا تعلق ہے۔ جن میں خدا کا مجسم بھی شامل ہے۔ اور تثلیث کے عقیدے کا دوسرا شخص جو انسانی وجود میں رہتا ہے ایک ایسا طریقہ ہے جس سے خدا اور اس کی بڑائی کو یا تو کہانی کے طور پر بیان کیا جاتا ہے یا شاطرانہ انداز ہیں۔

عیسائی مسلک یہ ظاہر کرتا ہے کہ تین شخص ایک ہی جسم میں متحد ہیں (ایک خدا

میں تین)تو یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ کہ تثلیث کا ایک ہی ممبر مکمل خدا کہلا یگا جبکہ اصلیت یہ ہے کہ ہر کوئی ان میں سے خدائی میں ۳/ا حصہ رکھتا ہے۔ یہ بات سوچنے کے لائق نہیں ہے کہ یہ ایک مکمل خدا ہے جبکہ تینوں کو ایک ہی وجود میں بند کردیا جاتا ہے تب وہ ایک پوراخدا بن جاتا ہے۔

پھر جب عیسیٰ زمین پر تھے وہ پورا خدا نہیں تھے۔ نہ ہی آسمان میں باپ پورے خدا تھے۔ جو خود حضرت عیسیٰ کی فرمائی ہوئی باتوں سے اختلاف کرتا ہے۔ (John 20:17 The Bible) ''میں خود فرماتے ہیں۔'' میں اپنے باپ کی طرف جارہاہوں جوتمہارابھی باپ ہے اور میرابھی باپ ہے، جو میرابھی خدا ہے اور تمہارابھی خدا ہے۔'' اگر چہ خدا ایک میں تین تھے تو ان تین دنوں کے دوران آسمان میں کونسا خدا تھا جبکہ حضرت عیسیٰ کو سولی پر چڑھادیا گیا تھا اور پھر ان کے زندہ ہونے تک اورکون ساخدا تھا جب حضرت عیسیٰ حضرت مریم کے رحم میں تھے۔؟

اگر یہ عقیدہ اس تعلیم میں شامل تھا جوحضرت عیسیٰ نے دی تھی تو پھر انہوں نے اسے صاف الفاظ میں بیان کردیا ہوتا۔اس کے برعکس تثلیث کا لفظ انجیل میں ایک بار بھی نہیں آیا ہے۔اور حضرت عیسیٰ نے (Mark 12:29 Bible) ''انجیل میں خود کہا ہے کہ''ہمارامالک ایک خدا ہے۔''

بہت سے عیسائیوں نے یہ کبھی نہیں سوچا کہ تین آدمی ایک ہی خدا ہو سکتے ہیں (تثلیث) خدا کوخوش کیسے کیاجا سکے یا پھر اس کی عبادت کس طرح کی جائے جب کوئی یہ ثابت نہ کر سکے کہ آخر خدا کون ہے؟

''فلسفی لوگ ہمیں یہ بات بتاتے ہیں کہ وہ انسان جوکسی دوسرے انسان سے نکلا ہو۔اور پھر ایک انسان کی زندگی گذارتا ہو۔پھر وہ اس انسان کا برابر شریک کیا وہ کبھی مکمل نہیں ہوسکتا ہے۔ بیٹے کو باپ کے برابر درجہ دینا اس بات کورد کرتا ہے کہ خدا

مکمل اور مقدس ہے۔(45)

''حضرت عیسیٰ کو خدا کا درجہ دینے سے ہم حد سے زیادہ غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں جبکہ خدا ایک ہے اور حضرت عیسیٰ کو خدا سے جدا کرنے سے اس کی عزت تو کم نہیں ہوگی۔ مگر اس کو ایک عزت بخشتی ہے کہ وہ خدا کا بڑا پیغمبر اور قاصد ہے جو لوگوں کو سچا اور سیدھا راستہ دکھانے کے لئے بھیجا گیا ہے۔

''یہ وہ ہی (خدا) ہے جس نے تم کو پیدا کیا۔ اور تم میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں جو اس پر ایمان نہیں رکھتے اور کچھ ایسے بھی ہیں جو اس پر ایمان رکھتے ہیں اور خدا ان سب کو دیکھتا ہے۔''(46)

اور بھی بہت سارے ثبوت ہے جو تثلیث کے عقیدے کو غلط ثابت کرتے ہیں۔

تم میرے پیالے پیو گے لیکن تمہارا میرے دائیں یا بائیں بیٹھنا میرا خود کا فیصلہ نہیں ہے۔ مگر یہ ان کے لئے جو میرے باپ (خدا) نے تیار کئے ہیں۔ (Matthew 20:23) حضرت عیسیٰ کے پاس کوئی ایسی طاقت نہ تھی کہ وہ خود حکومت جماتے مگر انہوں نے صرف وہ باتیں بتا دیں اور ان پر خود عمل کیا جو اس کو خدا نے کہنے کو کہا تھا اور جس کو اپنا باپ مانتا تھا۔

اور تھوڑا آگے چل کر وہ منہ کے بل گر پڑا اور اس سے دعا مانگی کہ میرے باپ اگر یہ ممکن ہے تو یہ پیالہ مجھ سے لے لو۔ کبھی نہیں جیسا کہ میں نہیں چاہتا ہوں۔ مگر اگر تم چاہتے ہو (Matthew 26:39 The Bible) یہاں حضرت عیسیٰ اپنے باپ سے مدد کا طلبگار ہے اس بات پر زور دے کر ایسا نہیں چاہتا ہے لیکن خدا کی مرضی سے۔ اس بات سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کی مرضی خدا کی مرضی سے الگ ہے۔

''میرے خدا میرے خدا تم نے مجھے تن تنہا کیوں چھوڑا ہے (Matthew 27:46Bible) ''باپ! میں اپنی جان تمہارے ہاتھوں میں سونپتا ہوں۔

(Luke23:46,The Bible) یہ جیسے الفاظ انسان اس وقت کہتا ہے جب وہ غم سے بھر جاتا ہے وہ شخص بولتا ہے جو دھوکہ کھا چکا ہو۔ کیا یہ خود اس کا تھا۔ یہ بھلا مذاق ہے۔ خدا کو اپنے آپ کو کسی دوسرے خدا کی تحویل میں دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

''تم مجھے اچھا کیوں بولتے ہو ، کوئی اچھا نہیں ہے ۔ بغیر خدا کے (Mark-10:18) حضرت عیسیٰ نے اس بات پر زور دیا کہ خدا کے سوا اچھائی میں اور کوئی بالاتر نہیں ہے۔ اس طرح حضرت عیسیٰ نے اپنے آپ کو خدا سے جدا کر دیا۔

''مگر اس دن یا اس لمحے کے بارے میں خدا کے بغیر کوئی نہیں جانتا۔ نہ ہی وہ فرشتے جو آسمان میں رہتے ہیں، نہ ہی بیٹا، صرف باپ جانتا ہے (Mark 13:32 The Bible) اگر حضرت عیسیٰ خدا کے یا تثلیث کا حصہ دار ہوتے تو اُسے خدا کی طرح سب کی خبر ہوتی۔

''سچائی، سچائی کے طور پر میں تم ہی سے کہتا ہوں۔ کہ ''بیٹا'' اپنے آپ کچھ نہیں کر سکتا ہے۔ (John 5:19 The Bible)

''میں اپنے بل بوتے پر کچھ نہیں کر سکتا ہوں'' (John7:16,TheBible)

''میری تعلیم میری نہیں یہ اس کی تعلیم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے (John 7:16,The Bible) ان تین اقتباسات میں حضرت عیسیٰ اس بات کو پوری واضاحت کے ساتھ واضح کرتے ہیں'' کہ اس کے پاس کوئی حد اختیار نہیں جس کی وہ تبلیغ کرتا ہے۔ سب اللہ کی طرف سے پیغام ہے۔

''باپ مجھ سے بالاتر ہے'' (John 14:20, Bible) یہ بیان تثلیث کے عقیدہ کو مکمل طور پر رد کرتا ہے۔ چونکہ وہ دونوں ایکدوسرے سے مختلف ہیں۔ ایک دوسرے سے بڑا ہے۔''

اور یہ ابدی زندگی ہے کہ وہ تمہیں صرف سچا خدا مانتے ہیں اور یسوع مسیح کو جس

کوتم نے بھیجا ہے۔ (John 17:3, The Bible) حضرت عیسیٰ نے کبھی خدا کو جمع کی صورت میں نہیں دیکھا اس نے ہمیشہ اپنا باپ مانا۔

''میں اپنے باپ کی طرف جا رہا ہوں۔ اور تمہارے باپ کی طرف۔ اپنے خدا کی طرف اور تمہارے خدا کی طرف عیسیٰ خدا نہیں تھا کیونکہ اُسے اپنا خدا ہے جسے وہ اپنا باپ کہتا ہے۔

خدا اس دنیا سے پیار کرتا ہے جس نے اس کو ایک اکلوتا بیٹا دیا۔ (John 3:16, Bible)، اگر حضرت عیسیٰ تثلیث کا ایک حصہ ہوتا جبکہ تمام تینوں بغیر کسی شروعات اور خاتمہ کے ہمیشہ رہنے والے ہیں اور برابر حقدار ہیں۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ بیٹا بھی ہوگا اور اس وقت باپ کے جتنی عمر کا بھی ہوگا۔

(Math 1:18, Luke 1:26, John 4:9, in Bible)

''کیونکہ صرف ایک خدا ہے۔ اور خدا اور عیسیٰ لوگوں کے درمیان حضرت عیسیٰ کی صورت میں ایک مخبر ہیں۔ (1 Turiothy 2:15) یہ بیان خود دیتے ہیں کہ خدا اور حضرت عیسیٰ ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

''اور وہ باتیں جو خدا نے خود حضرت عیسیٰ کے بارے میں بتائی ہے یہ دکھانے کے لئے کہ حضرت عیسیٰ خدا تعالیٰ کا ایک ادنیٰ نوکر ہیں۔ جو عنقریب جگہ لے گا۔ (Rev. 1:1, The Bible) سچا خدا نہ دکھائی دینے والا ہے اس لئے یہ پوری طرح تثلیث کے عقیدے کو خارج کر دیتا ہے۔

☆☆☆

کیا عیسیٰؑ نے مقدس روح کے تصور کو مان لیا ہے

خدا لامحدود عقل اور رحم رکھتا ہے۔ اور اس نے وقتاً فوقتاً اپنی طرف سے پیغمبر ہم تک اپنی نصیحتیں پہنچانے کیلئے بھیجے تا کہ وہ انسانیت کو سچائی کی راہ پر گامزن کرنے امن اور فرمانبرداری کرنے کو ترجیح دیں۔ اور خدا کو صرف ایک مانیں۔ اس دعوت کا نام اسلام ہے یعنی اپنے آپ کو خدا کے سپرد کرنے کو کہتے ہیں۔ یہ دعوت دنیا کے تمام قوموں اور قبیلوں کو اس بات کی دعوت دی گئی تا کہ وہ اپنے آپ کو خدا کی مرضی کے سامنے خم کریں۔ البتہ پہلی دی گئی دعوتوں کو بعد میں آنے والی نسلوں نے برباد اور بگاڑا اور پیغمبروں کو نظر انداز کر کے ایذا پہنچا دیا۔ خدا کی طرف سے بھیجی گئی دعوت کو دنیاوی کہانیوں، غلط عقیدوں بے سود نظریاتی نظام نے گندہ کر دیا تھا۔ اس طرح خدا کا مذہب دنیا کے غلط عقیدوں اور جھوٹے عبادت کے دریا میں بہہ گیا۔

انسانی تاریخ انسان کی بے مقصد وقائع نگاری کہ روشنی اور نور سے بھری پڑی ہے اس کے حد سے زیادہ خدا کے پیار کے جذبہ میں اور اس کی رحمت جو وہ انسان پر برساتا ہے تا کہ انسان صحیح راستہ اختیار کرے۔ اس نے اپنی طرف سے حضرت محمدؐ کو اپنا آخری پیغمبر بنا کر اس اندھیرے زمانہ میں انسانیت کو صحیح راستہ دکھانے کے لئے بھیجا۔ اس نے قرآن حضرت جبرئیل کے ذریعہ مقدس ہونے کے باعث بھیجا کہ یہی قرآن اصل میں صحیح راستہ دکھانے کا سچا ذریعہ ہے۔ جو آسانی سے سمجھ بھی آتا ہے اور سب لوگوں کے لئے یکساں بھی ہے۔ اس مقدس رہنما نے ہمیں سچائی کی راہ اور سچائی کو ظاہر کرنے کے ساتھ ساتھ ذات الٰہی بھی ظاہر کر دیتا ہے دیا اور اس کے بنانے والے

کے متعلق سکھاتا ہے۔ دنیاوی اور آخری زندگی گذارنے کے بارے میں بتاتا ہے۔
پس قرآن پوری عالم انسانیت کو اس راہ پر لے جائیگا جو سچائی، انصاف پسندی اور کامیابی کی راہ ہے۔ جو انسان کی دنیاوی اور آخروی زندگی کو سنوارتا ہے۔

یہ کہنا کہ دوسرے راہ دکھانے والے، وکالت کرنے والے، صلاح کار اور آرام پہنچانے والے پیغمبر جیسے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ سچائی کی روح چھلکنے والے بالکل سچ ہے۔ مقدس روح کا تصور دوسرے پیغمبروں کے بدلے بالکل رد ہوگیا جان کی انجیل کے مطابق۔

حضرت عیسیٰ کی نصیحت کو سمجھنے کیلئے جان کی انجیل کی First epistle 1 John پہلی کتاب سے شروع کرنا ہے۔ یہاں تم سمجھ جاو گے کہ حضرت عیسیٰ ہی اصل میں خدا کے پیروکار اور اہم کارکن تھے۔ ''میرے چھوٹے بچو، میں تمہیں یہ اس لئے لکھتا ہوں تا کہ تم گناہوں سے بچ سکتے ہو۔ مگر اگر تم پھر بھی گناہ کرو گے۔ ہمارے پاس ایک اور وکیل باپ کے ساتھ ہے حضرت عیسیٰ جو کہ سچائی کی راہ پر چلنے کی دعوت دیتا ہے۔

حضرت عیسیٰ جو کہ ''اصلی پیغمبر'' ہے اُسی نے دوسرے پیغمبر کے آنے کی پیشینگوئی کی ہے لیکن انجیل کے ترجمہ کاروں نے اس پیغمبر کو مختلف الفاظ میں پیش کیا کہ پڑھنے والے اِدھر اُدھر دیکھتے رہ گئے کہ انجیل کس نے لکھی ہے یعنی پیغمبر نے، وکیل نے، آرام وہندہ نے، مددگار نے، صلاح کار، مقدس روح مقدس جبرئیل یا سچائی کی روح نے۔

پیغمبر کے ایسے ہی الفاظ جان کی انجیل میں بھی استعمال کر دیئے گئے ہیں اور اس بات کو حضرت عیسیٰ کی پیشینگوئی کے ساتھ ملا دیا گیا ہے کہ دوسرا پیغمبر آئے گا۔ وہ کہتے ہیں میں اپنے خدا سے دعا مانگوں گا کہ تم لوگوں کے پاس دوسرا پیغمبر بھیجے جو ہمیشہ

تمہارے ساتھ رہیگا۔(John 14:16, Bible) انہوں نے اپنے شاگردوں کو یہ بھی بتایا کہ ''یہ پیغمبر تم کو ہر کوئی چیز سکھائے گا اور ان تمام چیزوں کو یاد رکھنے کے لئے تمہاری مدد کرے گا۔ اُسی نے (John 14:26 The Bible) میں کہا ہے۔لیکن وہ صلاح کار، پیغمبر ،مقدس روح، یعنی جبرئیل جسے باپ میرے نام پر بھیجے گا وہ تم لوگوں کو تمام چیزیں سکھلائے گا۔ اور تمہیں وہ سب کچھ یاد دلائے گا جو میں نے تم سے کہا ہے اور (John 15:26 The Bible) میں ہے لیکن جب وہ صلاح کا رمشیر جسے میں خدا کی طرف سے تمہارے پاس بھیجوں گا۔سچائی کے روح کے ساتھ خدا کے آئیگا وہ میرے متعلق گواہی دے گا۔

اور تم یہ بھی دیکھو گے کہ انجیل میں بھی اس لفظ کا استعمال کیا گیا ہے ۔اور وہ ''لفظ 'Counsellor '' اور اوپر بھی اس بارے میں ایسا ہی کہا گیا ہے (14:25) کہ وہ ''مقدس روح'' ہے۔مگر یہی لفظ آگے چل کر بدل دیا گیا تھا اور اُس کو ''سچائی کی روح'' میں استعمال کیا گیا تھا ۔(15:26) اور پھر نیچے دی گئی ہیں اس لفظ کو ''Counsellor '' ہی کہا گیا ہے ۔لیکن تم پھر دیکھو گے کہ اس لفظ کو ''سچائی کی روح میں بدل دیا گیا ہے ۔(John 16:13 Bible)

(John 16:7-8) کبھی نہیں ۔ میں تم لوگوں کو سچائی بتاتا ہوں ۔ یہ تمہارے بھلے کے لئے ہے کہ میں جا رہوں ، اگر میں نہیں جاؤں گا تو وہ دوسرا پیغمبر (صلاح کار تمہارے پاس نہیں آئے گا۔لیکن اگر میں جاؤں میں اس کو تمہارے پاس بھیجوں گا۔ اور جب وہ آئے گا وہ ساری دنیا کو گناہ سے بچنے اور سچائی کا راستہ اختیار کرنے پر راضی کردیگا۔اور انصاف پسندی بھی سکھائے گا۔ یہ قرآن میں بھی طے شدہ بات ہے کہ اللہ تعالٰی نے حضرت عیسیٰ کو اپنی طرف اُٹھایا ہے نہ کہ پھانسی دی۔

(John 16:7-8 The Bible) کے اقتباس میں صلاح کار پیغمبر کا آنا

اس بات پر منحصر ہے کہ حضرت عیسیٰ دنیا سے کب تشریف لے جائیں گے۔اس کے علاوہ حضرت عیسیٰ نے اس بات کی تلقین نہیں کی کہ (دوسرا پیغمبر) اس کے وقت میں آئے گا۔(John 16:12-15 The Bible) نہیں ہے کہ حضرت عیسیٰ اپنی اس پیشین گوئی کو آگے بڑھاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "دوسرا پیغمبر" جسے اُس نے خود "سچائی کی روح" کہا ہے وہ کہتے ہیں کہ "مجھے ابھی تم کو بہت ساری باتیں بتانی ہیں لیکن اب تم ان کو برداشت نہیں کر سکتے ہو۔جب "سچائی کی روح" آئیگا۔وہ اپنے اختیار سے کچھ نہیں بولے گا۔ بلکہ وہ جو کچھ سنے گا وہی کہے گا۔مگر وہ تم لوگوں کو ان چیزوں سے آگاہ کر دے گا جو کہ آگے آنے والی ہیں۔وہ مجھے بڑھا چڑھا کر پیش کریگا۔کیونک وہ لے گا جو کچھ میرا ہے اور تم کو بتا دے گا۔وہ سب کچھ جو "باپ" کے پاس ہے وہ میرا ہے اسی لئے میں نے کہا کہ جو کچھ میرا ہے وہ لے گا اور تم پر واضح کر دے گا۔ اوپر کا اقتباس اس الجھن کو پوری طرح ختم کر دیتا ہے جو اس مقدس روح نے پیدا کیا تھا اور عیسائیوں نے پھیلا دیا تھا۔کیونکہ (Genesis 1:2) کے مطابق یہ مقدس روح زمین پر اس وقت سے تھی جب سے یہ کائنات وجود میں آئی اور یہ اس وقت "جارڈن دریا کے کنارے پر موجود تھا جب حضرت عیسیٰ کو مقدس پانی سے نہلایا جا رہا تھا۔پس حضرت عیسیٰ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ اگر میں جاوں تو میں تم لوگوں کی طرف "مقدس روح" کو بھیج دوں گا۔ (John 16:7,The Bible) میں حضرت عیسیٰ سے مطلب دوسرا پیغمبر یا اچھی اچھی نصیحتیں کرنے والا اسی جیسا ضرور آئیگا۔اس لئے کہ پاک روح کا بھیجنا اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ طے شدہ بات کب سے ہے جب سے یہ دنیا بنی ہے۔

اس کے علاوہ "مقدس روح" اور "سچائی کی روح" دو الگ الگ الفاظ اور خود مختار عقیدے جو بعد کے لفظ کیلئے ضمیر "وہ" کا استعمال ہوا ہے یعنی "he" جو کہ ایک نر کو

ظاہر کرتا ہے۔حضرت عیسیٰ نے ہمیں صاف الفاظ میں بتایا کہ صلاح دینے والا جس کے بارے میں انہوں نے پیشین گوئی کی تھی وہ بھی آدمی ہے۔ایک پیغمبر اس جیسا ایک آدمی کا بیٹا جو ہمیں سب کچھ سکھادے گا۔

یہ تمام ضمائر ''سچائی کی روح'' کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال کئے گئے ہیں۔ جو کہ اس نر والے کو سارے اوصاف سے متصف کرتا ہے۔تا کہ اس کے لئے صلاح دینے کا انداز صحیح اور موثر ہو جائے ۔ John 16:7 The Bible میں ہے۔یہ صلاح کار''(Counsellor) کا لفظ ایک بیان کرنے والا لفظ ہے اور یہ لفظ سچائی کی روح کے لئے بھی استعمال ہوسکتا ہے۔اور گر امر کے لحاظ سے ضمیر کی نشانیاں نر کے اوصاف ظاہر کرنے کے لئے استعمال ہوں اور ساتھ ہی اس کلمہ کو بھی صاف طور پر ظاہر کرے اس لئے وہ ساری سطریں 15 اور 13 جو جان کے سبق 12 میں ہیں یہ ثابت کرتے ہیں کہ سچائی کی روح تثلیث کا حصہ نہیں ہے۔(47)

اسکے علاوہ (John 16:13, The Bible) میں ہے کہ حضرت عیسیٰ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ یہ سچائی کی روح ہی وہ پیغمبر ہے جسے سکھایا جائے گا کہ اُسے اتنا علم حاصل کر کے کیا کرنا ہے۔وہ خود کچھ نہیں بولے گا۔لیکن وہی کہے گا جو کچھ وہ سنے گا۔صرف ایک پیغمبر ہے (نہ وہ خدائی طاقت کا مالک ہے یا مقدس روح) وہ اپنا کچھ اختیار نہیں رکھتا لیکن وہی جو اُسے خدا کی طرف سے وحی نازل ہوتی ہو وہی بیان کریگا۔

اور پھر اس کے علاوہ تم (John 12:14, The Bible) میں دیکھو گے کہ حضرت عیسیٰ سچائی کی روح کے متعلق کہتا ہے۔وہ مجھے بزرگی عطا کرے گا۔اس لئے کہ وہ وہی لے گا جو کچھ میرا ہے اور تم پر واضح کردیگا۔قرآن جو محمدؐ کا پیغام ہے نے دونوں حضرت عیسیٰ اور اس کی ماں حضرت مریم کو بڑی شان سے یاد کیا ہے۔قرآن

میں حضرت عیسیٰ کا نام پانچ بار محمدؐ کے نام سے زیادہ لیا گیا ہے اور دراصل قرآن کا 19واں سورہ سورہ مریم خاص طور پر حضرت مریم کے نام پر سورہ مریم کے نام سے موسوم ہے ثابت کرتا ہے کہ بے شک اس سورہ میں صحیح انداز میں حضرت عیسیٰ پر بحث کیا گیا ہے۔

اور پھر حضرت عیسیٰ نے کہا ہے کہ وہ تمہیں ساری چیزوں کے متعلق سکھائے گا اور تمہیں وہ ساری باتیں بتادے گا جو میں نے تم کو پہلے ہی بتادی تھیں۔ اسی لئے محمدؐ کا پیغام جو قرآن کی شکل میں ہے پورا پورا پیغام ہے اور اس میں وہ ساری باتیں ہیں جو حضرت عیسیٰ اور پہلے پیغمبروں کے پیغامات ہیں۔ دراصل قرآن مجید ان سارے پیغامات کا مجموعہ ہے جو حضرت عیسیٰ اور اس سے پہلے پیغمبروں لوگوں تک پہنچا ہیں۔ اور آسانی سے سمجھ میں آنے والی وہ تمام پیغام ہیں جو انسانی فطرت کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالتا ہے چاہے سماجی سیاسی، معاشرتی یا دنیاوی تعلقات کے بارے میں ہوں۔ اس کو اسلام کہا جاتا ہے۔ (سچے واحد خدا کی فرمانبرداری کرنے کا مذہب) یہ زندگی گذارنے کا مکمل طریقہ کار ہے اور تمام کائنات کے لئے بھی ایک ہی ایسا پیغام ہے جو انسان کو اس پر چلاتا ہے جس سے انسان خدا کی مرضی سے وابستہ کرتا ہے جو غلامی کا ثمرہ ہے۔

(John 4:6, Bible) میں یہ دونوں الفاظ ''سچائی کی روح'' اور ''غلطی کا روح'' (Spirit of fruth & error) یہ دونوں الفاظ انسانی کے وجود کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور پرانے ایم ایس ایس کوڈیکس اور سائریاکس (Mass -codes syriacus) 1812 میں مونٹ سینا پر مسز انجسز ایس لوس اور مسز بلسلے نے دریافت کیا تھا کہ ''پرسلٹ'' روح ہے اور پرکٹ مقدس روح نہیں ہے۔ جیسا کہ جان کی پرانی کتاب اس طرح پڑھتے ہیں کہ پرانے ایم ایس ایس نے روح کو ''سچائی

کی روح بنایا تھا(John 15:26) میں ہے جو آج کی انجیل ہے۔

آخر کار یہ سب چیزیں اس بات کی ترجمانی کرتے ہیں کہ عیسیٰ نے (Math 21:42-43 The Bible) میں کہا ہے کہ اس لئے میں تم سے کہتا ہوں ۔خدا کی حکومت تم سے چھین لی جائیگی اور اس قوم کو عطا کی جائیگی جو اس کا پھل حاصل کرے (اچھی راہ اختیار کرے)غور کرو جیسا کہ حضرت عیسیٰ نے یہودیوں نے اس بات سے اس وقت خبر دار کیا ہے جب وہ دوسروں کی عبادت کرنے سے برگشتہ ہو گئے اور باقی چیزوں کو خدا ماننے لگے اور ان کی عبادت کرنے لگے ۔جس کا آغاز (Genesis 49:10)حضرت یعقوب نے پہلے ہی کیا تھا جب انہوں نے (Judah) کے متعلق خبر دار کیا تھا ۔ یہ دراصل اس پہلی پیشینگوئی جو (Dent.32:21 The Bible) میں بتائی گئی تھی ۔خدا فرماتے ہے اُنہوں نے مجھے حسد کے سبب اس چیز کے ساتھ بھڑ کایا جو خدا نہیں ہے ۔انہوں نے مجھے اپنے بتوں کے ساتھ استعمال میں لایا ۔اس لئے میں ان کی حسد کی آگ میں اس طرح جلا دوں گا جیسے وہ انسان ہی نہیں ہیں ۔اور میں ان کے دماغ کو بیوقوفی بھر دوں گا۔

عرب کے لوگوں کو مغربی لوگ اسلام سے پہلے بیوقوف قوم سمجھتے تھے۔ایک قلمکار ان کے بارے میں لکھتا ہے کہ ’’وہ انسان کی کھال میں حیوان ہے۔‘‘ جب وہ اسلام سے متعارف ہوئے وہ عالم انسانیت کے لئے ایک مثال بن گئے ۔پیغمبر محمدؐ نے بت پرستی کے تمام نشانیاں مٹادیں اور خدا کی وحدانیت کا تبلیغ کیا جو پیدا کرنے والا ہے ۔وہ واحد خدا ہے جو تمام دنیا کا پالنے والا اور زندہ رکھنے والا ہے ۔جس کا کوئی شریک نہیں ہے کوئی حصہ دار نہیں ہے،کوئی ساتھی ،کوئی کنبہ کوئی اولاد یا کوئی مددگار نہیں ہے ۔ عربی قوم عام طور پر اور حضرت محمدؐ خاص طور پر اوپر کی پیشینگوئیوں کی تاکید کرتے ہیں۔

☆☆☆

قرآن کیا ہے اور حضرت عیسیٰؑ اور اس کی ماں کے بارے میں کیا کہتا ہے

قرآن پاک ایک قابل فہم اور کائناتی پیغام ہے جو حضرت جبرئیل کے ذریعہ محمدؐ پیغمبر پر آخری عہدنامہ کے طور پر خدا کی طرف سے انسانیت کے لئے نازل ہوا۔ یہ خدا کی طرف سے انسان کے لئے رحمت اور راہنما ہے جو ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسانی جدوجہد کے تمام اصولوں پر مشتمل ہے یعنی (شخص، سماجی رشتے، سیاسی، مالی اور بین الاقوامی رشتوں کا طرزعمل) اس نے زمانے کے تقاضوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے کیونکہ اس کی حفاظت کی ذمہ داری خدا نے اپنے ذمہ لی ہے چونکہ یہی وہ خدا کی ایک کتاب ہے جو ہمیشہ مقدس رہے گی اور چودہ سو سال کے بعد بھی آج تک بالکل صاف و پاک ہے۔ یہ پہلے پیغمبروں کے کارناموں کی تائید کرتا ہے۔ یہ ان غلطیوں کو ٹھیک طرح پر واضح کرتا ہے جنہیں پہلے احکامات نے خوف زدہ بنا دیا تھا۔ اور ان میں ہر چیز کو منسوخ کر دیا۔ اللہ فرماتا ہے باضابطہ اعلان کرو (یا پڑھو) اللہ کے نام پر جو تمہارا آقا اور رب ہے۔

جس نے پیدا کیا۔ انسان کو ایک قطرے سے پیدا کیا۔

اعلان کرو کہ تمہارا خدا بہت سخی ہے۔

وہ وہی ہے جس نے قلم کو سکھایا

انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔
نہیں مگر انسان نے وہ ساری حدیں پار کردیں
اس صورت میں اس نے اپنے آپ پر نظر ڈالی تو اس نے خود کو کافی مقدار میں پایا۔
بے شک تیرے رب ہی کی طرف لوٹنا ہے۔ (اقراء 8:94)
بے شک اس کتاب کا نازل کیا جانا پروردگار عالم کی طرف سے ہے۔
(السجدہ 2:32)

اور یہ کتاب ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے جو برکت والی ہے اور اپنے سے پہلے کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے۔ (الانعام 93:6)

اور ہم نے یہ کتاب تم پر نازل کی ہے اس لئے کہ آپ ظاہر کردیں وہ امور جن میں یہ اختلاف کرتے ہیں اور (یہ قرآن ہدایت اور رحمت ہے ان کے لئے جو ایمان لے آئیں ۔(النحل 64:14)

ہم نے آپ پر لوگوں کی ہدایت کے لئے حق کے ساتھ یہ کتاب اتاردی ہے تو جو ہدایت پاتا ہے اپنے ہی لئے اور جو گمراہ ہوتا ہے تو اس کا گمراہ ہونا اس پر پڑے گا۔ (الزمر 41:39)

دراصل قرآنی مفسر کے مطابق پیغمبر محمدؐ کو تین مقاصد کو بیان کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔

۱/ وہ مذہبی مسلکوں میں یکسانیت پیدا کرے کیونکہ ''اتحاد کی انجیل'' سچے خدا کی وحدت کی تبلیغ کرتی ہے۔

۲/ کہ خدا کا فرمان اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ نیک راستہ اختیار کریں اور

۳/ یہ ہمارے لئے گناہوں کی تلافی کر کے ہمارے لئے نیک راہ کھول دے اور ہم پر رحمت برسائے اور ہمیں گناہوں سے پاک کردے۔ یہ اس لئے دیا گیا ہے۔ کہ مرد اور عورت نیک راستے پر چلیں اور اگر وہ اس سے منہ موڑ دیں تو نقصان ان ہی کا ہوگا۔

حضرت عیسیٰؑ کا کردار

بے شک عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک آدم کی مثال سے ملتی جلتی ہے ۔اس نے آدم کا قالب پہلے مٹی سے بنایا پھر فرمایا کہ ہو جا اور آدم بنا۔

کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے عیسیٰ بن مریم کو جو اللہ کے رسول ہیں قتل کر ڈالا ہے حالانکہ انہوں نے نہ اس کو قتل کیا اور نہ اس کو سولی پر چڑھا دیا ۔لیکن ان کو شبہ ہے اور جو ان کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ ان کی طرف سے شک میں ہیں ان کو اس بات پر کوئی سند نہیں ہے بجز قیاس کے اور کچھ نہیں اور یقینی بات یہ ہے کہ انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا۔

بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی طرف اٹھا لیا ہے اور اللہ بڑا زبردست حکمت والا ہے اور اہل کتاب میں کوئی ایسا شخص نہیں جو مرنے سے پہلے حضرت عیسیٰ کے بارے میں تصدیق نہ کرتا ہو اور قیامت کے روز وہ ان پر گواہی دے گا۔

(النساء159:157)

اے اہل کتاب !تم اپنے دین میں حد سے مت نکلو۔اور اللہ کی شان میں کوئی غلط بات مت کہو۔عیسیٰ بن مریم کوئی بھی چیز نہیں ہے مگر اللہ کے رسول اور اللہ کے ایک کلمہ اور بس ۔اللہ ہی نے اس کو مریم تک پہنچایا ہے اور اللہ ہی کی طرف سے ایک جان ہیں رسول اللہ اور اس کے تمام رسولوں پر ایمان لاؤ اور یوں مت کہو کہ تین ہیں ۔اس سے باز آ جاو۔تمہارے لئے یہی بہتر ہے۔حقیقی معبود تو ایک ہی معبود ہے وہ اولاد والا نہیں ہے ۔اس سے وہ پاک اور بالاتر ہے ۔جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب

اسی کا ہے وہ کافی کارساز ہے۔ (سورہ النساء 171:4)

بے شک وہ لوگ کافر ہو گئے جنہوں نے کہا کہ اللہ عین مسیح ابن مریم ہے۔ حالانکہ مسیح نے خود فرمایا تھا۔ بنی اسرائیل! تم اللہ ہی کی عبادت کیا کرو۔ جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے بے شک جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرے گا تو اللہ اس پر جنت حرام کر دے گا۔ اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

بے شک وہ بھی کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ تین ہیں کا ایک ہے جبکہ بجز ایک معبود کے اور کوئی معبود نہیں اور اگر یہ لوگ ایسے ان اقوال سے باز نہ آئے تو جو لوگ ان میں کافر رہیں گے ان پر دردناک عذاب ہوگا۔

کیا پھر بھی وہ اللہ کے سامنے توبہ نہیں کرتے اور اس سے معافی نہیں مانگتے اور اللہ تو بخشنے والا اور رحمت والا ہے۔

مسیح بن مریم کچھ بھی نہیں صرف ایک رسول ہیں جن سے پہلے اور کچھ رسول گذر چکے ہیں ان کی والدہ ایک سچی بی بی ہیں۔ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے۔ دیکھئے تو ہم کس طرح ان سے دلائل بیان کر رہے ہیں پھر دیکھئے وہ الٹے کدھر جا رہے ہیں آپ فرما دیجئے، کیا اللہ کے سوا اس کی عبادت کرتے ہو جو تم کو نہ تو کوئی نقصان کرنے کا اختیار رکھتا ہے اور نہ ہی نفع پہنچانے کا۔ حالانکہ اللہ سب کا سننے والا اور سب کے بارے میں خوب جانتا ہے۔ (المائدہ 5:72-76)

اور جب اللہ کہے گا اے عیسیٰ بن مریم! کیا آپ نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو بھی اللہ کے سوا اور معبود بنا لو۔ تو عیسیٰ کہے گا۔ میں تو آپ کو اس سے بالا تر اور پاک سمجھتا ہوں۔ مجھے کسی طرح یہ مناسب نہیں تھا کہ میں ایسی بات کہتا۔ جس کے کہنے کا مجھ کو کوئی حق نہیں۔ اگر میں نے کہا ہوگا تو آپ کو تو اس کا علم ہوگا۔ آپ تو

میرے دل کے اندر کی بات بھی جانتے ہیں اور میں نہیں جانتا جو آپ کے دل میں ہے
اور آپ تو سارے غیبوں کو جانتے ہیں۔

میں نے تو ان سے اور کچھ نہیں کہا مگر وہی جو آپ نے مجھ سے کہنے کو کہا کہ تم اللہ کی عبادت کیا کرو۔ جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔

(المائدہ5:116:117)

یہ ہیں عیسیٰ مریم کے بیٹے ، میں سچی بات کہہ رہا ہوں جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔

اللہ کے لئے یہ ہرگز مناسب نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے۔ وہ پاک ہے، وہ جب کسی بات کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اس کو کہتا ہے کہ ''ہو جا'' تو وہ ''ہو جاتا'' ہے۔

اور بلاشبہ اللہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے تو اسی کی عبادت کیا کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔ (مریم19:34-36)

اور یہ لوگ بتاتے ہیں کہ اللہ نے بیٹا بنا رکھا ہے۔

یہ تو تم نے میری بات کی ہے۔

قریب ہے کہ اس افتراء سے آسمان پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ پارہ پارہ ہو کر گر پڑیں۔

اس لئے کہ وہ اللہ کی طرف بیٹے کی نسبت کرتے ہیں۔

اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ وہ بیٹا بنائے۔

جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے سب اللہ کے سامنے غلام بن کر حاضر ہوں گے

(مریم19:88-93)

مریم نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ خدا کی ماں ہے یا پھر اس کا بیٹا خدا ہے وہ ایک نیک خاتون تھی اور حضرت عیسیٰ ان ساری باتوں کو رد کرتے ہیں اور لوگوں نے

اس کے ساتھ جوڑ دی ہیں اور اس کے نام کو کتھولک بالاتر بنا دیا۔ اگر چہ مریم کی عبادت کو احتجاجی مسیحی (وہ عیسائی جو نہ تو رومن کھولک سے تعلق رکھتے ہیں اور نہ ہی یونانی آرکتھوڈ یکس سے) نے مسترد کر دیا اور جو قدیم گر جا گھروں نے پھیلا تھا شرق اور مغرب کے درمیان۔(49)

اس کے علاوہ یہ سارے تصانیف جو کہ انجیل میں ہیں اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ہمیں وہ ساری تعلیمات سمجھنے میں مدد دیتی ہیں جو حضرت عیسیٰ کے خدا نے ہم تک پہنچائی تھیں پیتھو 4:10 انجیل میں ہے۔ کہ جہاں حضرت عیسیٰ نے شیطان کو دوسرے خداؤں کی عبادت کرنے پر ڈانٹا (John 20:1) میں ہے۔ ''جہاں وہ میری معڈ لین (Mary Magdalene) سے کہتے ہیں''جاؤ تم میرے بھائیوں کے پاس اور ان سے کہو۔ میں اپنے باپ کے پاس جا رہا ہوں۔ اور تمہارے باپ کے پاس، اپنے خدا کے پاس، اور تمہارے خدا کے پاس (Luke18:19) میں ہے جہاں وہ ایک اچھے حکمران کو اس بات پر ڈانٹا ہے کیونکہ وہ اپنے اچھے مالک سے کہتا ہے کہ ''تم مجھے کیوں نہیں کہتے کہ ''میں اچھا مالک ہوں'' سوائے خدا کے اور Mark) 12:29 میں ہے جہاں وہ کہتا ہے'' پہلا یہاں ہے۔ ارے اسرائیلو! ہمارا آقا ہمارا خدا ہے، آقا ایک ہے۔

☆☆☆

ایک عجیب قصہ

یہ کہانی تین مجوسیوں (مشرقی فلسفیوں) کی ہے۔ جو عیسائی بن گئے اور پادری کے سچے پیرو بنے۔ اس نے انہیں عیسائی مسلک کے بارے میں تعلیم دی۔ خاص طور پر تثلیث کی۔ اس عقیدے کو آگے سمجھنے کے لئے وہ پادری کے ہاں ٹھہرے۔ کئی دن گذرنے کے بعد پادری کے ہاں اس کا ایک ہم خیال دوست آیا۔ جس نے پادری سے ان فلسفیوں کے عیسائی بننے کے بارے میں پوچھا۔ پادری نے بڑے فخر کے ساتھ اپنے عقیدے سے مجوسیوں کو مسلک بدلنے کی کہانی بتائی۔ پادری نے ان تینوں میں سے ایک کو تین خداؤں کا دعویٰ پیش کرنے کو کہا۔

اس فلسفی نے ہنس کر کہا آپ نے مجھے سکھایا ہے کہ خدا تین میں ایک ہے۔ ایک آسمان میں، دوسرے کو کنواری مریم نے جنم دیا۔ اور تیسرا پاک روح۔ جو ایک فاختہ کی شکل میں مسیحا پر اتر گیا۔ یہ واقعہ تب پیش آیا جب دوسرا ۳۰ سال کی عمر کا تھا۔ یہ سنکر پادری بہت پریشان ہوا۔ اور اس مجوسی کی دلیل کو رد کر کے جواب دیا۔ کہ تم نے مجھے سکھایا کہ تین خدا ہیں جن میں ایک کو پھانسی دی گئی اور وہ مر گیا باقی دو پیچھے رہ گئے۔ پادری یہ سن کر بھی ناراض ہوا۔ اور اُسے نکال کر پھر تیسرے شخص کو ملایا جو ان تینوں کے مقابلے میں قدرے ذہین تھا۔ اور اس نے عیسائی مسلک کو بڑی ذہانت کے ساتھ سمجھا تھا پادری نے اُسے تین خدائی عقیدے کو پیش کرنے کو کہا۔ اس نے کہا جو کچھ آپ نے مجھے مسیحائی رحمت سکھایا ہے میں نے اُسے بڑی ذہانت سے سمجھا ہے کہ ''ایک تین ہے اور تین ایک ہیں'' جن میں سے ایک کو پھانسی دی گئی اور وہ مر گیا۔

لہٰذا ایک کے مرنے سے تینوں خداؤں کا وجود ختم ہوا۔ کیونکہ تینوں خدا ایک ہیں اور تینوں متحد ۔اس طرح ایک کی موت تینوں کی موت ہے۔بصورت دیگر اتحاد کا تصور ختم ہو جاتا ہے۔

اس **دلیل** سے عسائیوں کی مسیحا اور خدا کے بارے میں دعویٰ مٹ جاتا ہے اور ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔ کیونکہ ان کے عقید ے کے مطابق مسیحا خدا اور پیغمبر دونوں ہیں ۔ اس طرح مسیحا کے موت کے بعد عیسائیوں کا نہ کوئی خدا رہا نہ ہی کوئی پیغمبر اور نہ ہی پاک روح۔اس لئے مسیحا کے موت کے ساتھ ہی تین خدائی دعویٰ بھی فوت ہوا۔

مختصراً تین خدائی اتحادا اور دعویٰ اسی وقت ختم ہوا جب خدا ناغائب ہوا۔ کیونکہ اتحاد اور تینوں کا مجموعہ خدا کے وجود سے ممکن ہے۔ظاہر ہے وجود ختم ہونے کے ساتھ ہی اس کی نسبت بھی فوت ہوئی۔

☆☆☆

خدا کے منکروں کیلئے انتباہ (آگاہی)

سب سے اچھی کتاب اللہ کی کتاب ہے اور سب سے اچھی رہنمائی پیغمبر محمدؐ کی رہنمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو کڑی تنبیہ کرتا ہے جو انسانیت کے لئے اس کے اصلی پیغام کو نہیں مانتا ہے۔

بڑی خرابی ہوگی ان کی جو اپنے ہاتھوں سے تو راۃ کو ادل بدل کر لکھتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اس ذریعہ سے یہ تھوڑی سی نقدی وصول کرتے ہیں۔ سو بڑی خرابی ہے ان کی جو اپنے ہاتھ سے لکھتے ہیں اور خرابی ہوگی ان کی جو اس طرح نفع کماتے ہیں۔ (البقرہ 79:2)

بے شک کافروں کو (اس روز) نہ تو ان کا مال اللہ کے عذاب سے بچا سکے گا اور نہ ان کی اولاد ان کے کسی کام آئیگی۔ یہ کافر تو بس دوزخ کی آگ کے ایندھن ہی بن کر رہیں گے۔ (آل عمر 10:3)

بے شک دین برحق اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ (اس کی مرضی کے مطابق اطاعت کرنا۔) (آل عمران 10:3)

اور جو اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہوگا۔ اُسے ہرگز قبول نہ کیا جائیگا۔ اور وہی آخرت میں نقصان اُٹھانے والا ہوگا۔ (آل عمران 85:3)

مومنو! اللہ سے ڈرا کرو جیسا کہ اس کا حق ہے اور اسلام کے سوا کسی حالت پر بھی جان نہ دینا۔ (اللہ کی مرضی پر اطاعت کرنا) (ال عمران 1:23) ہم کافروں کے

دلوں میں بھی خوف ڈالے دیتے ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے اللہ کا شریک ایسی چیز کو بنایا ہے جس پر اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی اور ان کی جگہ دوزخ ہے اور وہ ظالموں کے لئے بڑی جگہ ہے۔ (آل عمران 51:3)

اے انسانو! اپنے رب سے ڈرتے رہا کرو جس نے تم کو ایک جاندار سے پیدا کیا اور اس جاندار سے اس کا جوڑ ابنایا۔ اور ان دونوں سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں۔

(النساء 1:4)

بے شک اللہ اس بات کو معاف نہیں کرے گا کہ اس کے ساتھ دوسرے کو شریک کیا جائے۔ اور اس کے سوا جسے وہ چاہیگا۔ بخش دے گا اور جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرے گا تو وہ بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑا۔ (حق سے) النساء 114:4)

آپ کہہ دیجئے! کیا میں اللہ کے سوا جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور جو کھانے کو دیتا ہے اور کوئی اس کو کھلاتا نہیں۔ (الانعام 14:6) سو اس سے زیادہ اور کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ گھڑے یا اس کی آیات کو جھٹلائے؟

(الاعراف 37:7)

کیا وہ ایسوں کو شریک ٹھہراتے ہیں، جو کسی چیز کو بنا نہ سکیں اور وہ خود ہی بنائے جاتے ہیں اور وہ ان کو کسی قسم کی مدد بھی نہیں دے سکتے۔ اور وہ خود اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے۔ (الاعراف 191-192)

جو کچھ آسمان اور زمین میں ہیں سب اللہ کے سامنے حاضر ہوں گے غلام بن کر

(مریم 93:19)

لوگوں نے اللہ کے دوسرے معبود بنا لئے جو کوئی چیز بھی پیدا نہ کر سکے وہ خود پیدا کئے گئے ہیں اور ان کو خود اپنے نفع ونقصان پر کوئی اختیار نہیں ہے۔ نہ مرنا ان کے اختیار میں ہے اور نہ جینا۔ اور نہ مر کر دوبارہ اُٹھنا ان کے اختیار میں ہے۔

(القرآن 3:25)

اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا جب اس کے پاس حق کی بات آجائے تو اس کی تکذیب کرے۔ کیا کافروں کا ٹھکانہ جہنم میں نہیں ہے۔

(عنکبوت 68:29)

اگر تم ناشکری کرو گے تو اللہ تم سے بے پرواہ ہے اور وہ اپنے بندوں کے لئے ناشکری پسند نہیں کرتا۔ اور اگر تم شکر کرو گے تو اس کو تمہارے لئے پسند کرتا ہے اور کوئی فرد دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا۔ (الزمر 39:7)

اور ہم نے دوزخ کے لئے جنوں اور انسانوں میں سے بہت سے ایسے لوگ پیدا کئے جن کے پاس دل ہیں مگر سمجھتے نہیں۔ جن کی آنکھیں ایسی ہیں جن سے دیکھتے نہیں، کان ہیں لیکن سنتے نہیں، یہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ زیادہ گمراہ ہیں، یہ لوگ غفلت میں پڑے ہیں۔ (الاعراف 179:7)

ختم شد

☆☆☆

صدقات کا صلہ

حضرت کعب الاصباءؓ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہؓ بیمار ہوئیں ۔حضرت علیؓ تشریف لائے اور پوچھا کہ اے فاطمہؓ دنیا کی چیزوں میں سے تمہیں کونسی چیز کھانے کو جی چاہتا ہے ۔ فاطمہؓ نے کہا۔ کہ مجھے انار کھانے کو جی چاہتا ہے ۔ یہ سن کر حضرت علیؓ متفکر ہوئے کہ میں کیونکر اس کی خواہش پوری کروں گا۔ کیونکہ اس کے پاس کچھ نہیں تھا۔ اپنی شریک حیات کی خواہش پوری کرنے کے لئے آپؓ نے ایک درم لے کر انار خریدا۔ جب آپؓ واپس حجرہ کی طرف لوٹ رہے تھےتو آپؓ نے ایک مریض کو راستے میں پڑا ہوا دیکھا۔ آپؓ وہیں ٹھہر گئے اور مریض سے پوچھا کہ اے شیخ !تمہاری طبیعت کونسی چیز کھانے کو جی چاہتا ہے۔ اس نے کہا

☆☆☆

صدقہ کی فضلیت

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ۔ جب خدا تعالیٰ نے پہاڑوں کو پیدا کیا ۔تو فرشتوں نے متعجب ہو کر سوال کیا کہ اے پروردگار کیا تیری مخلوق میں سے کوئی پہاڑ سے سخت مخلوق ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں لوہا۔پھر انہوں نے عرض کیا۔ کیا لوہے سے بھی کوئی مخلوق ہے ۔فرمایا آگ ، پھر عرض کیا۔ کیا آگ سے بھی کوئی مخلوق سخت ہے ۔فرمایا پانی ، پھر عرض کیا پانی سے بھی کوئی مخلوق سخت ہے ۔فرمایا ہوا۔فرشتوں نے پھر التجا کی کیا ہوا سے بھی کوئی سخت چیز بنائی ہے ۔فرمایا ہاں وہ بنی آدم جو پوشیدہ طور پر صدقہ کرتا ہے ۔

صدقہ میں پانچ امور کا ہونا لازمی ہے

۱۔ یہ کہ پوشیدہ دیا جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ وَاِنْ تُخْفُو ھا و تو تو ھا الفقراء فحصو خیر لکم یعنی اگر تم پوشیدہ طور فقیروں اور محتاجوں کو دو گے وہ تمہارے لئے بہتر ہوگا۔

۲/ یہ کہ جس شخص کو دیا جائے پھر کبھی اس پر احسان نہ جتایا جائے اور نہ ہی اسے کوئی ایذا دی جائے جیسا کہ فرمایا ہے۔ یا ایھا الذین امنو الا تبطلو اصدقتکم بالمن والا ذیٰ

۳/ یہ کہ اچھی اور طیب چیز دی جائے۔ جیسا کہ فرماتا ہے لن تنا لو االبر حتیٰ تنفقوا مما تحبون چہادم ہے کہ خوشی خوشی دیا جائے جیسا کہ فرماتا ہے۔ الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ ثم لا یتبعون منا ولا اذی لھم احد ہم عند ربھم ہ لا خوف علیھم ولا ہم یحزنون ۔

۴/ یہ کہ صدقہ کے محل کا لحاظ رکھا جائے جیسا کہ فرماتا ہے انما الصدقت للفقراء والمساکین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ صدقہ جاتا ہوا پانچ کلمے کہتا ہے۔

۱/ کہ میں ادنیٰ چیز تھی تو نے مجھے اعلیٰ بنا دیا۔

۲/ یہ کہ تو اب تک میرا نگہبان تھا اب میں تمہارا نگہبان ہوں۔

۳/ یہ کہ میں دشمن تھا تو نے مجھے محبوب بنا دیا۔

۴/ یہ کہ میں فانی چیز تھی تو نے مجھے باقی رکھا۔

۵/ یہ کہ میں تھوڑی سی چیز تھی تو نے مجھے بڑا بنا دیا۔

فائدہ خدا کی راہ میں خرچ کرنا جو شرائط بالا کے مطابق ہوا۔ وہ اجر جزیل اور شدائد دنیا اور آخرت سے نجات کا سبب ہے۔ جیسا کہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ صدقہ ستر قسم کی بلاؤں بلاوں کا مانع ہے۔ جن میں کم سے کم جزام اور برص ہے۔ (جامع الصغیر)

☆☆☆

عیسیٰؑ اور دھوبی

روایت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ ایک دن ایک گاؤں سے گذرے۔ اس گاؤں میں ایک دھوبی رہتا تھا۔ گاؤں والوں نے حضرت عیسیٰؑ کی خدمت میں اکر اس دھوبی کے متعلق شکایت کی کہ یہ دھوبی پانی میں گندے کپڑے دھوکر اور اس میں بیٹھ کر تھوکتا ہے اور پانی کو گندھا کر دیتا ہے۔ یہ پانی ہمارے استعمال کے لائق نہیں رہتا۔ آپ اسے دعا کریں کہ یہ جہاں جائے پھر واپس نہ آئے۔ پس عیسیٰؑ نے دعا کی کہ اے اللہ! اس دھوبی پر سانپ کو مسلط کر کیونکہ یہ گاؤں والوں کو ستاتا ہے اور گھر واپس نہ لوٹے۔ دوسرے روز دھوبی کپڑے دھونے کے لئے نہر پر گیا۔ اس کے پاس کھانے کے لئے تین روٹیاں تھیں۔ جب وہ نہر میں کپڑے دھونے کے لئے گیا تو ایک پہاڑ سے ایک عابد جو وہاں عبادت کرتا تھ اتر آیا۔ اور دھوبی سے کہنے لگا۔ کیا تیرے پاس مجھے کھلانے کے لئے کوئی چیز ہے یا مجھے وہ چیز دکھائے تا کہ میں اس کی خوشبو سونگھ کر دل کو تسلی دوں۔ کیونکہ میں کئی دنوں سے بھوکا ہوں۔ دھوبی نے اس سائل کو ایک روٹی دی

تو اس عابد کے روٹی کے بدلے دعا کی کہ اللہ تیرے گناہ بخش دے اور تیرا دل پاک کرے۔ پھر دھوبی نے دوسری روٹی دی اس عابد نے پھر کہا اے دھوبی! خدا نے تیرے پہلے اور پچھلے سب گناہ بخش دے۔ دھوبی نے پھر تیسری روٹی دی اور اس عابد نے کہا کہ اللہ تیرا گھر جنت میں بنائے۔ شام کو دھوبی گاؤں کی طرف واپس آیا اور گاؤں والے اُسے دیکھ کر حیران ہوئے کہ حضرت عیسیٰؑ کی دعا کے بعد یہ کیسے زندہ رہا۔ تو وہ فوراً حضرت عیسیٰؑ کے پاس آئے اور کہا کہ دھوبی زندہ ہے اور آپ کی دعا کا اثر کچھ نہ ہوا۔ تو حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا کہ جاو اپس دھوبی کو میرے پاس لاؤ۔ وہ دھوبی کو بلا کر لائے تو حضرت عیسیٰؑ نے پوچھا اے دھوبی! بتا تو نے آج کون سا نیک کام کیا ہے۔ اس عابد اور اس کی دعاؤں کا سارا حال سنایا۔ پھر حضرت عیسیٰؑ نے کہا اپنی لادی (گٹھری) لاؤ۔ اس نے لائی اور حضرت عیسیٰؑ نے وہ گٹھری کھولی تو کیا دیکھتے ہیں کہ گاہ ایک سیاہ سانپ جس کے منہ سب لوہے کا لگام دیا ہوا تھا پایا آپ نے فرمای۔ اے سانپ! سانپ نے جواب دیا حاضر ہوں یا نبی اللہ! کیا تو اس کی طرف نہیں بھیجا گیا تھا۔ سانپ نے عرض کیا۔ ہاں لیکن ایک سائل اس پہاڑ سے اتر آیا۔ اور دھوبی سے کھانا طلب کیا۔ اس نے اُسے کھلایا اس نے تین دعائیں کیں اس کے بعد ایک فرشتہ کھڑا ہوا جو آمین کہتا تھا۔ اس کی دعا قبول ہونے کے بعد ایک اور فرشتہ آیا جس نے میرے منہ میں لوہے کی لگام لگا دی پھر حضرت عیسیٰؑ نے دھوبی سے کہا۔ اے دھوبی! نیک عمل کیا کر خدا تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے۔ (تنبیہ الغافلین)

☆☆☆